مجموعہ
احادیث نبویہ
علٰی صَاحِبِها الصَّلٰوۃ والسَّلام

(1,2,3)

ترتیب و تدوین

رحمت اللہ بٹر

مرکزی ناظم دعوت تنظیم اسلامی

تنظیمِ اسلامی

67/اے، علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو، لاہور۔ فون 36316638-36366638

فیکس 36271241 ای میل: markaz@tanzeem.org

ویب سائٹ: www.tanzeem.org

پیش لفظ

مختلف تربیت گاہوں کے لئے جو مجموعہ احادیث مرتب کئے گئے تھے ان کو یکجا کر کے چھاپنے اور رفقاء تک پہنچانے کے لئے مختلف رفقاء کی طرف سے ترغیب دلائی گئی۔ چنانچہ ابتدائی ③ کتابچوں کی احادیث کو متعلقہ عنوانات کے تحت ترتیب دے کر ایک مجموعہ احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام تیار کرلیا گیا ہے۔ امید ہے کہ رفقاء اسے اپنے تربیتی اجتماعات میں زیر مطالعہ لاکر فرمودات رسالت علی صاحبہا الصلوۃ والسلام سے حقیقی فائدہ اُٹھا سکیں گے اور اپنی زندگی ان جوامع الکلم کے مطابق ڈھال سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس مجموعہ کو ترتیب دینے والے اور مطالعہ کرنے والوں کے لئے ہدایت اور اجر و ثواب کا ذریعہ بنائے اور اس کے مواد کو آگے پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے۔ کیونکہ یہی اصل خزانہ آخرت ہے جو ساتھ دینے والا ہے۔ آمین۔

رحمت اللہ بٹر

مرکزی ناظم دعوت

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحات
1	ادعیہ ماثورہ واذکار مسنونہ	4 تا 14
2	خطبات جمعہ-عیدین ونکاح مسنونہ	15 تا 18
3	آداب زندگی	19 تا 38
4	ایمان و جہاد	39 تا 56
5	نظام خلافت کی پیشین گوئیاں	57 تا 63
6	التزام جماعت اورامارت	64 تا 70
7	فضیلت قرآن مجید	71 تا 82
8	الصلوٰۃ والدُعا	83 تا 92
9	صوم	93 تا 94
10	درود وسلام	95 تا 96
11	صدقات وانفاق	97 تا 118
12	حج وعمرہ	119
13	اخلاقیات	120 تا 133
14	متفرقات	134 تا 148

ادعیہ ماثورہ واذکار مسنونہ

صبح اٹھنے کی دعا

1- ((اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانِیْ بَعْدَ مَا اَمَاتَنِیْ وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ))

''کل شکر اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے زندگی بخشی اِس کے بعد کہ مجھ پر موت طاری ہوگئی تھی اوراس کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔''

طہارت خانہ میں داخل ہونے کی دعا

2- ((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ))

''اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں جنوں اور جنیوں کے شر سے۔''

فراغت کے بعد کی دعا

3- ((غُفْرَانَکَ))

''تیری بخشش مانگتا ہوں۔''

4- ((اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ))

''سارا شکر اس اللہ کے لئے ہے جس نے تکلیف دہ مادہ کو مجھ سے دور کیا اور مجھے عافیت بخشی۔''

گھر سے نکلنے کی دعا

5- ((بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ))

''اللہ کے نام سے، اسی پر توکل کرتے ہوئے کوئی اور طاقت اور قوت نہیں مگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ۔''

سواری پر سوار ہونے کی دعا

6- ((سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ))

''پاک ہے وہ ذات جس نے اِس (سواری) کو ہمارے لئے زیر کر دیا ہے اور ہم اس کو قابو کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے اور بے شک ہم بھی اللہ کی طرف ہی لوٹنے والے ہیں۔''

واپس گھر آنے کی دعا

7- ((آئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْن))

واپسی اختیار کرتے ہوئے، لوٹتے ہوئے، عبادت گذاری کرتے ہوئے اور اپنے رب کا شکر ادا کرتے ہوئے۔

گھر میں داخل ہونے کی دعا

8- ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَعَلَی اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا))

''اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں گھر میں داخل ہونے اور نکلنے کی بھلائی کا۔ ہم اللہ تعالیٰ کا نام لے کر داخل ہوتے ہیں اور ہم اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔''

کھانا شروع کرنے کی دعا

9- ((بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی بَرَكَةِ اللّٰهِ))

''اللہ کے نام سے اور اس سے برکت کی امید پر''

کھانا کھانے کے بعد کی دعا

10- ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ وَسَقَانِیْ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّی وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ))

''سارا شکر اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے کھلایا اور پلایا بغیر میری قوت کے اور مجھے کر دیا اپنے فرمانبرداروں میں سے۔''

صبح وشام کی عافیت کی دعا

11- ((اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ))

''میں پناہ لیتا ہوں اللہ تعالیٰ کے کامل التاثیر کلمات کی تمام مخلوق کی شرارتوں سے۔''

رات کو یا دن کو سوتے وقت کی دعا

12- ((اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی))

''اے اللہ میں تیرے نام کے ساتھ سو رہا ہوں اور تیرے نام کے ساتھ جاگتا ہوں۔''

نماز ومتعلقہ دعائیں

مسجد میں داخل ہونے کی دعا

13- ((بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ))

''اللہ کے نام سے اور رحمت وسلامتی ہو نبی اکرم ﷺ پر۔ اے اللہ میرے لئے رحمت کے دروازے کھول دے۔''

مسجد سے باہر آنے کی دعا

14- ((بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ))

''اللہ کے نام سے اور رحمت وسلامتی ہو نبی اکرم ﷺ پر۔ اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوالی ہوں۔''

رکوع میں زائد دعا

15- ((سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ))

''بے عیب، پاک ہے فرشتوں اور جبرائیل کا رب۔''

قومہ (رکوع) کے بعد کی اضافی دعا

16- ((حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ))

''بہت زیادہ شکر جو پاکیزہ ہے اور اس میں برکت ہے۔''

سجدوں میں اضافی دعا

17- ((سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ))

''پاک ہے تو اے اللہ اے ہمارے رب اپنی حمد کے ساتھ، اے اللہ تو مجھے بخش دے۔''

دو سجدوں کے درمیان کی دعا

18- ((رَبِّ اغْفِرْلِيْ))

''اے اللہ تو مجھے بخش دے'' یا

19- ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَارْفَعْنِيْ))

''اے اللہ مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے، صحت دے، رزق عطا فرما۔ میرا نقصان پورا کر دے اور مجھے بلندی درجات عطا فرما۔''

تشہد میں درود شریف کے بعد کی دعائیں

20- ((اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ))

''اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں عذاب قبر سے، عذاب آگ سے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں حزن اور غم سے، بزدلی اور بخل سے۔ تیری پناہ میں آتا ہوں قرض اور لوگوں کے غلبے سے زندگی اور موت کے فتنہ اور مسیح الدجال کی آزمائش سے۔''

21- ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْماً كَثِيْراً وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ

عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ))

''الٰہی میں نے ظلم کئے اپنی جان پر ظلم بہت اور نہیں کوئی بخش سکتا گناہ آپ کے سوا تو مجھے خاص بخشش سے نواز اپنے ہاں سے اور رحم فرما مجھ پر بے شک تو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔''

دعائے قنوت

22- ((اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نُؤْمِنُ بِكَ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَ نُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَ نَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَ نَخْلَعُ وَ نَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَ نَسْجُدُ وَ اِلَيْكَ نَسْعٰى وَ نَحْفُدُ وَ نَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَ نَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحَقٌ))

''اے اللہ ہم آپ سے مدد کے طالب ہیں، آپ سے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں، آپ پر ہی ایمان رکھتے ہیں اور آپ ہی پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اور آپ کی تعریف کرتے ہیں تمام بھلائیوں کے لئے اور آپ کے شکر گزار ہیں اور آپ کی ناشکری نہیں کرتے اور قطع تعلق کرتے ہیں اور چھوڑتے ہیں ان کو جو تیرے نافرمان ہیں۔ اے اللہ ہم تیری ہی بندگی کرتے ہیں اور تیرے ہی لئے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری طرف کوشش اور محنت کرتے ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بے شک تیرا عذاب کافروں (ناشکروں) کو پہنچنے والا ہے۔''

23- ((اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَ عَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَ تَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَ بَارِكْ لِيْ فِيْمَا اَعْطَيْتَ وَ قِنِيْ شَرَّمَا قَضَيْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ اِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَ تَعَالَيْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ اِلَيْكَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَ آلِهٖ))

''یا اللہ ہدایت دے مجھے ان میں (داخل کر کے) جن کو آپ نے ہدایت دی اور عافیت دے مجھ کو اور کارساز بن میرا ان میں جن کی آپ نے کارسازی فرمائی اور برکت دیجیو میرے لئے

اس میں جو مجھے دے رکھا ہے آپ نے اور بچا مجھ کو اس تکلیف سے جس کا آپ نے فیصلہ کر رکھا ہے۔ اس لئے کہ آپ خود فیصلہ کرتے ہیں اور نہیں فیصلہ کیا جاسکتا آپ کے فیصلہ کے خلاف بلاشبہ نہیں ذلیل ہوتا وہ جس سے آپ محبت کریں اور نہیں عزت پاسکتا جس سے آپ دشمنی رکھیں۔ بڑا بابرکت ہے تو اے رب ہمارے اور بلندی والا ہم آپ سے مغفرت کے طالب ہیں اور آپ کی طرف رجوع کرتے ہیں اور درود وسلام ہو نبی اکرم اور اُن کی آل پر۔''

قنوت نازلہ

24- ((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَ اَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ وَ اَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِھِمْ وَانْصُرْھُمْ عَلٰی عَدُوِّكَ وَ عَدُوِّھِمْ اَللّٰھُمَّ الْعَنِ الْکَفَرَةَ الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِكَ وَ یُکَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَ یُقَاتِلُوْنَ اَوْلِیَائَكَ اَللّٰھُمَّ خَالِفْ بَیْنَ کَلِمَتِھِمْ وَ زَلْزِلْ اَقْدَامَھُمْ وَ اَنْزِلْ بِھِمْ بَأْسَكَ الَّذِیْ لَا تَرُدُّہٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ))

''الٰہی بخشش فرما ہماری اور سب مومنوں کی اور سب مومن عورتوں کی اور سب مسلمان مردوں کی اور مسلمان عورتوں کی اور اُلفت ڈال ان کے دلوں کے درمیان اور اصلاح فرما ان کے درمیان اور ان کی مدد فرما اپنے اور ان کے دشمن پر۔ اے اللہ لعنت کر کافروں پر جو روکتے ہیں آپ کے راستے سے اور جھٹلاتے ہیں آپ کے رسولوں کو اور لڑائی کرتے ہیں آپ کے دوستوں سے۔ الٰہی اختلاف ڈال ان کے درمیان اور ڈگمگا دے ان کے قدموں کو اور اتار ان پر اپنا ایسا عذاب جس کو نہیں پھیرتا تو مجرموں کی قوم سے۔''

جنازہ کی دعائیں

25- ((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ وَارْحَمْہُ وَ عَافِہٖ وَاعْفُ عَنْہُ وَاَکْرِمْ نُزُلَہٗ وَ وَسِّعْ مُدْخَلَہٗ وَاغْسِلْہُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّہٖ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَ اَبْدِلْہُ دَاراً خَیْراً مِنْ دَارِہٖ وَ اَھْلاً خَیْراً مِنْ اَھْلِہٖ وَ زَوْجاً خَیْراً مِنْ زَوْجِہٖ وَ اَدْخِلْہُ الْجَنَّةَ وَ اَعِذْہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ مِنْ عَذَابِ النَّارِo اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَ لَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ))

''اے اللہ اس میت کو بخش اور رحم کر اس پر اسے آرام دے اور اسے معاف فرما اور اس کی عمدہ مہمانی کر اس کے داخل ہونے کی جگہ کشادہ کر اور دھو ڈال اسے پانی، برف اور اولوں کے ساتھ اور صاف کر دے اسے گناہوں سے اور اس طرح جیسے صاف کیا جاتا ہے سفید کپڑے کو میل کچیل سے اور بدل دے اس کے لئے گھر بہتر اس کے (دنیا کے) گھر سے اور عیال اچھا اس کے عیال سے اور بیوی اچھی اس کی بیوی سے اور داخل کر اس کو جنت میں اور بچا کے رکھ اس کو عذاب قبر سے اور عذاب دوزخ سے۔ اے اللہ نہ محروم کر ہم کو اس کے اجر سے اور نہ فتنے میں ڈال اس کے بعد۔''

26- ((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَ شَاھِدِنَا وَ غَائِبِنَا وَ صَغِیْرِنَا وَ کَبِیْرِنَا وَ ذَکَرِنَا وَ اُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ))

''اے اللہ بخش دے ہمارے زندوں کو اور مردوں کو اور حاضر رہنے والوں کو اور غائب رہنے والوں کو اور ہمارے چھوٹوں اور بڑوں کو اور ہمارے مردوں اور عورتوں کو۔ اے اللہ آپ جسے زندہ رکھیں ہم سے تو اس کو زندہ رکھئے اسلام پر اور جس کو وفات دیں ہم میں سے تو وفات دیجئے اس کو ایمان پر۔''

چھوٹے بچوں کے لئے

27- ((اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا سَلَفاً وَّ فَرَطاً وَّذُخْراً وَ اَجْرًا))

''اے اللہ اسے بنا دے ہمارے لئے آگے جانے والا اور پیش خیمہ اور ذخیرہ ثواب۔''

قبروں کی زیارت کی دعا

28- ((اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْأَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَةَ))

''تم پر سلامتی ہو ان گھروں میں رہنے والے مومنو اور مسلمانو! اور اگر اللہ نے چاہا تو ہم بھی تمہارے پاس یقیناً پہنچنے والے ہیں ہم اپنے اور تمہارے سب کے لئے اللہ سے عافیت چاہتے

ہیں۔‘‘

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہ عَنْھُما قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہ علیہ وَسَلَّم یَقُوْلُ ((مَامِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ یَمُوْتُ فَیَقُوْمُ عَلٰی جَنَازَتِہٖ اَرْبَعُوْنَ رَجُلاً لَایُشْرِکُوْنَ بِاللہِ شَیْئًا اِلَّا شَفَّعَھُمُ اللّٰہُ فِیْہِ)) (رواہ مسلم)

’’حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو مسلمان مرجاتا ہے اور اس کے جنازے میں چالیس آدمی شریک ہوتے ہیں جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناتے ہیں تو اللہ پاک اس میت کے بارے میں ان کی سفارش کو قبول فرمائے گا۔‘‘ (مسلم)

29- عَنْ أَبِیْ زَیْدٍ اَسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ بْنِ حَارِثَۃَ مَوْلٰی رَسولِ اللہِ صَلی اللہ علیہ وسلَّم وَحِبِّہٖ وَابْنِ حِبِّہٖ رَضِیَ اللہ عَنْھُمَا قَالَ اَرْسَلَتْ بِنْتُ النَّبِیِّ صَلَّی اللہ عَلَیہ وسلَّم اِنَّ ابْنِیْ قَدِ احْتُضِرَ فَاشْھَدْنَا فَاَرْسَلَ یُقْرِئُ السَّلَامَ وَیَقُوْلُ اِنَّ لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَلَہٗ مَا أَعْطٰی وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْسِبْ فَاَرْسَلَتْ اِلَیْہِ تُقْسِمُ عَلَیْہِ لَیَأْتِیَنَّھَا فَقَامَ وَمَعَہٗ سَعْدُ بْنُ عَبَادَۃَ وَمَعَاذُ ابْنُ جَبَلٍ وَاُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ وَزَیْدُبْنُ ثَابِتٍ وَرِجَالٌ رَضِیَ اللہ عَنْھُمْ فَرُفِعَ اِلٰی رَسولِ اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم الصَّبِیُّ فَاَقْعَدَہٗ فِیْ حِجْرِہٖ وَنَفْسُہٗ تَقَعْقَعُ فَفَاضَتْ عَیْنَاہُ فَقَالَ سَعْدٌ یَا رَسولَ اللہِ مَا ھٰذَا؟ فَقَال ھٰذِہٖ رَحْمَۃٌ جَعَلَھَا اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ قُلُوْبِ عِبَادِہٖ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فِیْ قُلُوْبِ مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادِہٖ وَاِنَّمَا یَرْحَمُ اللّٰہُ مِنْ عِبَادِہِ الرُّحَمَاءُ۔

[متفق علیہ]

’’حضرت اسامہ زید (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام، محبوب، محبوب کے بیٹے) بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بیٹی نے آپ کی طرف پیغام بھیجا کہ میرا بیٹا نزع کے عالم میں ہے آپ تشریف لائیں آپ نے سلام کے بعد پیغام بھیجا جو کچھ اس نے ہم سے لے لیا وہ اسی کا تھا اور جو کچھ اس نے ہم کو عطا کیا وہ بھی اسی کا ہے خدا کے ہاں تو ہر چیز کا

وقت معین ہے پس صبر کرنا چاہئے اور ثواب ڈھونڈنا چاہئے۔ بیٹی نے دوبارہ قسم دے کر پیغام بھیجا کہ آپ ضرور تشریف لائیں اس پر آپ جانے کے لئے تیار ہوگئے آپ کے ساتھ سعد بن عبادہ، معاذ بن جبل، ابی بن کعب، زید بن ثابت اور صحابہ بھی تھے بچے کو اٹھا کر آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا آپ نے بچے کو اپنی گود میں اٹھالیا بچے کی جان نزع کی حالت کو دیکھ کر آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیا؟ فرمایا آپؐ نے یہ رحمت ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں اس کو ودیعت فرمایا ہے اور ایک روایت میں ہے اپنے بندوں میں سے جس کے دل میں چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اپنے ان بندوں کو اپنی رحمت سے نوازتا ہے جو لوگوں پر رحم کرتے ہیں۔‘‘ (بخاری و مسلم)

متفرق دعائیں

سید الاستغفار

30- ((اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَ اَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَ وَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ))

’’اے اللہ! تو میرا رب ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور تجھ سے کئے ہوئے عہد اور وعدہ پر قائم ہوں اپنی طاقت کے مطابق۔ تیری پناہ چاہتا ہوں برے کاموں کے وبال سے جو میں نے کئے۔ مجھے اقرار ہے تیری نعمتوں کا جو مجھ پر تو نے کیں اور مجھے اقرار ہے اپنے گناہوں کا۔ پس مجھے بخش دے کیونکہ سوائے تیرے کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں۔‘‘

مختصر درود شریف

31- ((اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ محمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ))

''اے اللہ! تو رحمت فرما محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر اور برکت اور سلامتی۔''

اذکار مسنونہ

32- ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ))

''اللہ تعالیٰ پاک ہے۔ سارا شکر اللہ کے لئے ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اللہ ہی سب سے بڑا ہے۔ کسی میں کوئی طاقت اور قوت نہیں' مگر اللہ کے ساتھ۔''

33- ((اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ))

''میں اللہ سے معافی چاہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ الحی القیوم ہے اور میں اس کی طرف رجوع کرتا ہوں۔''

مجلس کے گناہوں کا کفارہ

34- ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّااِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْكَ))

''پاک ہے تو اللہ اور اپنی خوبیوں کے ساتھ میں گواہی دیتا ہوں کوئی معبود نہیں آپ کے سوا میں آپ سے بخشش چاہتا ہوں اور آپ کی طرف رجوع کرتا ہوں۔''

تہجد کی دعا

امام بخاری اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہما ایک حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ رات کو تہجد کے لئے اٹھتے تو (یہ دعا) کرتے ہیں۔

35- ((اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَآئُكَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ ' وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ

حَقٌّ وَالنَّبِیُّوْنَ حَقٌّ ' وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَیْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَیْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْلِیْ مَا اَسْرَرْتُ وَمَآ اَعْلَنْتُ وَمَآ اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ))

''اے اللہ تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں۔ تو آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان میں ہے ان سب کا قائم رکھنے والا ہے اور تیرے ہی لئے سب تعریفیں ہیں تو آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان میں ہے ان سب کا بادشاہ ہے اور سب تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں۔ تو آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان میں ہے ان سب کا نور ہے اور سب تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں۔ تو برحق ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے اور تیری ملاقات برحق ہے' اور تیرا فرمان سچا ہے اور جنت اور جہنم برحق ہیں' اور انبیاء برحق ہیں اور محمد ﷺ سچے ہیں اور قیامت برحق ہے' اے اللہ میں نے تیرے آگے گردن جھکا دی اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ ہی پر بھروسہ کیا اور میں تیری طرف رجوع ہوا' اور تیری ہی طاقت اور بل بوتہ پر جھگڑا کرتا ہوں اور تیری ہی طرف فریاد لاتا ہوں لہٰذا تو مجھے بخش دے جو پہلے کیا اور جو کچھ بعد میں کیا اور جو کچھ پوشیدہ کیا اور جو کچھ علانیہ کیا اور ان (گناہوں) کو بھی بخش دے جسے تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو ہی آگے بڑھانے والا ہے اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے' تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور گناہ سے بچنے کی اور نیکی پر لگنے کی طاقت صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے۔''

خطبات جمعہ وعیدین ونکاح

خطبہ مسنونہ / جمعۃ المبارک / نکاح/عیدین

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ نَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَ خَیْرَ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ شَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَ کُلَّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٌ وَ کُلَّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ وَّکُلَّ ضَلَالَۃٍ فِی النَّارِ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

''سارا شکر اللہ ہی کے لئے ہے ہم اس کا شکر ادا کرتے ہیں اور اسی سے مدد طلب کرتے ہیں اور اس سے مغفرت چاہتے ہیں اور اس پر ایمان اور توکل رکھتے ہیں اور ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اپنے نفس کی شرارتوں سے اور اپنے اعمال کی برائی سے۔ جس کو اللہ ہدایت دے دیتا ہے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جس کو اللہ گمراہ کردے اس کے لئے پھر کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں اس کے بعد حقیقت یہ ہے کہ سب سے اچھی بات یا کلام اللہ کی کتاب ہے اور سب سے بہترین ہدایت وہ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے اور سب سے بُرے معاملات وہ ہیں جو نئے ایجاد کرلئے جائیں اور ہر نیا معاملہ بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی انسان کو جہنم میں لے جانے والی ہے اس کے بعد میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی شیطان مردود سے اور ابتدا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو رحمان اور رحیم ہے۔''

اس کے بعد آیات قرآنی جو بیان کرنی ہوں یا بیان کی ہوں پڑھیں۔ پھر

بَارَکَ اللّٰہُ لِیْ وَلَکُمْ بِالْاٰیَاتِ وَالذِّکْرِ الْحَکِیْمِ اِنَّہٗ تَعَالٰی جَوَّادٌ کَرِیْمٌ مَلِکٌ بَرٌّ الرَّؤُفُ الرَّحِیْمُ

خطبہ نکاح کی صورت میں یہ آیات پڑھ لیں

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○ وَقَالَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّ نِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآئَلُوْنَ بِہٖ وَ الْاَرْحَامَ ۭ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا ○ وَقَالَ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا ○ یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَ یَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا ○

''اے ایمان والو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ جیسے اس کا تقویٰ کا حق ہے اور دیکھو تمہیں موت نہ آنے پائے مگر اس حالت میں کہ تم اللہ کے فرمانبردار ہو۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے لوگوں اللہ کا تقویٰ اختیار کرو یعنی اس کی نافرمانی چھوڑ دو جو تمہارا رب ہے۔ جس نے تمہیں پیدا کیا ہے ایک جان سے اور پھر اسی جان سے اس کا جوڑا بنایا اور پھر ان دونوں سے کثیر تعداد میں مرد اور عورتیں پھیلا دیں۔ اس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جس کے نام کا واسطہ دیتے ہو اور رحمی رشتوں کا لحاظ رکھو بے شک اللہ تعالیٰ تم پر نگرانی کررہے ہیں۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے ایمان والو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور بات سیدھی کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے معاملات کی اصلاح کردے گا اور تمہاری کوتاہیوں کو معاف کردے گا اور جو کوئی اطاعت اختیار کرتا ہے اللہ کی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ تو بڑی کامیابی حاصل کرلیتا ہے۔''

وَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْلِنُوْا ھٰذَا النِّکَاحَ وَاجْعَلُوْہُ فِی الْمَسٰجِدِ وَ اضْرِبُوْا عَلَیْہِ الدُّفُوْفَ ○ وَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النِّکَاحُ مِنْ سُنَّتِیْ ○ وَ قَالَ صَلَّی

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ ○ بَارَکَ اللّٰہ لِیْ وَلَکُمْ بِالْاٰیَاتِ وَالذِّکْرِالْحَکِیْمِ اِنَّہٗ تَعَالٰی جَوَّادٌ کَرِیْمٌ مَلِکٌ بَرٌّ الرَّؤُفٌ الرَّحِیْمٌ ○

''اور فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اعلان عام کیا کرو اس نکاح کا اور اسے مسجدوں میں منعقد کیا کرو اور اس پر دف بجایا کرو (رواہ الترمذی) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکاح کرنا میرا طریقہ ہے۔ اور فرمایا نبی اکرمؐ نے کہ جس کو میرا طریقہ پسند نہ ہو اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔''

خطبہ ثانی ___ جمعہ وعیدین

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَا اَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیماً اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْحَمُ اُمَّتِیْ بِاُمَّتِیْ اَبُوْبَکْرٍ وَ اَشَدُّھُمْ فِیْ اَمْرِ اللّٰہِ عُمَرُ وَ اَکْثَرُھُمْ حَیَاءً عُثْمَانُ وَ اَقْضٰی ھُمْ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْھُمْ وَاَرْضَاھُمْ اَجْمَعِیْنَ۔

''سارا شکر اللہ ہی کیلئے ہے اور اس کا شکر کافی ہے۔ رحمت اور سلامتی ہے ان بندوں کیلئے جن کو اللہ تعالیٰ نے پسند فرمایا اس کے بعد میں پناہ میں آتا ہوں اللہ کی شیطان مردود کی شر سے شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو مہربان ہے اور رحم کرنے والا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اے ایمان والو تم بھی رحمت اور سلامتی کی دعا کیا کرو۔ اے اللہ تو رحمت فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان سے نسبت رکھنے والوں پر جیسے تو نے رحمت فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر بے شک تو ستودہ صفات اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ تو برکت عطا فرما نبی اکرمؐ اور ان کی آل پر جیسے تو نے برکت عطا

فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر بے شک تو ہی ہے خوبیوں والا اور بزرگی والا۔ فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے زیادہ رحیم میری امت میں سے حضرت ابوبکرؓ ہیں اور دین میں سب سے زیادہ سخت حضرت عمرؓ ہیں سب سے زیادہ حیا والے عثمانؓ ہیں اور سب سے زیادہ صحیح فیصلہ کرنے والے حضرت علیؓ ہیں۔ رضی اللہ عنھم اجمعین۔''

وَ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَۃَ لَہٗ وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا عَھْدَ لَہٗ

''حضرت انس سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اس شخص کو کوئی ایمان نہیں جسمیں امانت داری نہیں ہے اور اس کا کوئی دین نہیں جس میں عہد کی پاسداری نہیں۔''

مزید دعائیں جو چاہیں مثلاً

رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَ قِنَا عَذَابَ النَّارِ○ اَللّٰھُمَّ انْصُرْمَنْ نَصَرَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ جَعَلْنَا مِنْھُمْ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِیْنَ مُحَمَّدٍﷺ وَ لَا تَجْعَلْنَا مِنْھُمْ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِتَّقُوااللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَائِ ذِی الْقُرْبٰی وَ یَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ۔ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ○ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُاللّٰہَ تَعَالٰی اَوْلٰی وَ اَعْلٰی وَ اَعْظَمُ وَاَجَلُّ وَ اَھَمُّ وَاَکْبَرُ○

''اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی سنوار دے اور بچا آگ کے عذاب سے۔ اے اللہ تو مدد فرما ہر اس شخص کی جو مدد کر رہا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی اور ہمیں بھی ان میں شامل فرما اور تو ذلیل کر دے اس کو جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو رسوا کر رہا ہے اور ہمیں ان سے بچا۔ اے اللہ کے بندو اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے۔ بے شک اللہ تعالیٰ حکم فرماتے ہیں عدل اور احسان اور قرابت داروں کے حقوق ادا کرنے کا اور منع کرتے ہیں بے حیائی، منکرات اور سرکشی سے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں نصیحت کرتے ہیں تاکہ تم نصیحت پکڑو۔ تم اللہ کو یاد رکھو اللہ تمہیں یاد رکھے گا اور اس کو پکارو وہ تمہاری دعائیں قبول فرمائے گا اور اللہ کی یاد ہی برتر ہے اولیٰ ہے، اعلیٰ ہے، عظمت والی ہے، جلالت والی، سب سے اہم اور بڑی ہے۔''

آدابِ زندگی

نظم جماعت کے آداب

1- دعوتِ حق کے کارکنوں سے دلی محبت کیجئے اور اس رشتے کو ہر رشتے سے زیادہ اہم اور قابل احترام سمجھئے۔

2- رفقاء کی نصح و خیر خواہی کا اہتمام کیجئے اور جماعتی زندگی میں باہمی تلقین کے جذبے کو بیدار رکھئے۔

3- جماعتی نظم کی پوری پوری پابندی کریں اور اس کو محض جماعتی استحکام کا ذریعہ نہیں بلکہ دینی فریضہ تصور کریں۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰۤى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ یَذْهَبُوْا حَتّٰى یَسْتَاْذِنُوْهُ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ○

(النور 62)

''مومن تو حقیقت میں صرف وہ ہیں جو خدا اور اس کے رسول کو دل سے مانیں اور جب کسی اجتماعی کام کے موقع پر رسول کے ساتھ ہوں تو ان سے اجازت لئے بغیر نہ جائیں۔ حقیقت مین جو لوگ آپ سے اجازت لیتے ہیں وہی ہیں جو اللہ اور اللہ کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں۔''

دعوت وتبلیغ کے آداب

1- اس ضمن میں سب سے پہلا کرنے کا کام تو یہ ہے کہ اپنے نصب العین کی عظمت اور اہمیت کو ہمیشہ نگاہ میں رکھیں کہ یہ وہ عظیم کام ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے انبیاء مبعوث ہوتے رہے ہیں۔ یہی دونوں جہانوں کی عظمت ہے۔

2- دین کا صحیح فہم حاصل کرنے اور دین کی حکمتوں کو سمجھنے کی برابر کوشش کرتے رہیں۔

3- جو کچھ دنیا کے سامنے پیش کریں اس کا مخاطب سب سے پہلے اپنی ذات کو بنائیں۔ جو کچھ دوسروں سے چاہیں پہلے خود کر کے دکھائیں۔ دین حق کے داعی کا یہ امتیاز ہے کہ وہ اپنی دعوت کا نمونہ ہوتا ہے اپنے عمل و کردار کو اس پر گواہ بناتا ہے۔

4- قرآن پاک سے شغف پیدا کریں۔ پابندی کے ساتھ نصاب مقرر کر کے اس کی تلاوت کریں۔ تہجد کی نماز کی ہر حال میں پابندی کی کوشش کریں۔

5- دعوت وتبلیغ میں حکمت اور سلیقے کا پورا پورا خیال رکھئے۔ ایسا طریق کار اختیار کریں جو مخاطب میں شوق اور ولولہ پیدا کرنے والا ہو۔

اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ○

اس آیت سے تین ہدایات ملتی ہیں

(i) دعوت حکمت کے ساتھ دی جائے۔ دعوت دیتے وقت موقع محل کا پورا پورا لحاظ رکھیں اور مخاطب کا بھی۔ ہر طبقے، ہر گروہ اور ہر فرد سے اس کی فکری رسائی۔ ذہنی کیفیت کے مطابق بات کریں۔ ان چیزوں کو دعوت کی بناء بنائیں جن میں باہم اتفاق ہو اور جو قربت کے لئے راہ ہموار کریں۔

(ii) عمدہ نصیحت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ خیر خواہی اور خلوص کے ساتھ نیک جذبات کو ابھاریں کہ مخاطب شوق اور رغبت کے جذبات سے سرشار ہو جائے اور دین اس کے دل کی آواز بن جائے۔

(iii) تنقید اور مباحثے میں اچھا طریقہ اختیار کرنے کا مفہوم یہ ہے کہ آپ کی تنقید تعمیری ہو اور خلوص کے ساتھ ہو اور انداز اتنا دلنشین اور سادہ ہو کہ مخاطب میں ضد اور حمیت کے جذبات نہ ابھریں بلکہ وہ واقعی کچھ سوچنے سمجھنے پر مجبور ہو جائے اور جہاں یہ کیفیت پیدا نہ ہو تو وہاں آپ خاموش ہو جائیں اور اس مجلس سے اٹھ کر چلے آئیں۔

6- اپنی تحریر، تقریر اور دعوتی گفتگوؤں میں ہمیشہ اس اعتدال کا اہتمام رکھئے کہ سننے والوں پر امید اور خوف دونوں کی کیفیت طاری رہے۔

7- دعوتی کوششوں میں دوام اور تسلسل پیدا کیجئے۔ جو پروگرام بنائیں اسے استقلال اور ذمہ داری کے ساتھ برابر چلاتے رہنے کی کوشش کریں۔ پروگراموں کو ادھورا چھوڑنے اور نئے نئے پروگرام بنانے کی عادت سے بچیں۔ تھوڑا کام کریں مگر پابندی کے ساتھ مسلسل کریں، حضور ﷺ کا ارشاد ہے ''بہترین عمل وہ ہے جو مسلسل کیا جاتا رہے چاہے وہ کتنا ہی تھوڑا کیوں نہ ہو۔''

8- اپنے اہل خانہ کی تربیت اپنے بچوں کی اصلاح و تربیت اور ان کو اقامت دین کا فریضہ سرانجام دینے کے لئے تیار کرنا آپ کا اولین فرض ہے۔

9- اپنے پڑوسیوں اور محلے داروں کی بھی اصلاح و تعلیم کی فکر کریں۔

10- جن لوگوں کے درمیان آپ دعوت و تبلیغ کا فریضہ سرانجام دے رہے ہوں ان کے اعتقادات پر حملے مت کیجئے۔ مثبت انداز میں حکمت کے ساتھ اپنی دعوت پیش کیجئے۔

11- اس راستے میں پیش آنے والی مشکلات و مصائب اور دوسری آزمائشوں کا خندہ پیشانی سے استقبال کریں۔

12- صرف اور صرف ''داعی الی اللہ'' بن کر دعوت کا فریضہ انجام دیجئے۔ اللہ کے سوا کسی اور چیز کی طرف ہرگز نہ بلائیں۔ نہ وطن کی طرف نہ قوم و نسل کی طرف اور نہ کسی مسلک کی طرف۔

اسلامی تہذیب اور اس کی بنیاد

اسلامی تہذیب کی بنیاد حضور اکرم ﷺ کا یہ قول ہے کہ ''اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ'' (مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔)

گویا کہ حسنِ معاشرت دین کا ایک اہم جزو ہے۔ اس کے بغیر دین مکمل نہیں ہوسکتا اور کامل مومن وہ ہے جو کامل دین پر عمل پیرا ہو۔

حسن معاملات اور ادائیگی حقوق حسن معاشرت کی بنیاد ہے اور معاملات زیادہ تر مال سے متعلق

ہوتے ہیں اور حسنِ معاشرت سے مال کا نقصان ہوجائے تو اس کا تدارک آسانی سے ہوسکتا ہے لیکن اگر دل زخمی ہوجائیں تو ان کا مندمل ہونا اگر ناممکن نہیں تو مشکل تو ضرور ہے۔

حدیث پاک میں تین حقوق کی حفاظت کا حکم دیا گیا ہے جان، مال اور آبرو۔ حجۃ الوداع کے موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہاری جان، تمہارا مال اور تمہاری عزت و آبرو ایک دوسرے پر قیامت تک کے لئے حرام ہے۔ ان تعلیمات میں حکمت یہ ہے کہ عام طور پر شریف لوگ مال اور جان کے مقابلے میں عزت و آبرو کو زیادہ عزیز سمجھتے ہیں اور اس پر جان و مال بھی قربان کر دیتے ہیں۔ آج کل یہ غلطی عام ہے کہ دین دار لوگ وہ سمجھے جاتے ہیں جو عقائد اور ارکانِ اسلام اور لباس کے ایک خاص وضع قطع کا اہتمام تو ضروری سمجھتے ہیں۔ مگر اخلاقی اور معاشرتی حالت اکثر لوگوں کی ناگفتہ بہ ہوتی ہے۔ معاشرت کی درستگی دین کا ایک اہم حصہ ہے۔ لیکن اکثر لوگ اس کی طرف توجہ نہیں دیتے بلکہ اس کو معمولی بات سمجھتے ہیں۔

حقیقت کی نظر سے دیکھا جائے تو حقوق اللہ کی خلاف ورزی اتنی شدید نہیں جتنی کہ بُرے اخلاق اور بری معاشرت کی ہے۔ ایسے افعال سے بچنے کی حتی المقدور کوشش کرنی چاہئے جن سے دوسروں کو ضرر پہنچنے کا احتمال ہو۔ لوگ نوافل اور وظائف کا اہتمام تو کرتے ہیں مگر دوسروں کو ضرر نہ پہنچانے کا اہتمام نہیں کرتے۔

اسلامی تہذیب کے اصول و آداب

1- بلاوجہ کسی کو تکلیف و اذیت نہ دی جائے۔ خاص کر قرآن مجید میں پڑوس کے بارے میں بہت تاکید ہے۔

2- کسی کو کسی کی ذات سے تکلیف نہ پہنچے۔

3- کسی کو کسی کے قول و فعل سے تکلیف نہ پہنچے۔ گویا تحریر و تقریر، گفتار و کردار، نشست و برخاست اس انداز سے ہو کہ کسی کی دل آزاری کا باعث نہ ہو۔

ادب و احترام

قرآن پاک اور احادیث میں ادب و احترام پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے۔ سورۃ الحجرات میں

ارشاد ہوتا ہے۔

"لَاتُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ"

اللہ اور اس کے رسول سے آگے آگے مت جاؤ۔ یہ سوءِ ادب ہے۔

حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ "مَنْ لَّمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَلَمْ یُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا فَلَیْسَ مَنَّا" جس نے ہمارے چھوٹوں پر شفقت نہ کی اور جس نے ہمارے بڑوں کا احترام نہ کیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا "اِنَّ مِنْ اَجْلَالِ اللّٰہِ اِکْرَامُ الشَّیْبَۃِ الْمُسْلِمِ"

ایک سفید ریش بزرگ کا احترام اللہ تعالیٰ کی بڑائی تسلیم کرنے کے مترادف ہے آپ فرماتے ہیں۔ "تَوَاضِعُوْا لِمَنْ تَتَعَلَّمُوْنَ مِنْہُمْ"

جن سے علم حاصل کرتے ہو ان کا احترام کرو۔ جن سے سیکھتے ہو ان کے ساتھ تواضع اور انکساری کے ساتھ پیش آؤ۔

عام لوگ اکثر ادب و احترام کی حقیقت نہیں جانتے۔ ادب و احترام دراصل کسی کو راحت پہنچانا اور فرمانبرداری کرنا ہے۔ یہ صرف زبانی جمع خرچ کا نام نہیں ہے۔ دوسرے الفاظ میں کسی کے دل کو خوش کرنا اور کسی کی دلآزاری سے بچنا حقیقی ادب و احترام ہے۔ البتہ یہ بات اس سے مستثنیٰ ہے کہ کسی کی تربیت کے لئے اس پر سختی کی جائے۔

تواضع اور انکساری حسن معاشرت کی روح ہے۔ اس کی مثال خود نبی اکرم ﷺ ہیں۔ آپؐ کا لباس موٹا ہوتا تھا، مکان کچا ہوتا تھا۔ آپؐ سفر میں اپنے ساتھی اور خادم کو باری باری سوار فرمایا کرتے تھے۔ آپؐ اپنا سودا بازار سے خود لاتے۔ آپؐ ضرورت مندوں کے ساتھ جانے اور ان کا کام خود کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے تھے۔ آپؐ گھر میں اپنا کام خود کرتے تھے۔ بکری کا دودھ خود دوہتے تھے۔ اپنا جوتا خود مرمت فرما لیتے تھے۔ کبھی کبھار آٹا بھی خود گوندھ لیا کرتے تھے۔ آپؐ زمین پر چٹائی اور بوری بچھا کر لیٹا کرتے تھے۔

آدابِ ملاقات

1- جب کسی سے ملاقات کا ارادہ ہو تو اس سے وقت لے لینا چاہئے۔ اس طرح عزت و احترام کے ساتھ ملاقات کرنے کا موقع ملتا ہے۔ "ھُوَ اَزْکٰی لَکُمْ" کا مطلب یہ ہے کہ اس انداز سے ملاقات بڑی خوشی سے ہوتی ہے۔

2- جس کے ساتھ ملاقات کرنا مقصود ہو، اس کے اوقات کا خیال رکھا جائے۔ کوئی آرام کر رہا ہو تو اس کے ساتھ ملاقات کی کوشش نہیں کرنی چاہئے۔

3- ملاقات کے وقت مسکراتے چہرے سے استقبال کریں۔ مسرت و محبت کا اظہار کریں اور سلام کرنے میں پہل کریں۔

4- السلام علیکم کے الفاظ استعمال کریں۔ موقع ہو تو مصافحہ کریں، مزاج پوچھیں، مناسب ہو تو گھر والوں کی خیریت معلوم کریں۔ حضور اکرمؐ اپنا ہاتھ فوراً چھڑانے کی کوشش نہیں کرتے تھے بلکہ انتظار فرماتے تھے کہ دوسرا شخص خود ہی ہاتھ چھوڑ دے۔ مصافحہ گرم جوشی سے کریں نہ کہ ڈھیلا ڈھالا ہاتھ دوسرے شخص کے ہاتھ میں دے دیں۔

5- کسی سے ملنے جائیں تو قیمتی کپڑے پہن کر نہ جائیں اور نہ ہی اس نیت سے جائیں کہ آپ اپنے قیمتی لباس سے اس پر اپنا رعب قائم کریں۔

6- بغیر اجازت کسی کے مکان میں داخل نہ ہوں۔ تین بار اجازت لی جائے۔ اجازت نہ ملے تو چوتھی بار اجازت لینے کی اجازت نہیں ہے۔ اجازت ملنے پر السلام علیکم کہہ کر اندر جائیں، اجازت نہ ملنے کی صورت میں بغیر کسی رنجش کے لوٹ جائیں۔

7- کسی کے پاس جا کر کچھ لینا مقصود ہو تو جاتے ہی اس کو اطلاع دے دیں، رخصت ہوتے وقت مدعا کا اظہار صحیح نہیں۔ ضرورت پوری ہونے پر شکریہ ادا کریں۔

8- ملاقاتی کسی ایسی چیز کی فرمائش نہ کرے جس کا پورا کرنا مشکل ہو۔

9- ملاقاتی کو اپنا تعارف خود کرانا چاہئے، بصورت دیگر میزبان کو اس سے دریافت کرنا چاہئے۔

10- ملاقاتی کو دروازے کے سامنے نہیں کھڑا ہونا چاہئے، نہ ہی دروازے کے سوراخوں میں سے اندر جھانکے۔ اپنے گھر بھی جانا ہو تو اپنی آمد کی اطلاع گھر والوں کو کسی نہ کسی شکل میں دینی ضروری ہے۔

11- کسی سے ملاقات کے لئے جائیں تو طے شدہ وقت پر پہنچنے کی کوشش کریں۔

12- کوئی ضرورت مند آپ سے ملنے آئے تو حتی الامکان ضرورت کو پورا کر دیں بصورت دیگر پیار بھرے انداز میں منع کر دیں۔ خواہ مخواہ امیدوار نہ بنائے رکھیں۔

13- کسی سے ملاقات کے لئے جائیں تو زیادہ دیر نہ بیٹھیں۔

14- چند افراد مل کر کسی سے ملاقات کے لئے جائیں تو گفتگو کرنے والے کو گفتگو میں سب کی نمائندگی کرنی چاہئے۔ اپنے ساتھیوں کو نظر انداز کر کے مخاطب کو صرف اپنی ذات کی طرف متوجہ کرنے سے سختی سے پرہیز کریں۔

آدابِ گفتگو

1- ہمیشہ سچ بولیں، سچ بولنے میں جھجک محسوس مت کریں خواہ کتنا ہی عظیم نقصان کیوں نہ ہو۔ البتہ دو افراد کے درمیان صلح کرانے کی غرض سے جھوٹ بولنے میں مضائقہ نہیں۔

② جب بھی بات کریں، کام کی بات کریں، ہر وقت بلاضرورت بولنا نہ صرف وقار اور سنجیدگی کے خلاف ہے بلکہ خدا کے ہاں ہر بات کا جواب دینا ہے آدمی جو بات بھی منہ سے نکالتا ہے خدا کا فرشتہ اسے فوراً نوٹ کر لیتا ہے۔

مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ O

کوئی بات اس کی زبان پر آتی ہی ہے کہ ایک نگران (اس کو محفوظ کرنے کے لئے) مستعد رہتا ہے

3- جب بات کریں، نرمی کے ساتھ مسکراتے ہوئے میٹھے لہجے میں کریں۔ ہمیشہ درمیانی آواز میں بولیں، نہ اتنا آہستہ بولیں کہ مخاطب سن ہی نہ سکے اور نہ اتنا چیخ کر بولیں کہ مخاطب کو اپنے اوپر رعب جمانے کا خطرہ محسوس ہونے لگے۔

اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ O

''سب سے زیادہ ناگوار آواز گدھے کی آواز ہے۔''

4- دوسروں کی برائی نہ کریں، دوسروں کی چغلی نہ کھائیں، شکایتیں نہ کریں، دوسروں کی نقلیں نہ اتاریں، جھوٹا وعدہ مت کریں، کسی پر طنز نہ کریں، کسی کی ہنسی نہ اڑائیں۔ اپنی تعریف نہ کریں اپنی برائی نہ جتائیں۔ کٹ حجتی نہ کریں، فقرے مت کسیں، کسی کو برے نام سے مت پکاریں، بات بات پر قسم نہ کھائیں۔

5- ہمیشہ انصاف کی بات کریں خواہ اس میں اپنا، اپنے کسی دوست یا رشتہ دار کا نقصان ہی کیوں نہ ہو رہا ہو۔

وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى

''اور جب زبان سے کچھ کہو تو انصاف کی بات کہو چاہئے وہ تمہارا رشتہ دار ہی ہو۔''

6- نرمی، معقولیت اور دل جوئی کی بات کریں۔ تکلیف دہ اور سخت بات نہ کریں۔

7- جاہل لوگ باتوں میں الجھانا چاہیں تو مناسب انداز میں سلام کر کے وہاں سے رخصت ہو جائیں۔

8- مخاطب کو بات اچھی طرح سمجھانے کے لئے یا کسی بات کی اہمیت جتانے کے لئے مخاطب کے ذہن و فکر کو سامنے رکھ کر مناسب اندازِ گفتگو اختیار کرنا چاہئے۔ مخاطب نہ سمجھ سکے یا سن نہ سکے تو اپنی بات کو دوبارہ دھرا دیں اور برا محسوس مت کریں۔

9- بلا تحقیق بات نہ کریں اور نہ ہی سنی سنائی بات دوسروں تک پہنچائیں۔ ''لوگ یوں کہتے ہیں'' نہیں کہنا چاہئے۔

10- ہمیشہ مختصر اور مطلب کی بات کریں۔ لایعنی باتوں سے اجتناب کریں۔ بلاوجہ گفتگو کو طول دینا بھی نامناسب ہے۔

11- دو آدمی بات کر رہے ہوں تو اجازت لئے بغیر دخل مت دیجئے۔ نہ ہی کسی کی بات کاٹ کر

بولنے کی کوشش کریں۔ بولنا ضروری ہی ہو تو اجازت لے کر بولیں۔

12- بات سامنے بیٹھ کر کریں۔ پشت کی طرف سے مت کریں۔ تین آدمی ساتھ بیٹھے ہوں تو دو آدمی تیسرے سے الگ ہو کر سرگوشی نہ کریں۔

13- گول مول بات نہ کریں۔ بلکہ صاف اور واضح بات کریں۔

14- تکلف اور کنایات (اشاروں) میں بات نہ کریں۔

15- ٹھہر ٹھہر کر سلیقے اور وقار کے ساتھ گفتگو کریں۔ جلدی اور تیزی سے گفتگو نہ کریں نہ ہی ہر وقت ہنسی مذاق کریں۔ اس سے آدمی کی وقعت جاتی رہتی ہے۔

16- کوئی کچھ پوچھے تو پہلے غور سے اس کا سوال سن لیں اور پھر خوب سوچ سمجھ کر جواب دیں۔ بغیر سوچے سمجھے الل ٹپ جواب دینا نادانی ہے اور اگر کوئی دوسرے سے سوال کر رہا ہو تو خود بڑھ چڑھ کر جواب نہ دیں۔

17- کوئی کچھ بتا رہا ہو تو پہلے ہی سے یہ نہ کہہ دیں کہ مجھے معلوم ہے ہوسکتا ہے اس کے بتانے سے کوئی نئی بات سمجھ میں آجائے یا کسی خاص بات کا دل پر خاص اثر ہو جائے۔ کیونکہ بات کے ساتھ ساتھ بات کرنے والے کا اخلاص اور نیکی بھی اثر کرتی ہے۔

18- گفتگو کرتے وقت کسی کی طرف اشارہ نہ کریں کہ دوسرے کو بدگمانی ہو اور خواہ مخواہ اس کے دل میں شک بیٹھے۔ دوسروں کی باتیں چھپ کر سننے سے بھی پرہیز کریں۔

19- کوئی بات کر رہا ہو تو بے توجہی سے مت سنو۔ اس سے بات کرنے والے کا دل ٹوٹ جائے گا۔ خوب توجہ سے سنیں، کچھ شبہ رہ جائے تو متکلم سے فوراً دوبارہ تحقیق کر لینی چاہئے۔ بعض اوقات غلط فہمی کے ساتھ عمل کرنے سے مشکلات پیدا ہوسکتی ہیں۔

20- کوئی سخت بات کہہ دے تو معاف کر دیں۔ خاص طور پر بزرگوں کے کہنے کا بُرا نہیں ماننا چاہئے۔

21- جب کسی سے کسی کام کرنے کے لئے کہا جائے تو ہاں یا نہیں ضرور کہنا چاہئے، تاکہ کہنے والے کا

دل مطمئن ہو جائے کہ اس کی بات سنی گئی ہے۔

22- کوئی سوال کرے اور اس کے سوال کا جواب دیا جا رہا ہو تو سوال کرنے والے کو خاموش نہیں بیٹھنا چاہئے بلکہ جواب میں کچھ نہ کچھ ضرور کہنا چاہئے تاکہ جواب دینے والا مطمئن ہو جائے کہ پوچھنے والا اس کی بات سن اور سمجھ رہا ہے۔

سلام کے آداب

قرآن مجید کے مطابق ایک دوسرے کو سلام کرنا اور سلام کا جواب احسن طریقے سے دینا ہر مسلمان کی اخلاقی ذمہ داری ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے وَاِذَا حُيِّيتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوْهَا

اور قرآن پاک میں ارشاد خداوندی ہے:

وَاِذَا جَآئَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ○ (سورۃ الانعام 54)

''اے نبیؐ! جب آپ کے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیات پر ایمان لائے ہیں تو ان سے کہئے ''السلام علیکم'' تم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلامتی ہو۔''

ان آیات میں حضور اکرمؐ سے خطاب کرتے ہوئے امت کو بالواسطہ اور بلاواسطہ یہ تعلیم دی گئی ہے کہ مسلمان جب بھی مسلمان سے ملے تو دونوں ہی محبت و مسرت کے جذبات کا تبادلہ کریں۔ ایک السلام علیکم کہے تو دوسرا جواب میں بڑھ کر وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ و برکاتہ کہے۔ سلام میں جان پہچان کا خیال نہ رکھا جائے۔ ہر مسلمان اپنے دوسرے مسلمان بھائی کو سلام کرے۔ سلام باہمی الفت اور محبت کو بڑھانے کا ذریعہ ہے۔

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے ''تم لوگ جنت میں نہیں جا سکتے جب تک مومن نہیں بنتے اور تم مومن نہیں بن سکتے جب تک کہ ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔ میں تمہیں وہ تدبیر کیوں نہ بتا دوں جس کو اختیار کر کے تم آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو۔ آپس میں سلام کو پھیلاؤ۔'' (مشکوٰۃ)

ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا اسلام کا بہترین عمل کون سا ہے۔ آپؐ نے فرمایا ''غریبوں

کو کھانا کھلانا اور ہر مسلمان کو سلام کرنا چاہیے تمہاری اس سے جان پہچان ہو یا نہ ہو۔ (بخاری و مسلم)

سلام کے لفظ پر الف لام داخل کر کے اور السلام علیکم کہہ کر آپ مخاطب کے لئے سلامتی اور عافیت کی ساری دعائیں سمیٹ لیتے ہیں۔ اندازہ کریں کہ اگر آپ ان الفاظ کو پورے شعور کے ساتھ سوچ سمجھ کر خلوص اور محبت کے ساتھ اپنے کسی بھائی کو السلام علیکم کہتے ہیں تو اس کا مطلب ہوتا ہے۔ خدا تمہارے جان و مال کو سلامت رکھے، تمہارے گھر بار کو سلامت رکھے۔ تمہاری دنیا بھی سلامت رہے اور تمہاری آخرت بھی سلامت رہے۔ خدا تمہیں ان سلامتیوں سے بھی نوازے جو میرے علم میں ہیں اور ان سلامتیوں سے بھی نوازے جو میرے علم میں نہیں۔ میرے دل میں تمہارے لئے محبت خلوص سلامتی اور عافیت کے انتہائی گہرے جذبات ہیں۔ لہٰذا تم میری طرف سے کبھی کوئی اندیشہ محسوس نہ کرنا۔ میرے طرز عمل سے تمہیں کبھی کوئی دکھ نہیں پہنچے گا۔

1- جب آپ اپنے گھر میں داخل ہوں تو گھر والوں کو سلام کریں

فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ○

''پس جب تم اپنے گھروں میں داخل ہوا کرو تو (اپنے گھر والوں کو) سلام کیا کرو۔ دعائے خیر خدا کی طرف سے تعلیم کی ہوئی بڑی بابرکت اور پاکیزہ۔ دوسرے کے گھر جائیں تو بھی سلام کئے بغیر گھر کے اندر نہ جائیں۔''

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا

''اے مومنو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو جب تک گھر والوں کی رضا نہ لے لو اور گھر والوں کو سلام نہ کر لو۔''

2- سلام کرنے میں ہمیشہ پہل کیجئے۔ اگر کبھی خدانخواستہ کسی سے ان بن ہو جائے تب بھی سلام کرنے اور صلح صفائی کرنے میں پہل کیجئے۔

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے ''وہ آدمی خدا سے زیادہ قریب ہے جو سلام کرنے میں پہل کرتا ہے۔

3- خواتین مردوں کو اور مرد خواتین کو سلام کر سکتے ہیں۔ حضرت اسماء انصاریہ فرماتی ہیں کہ میں اپنی

سہیلیوں میں بیٹھی تھی کہ نبی اکرم ﷺ کا ہمارے پاس سے گذر ہوا تو آپؐ نے ہم لوگوں کو سلام کیا۔

④- چھوٹے بچوں کو بھی سلام کریں۔ یہ بچوں کو سلام سکھانے کا بہترین طریقہ بھی ہے اور سنت بھی۔ حضرت انسؓ بچوں کے پاس سے گزرے تو ان کو سلام کیا اور فرمایا نبی اکرمؐ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

5- ہمیشہ زبان سے السلام علیکم کہہ کر سلام کریں اور ذرا اونچی آواز سے سلام کریں تا کہ وہ شخص سن سکے جسے آپ سلام کر رہے ہیں۔ البتہ جس کو آپ سلام کر رہے ہیں وہ دور ہے تو ایسی حالت میں اشارہ بھی کریں۔ حضرت اسماءؓ بنت یزید فرماتی ہیں کہ ایک دن نبی اکرمؐ مسجد کے پاس سے گذرے تو وہاں کچھ عورتیں بیٹھی تھیں۔ آپؐ نے ان کو اپنے ہاتھ کے اشارے سے سلام کیا۔

6- حضور اکرمؐ کا ارشاد ہے کہ چھوٹا شخص بڑے کو، چلنے والا بیٹھے ہوئے کو، سواری پر چلنے والا پیدل چلنے والوں کو اور تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کو سلام کرنے میں پہل کریں۔

7- وَاِذَا حُيِّيْتُمْ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا

کئی لوگوں میں سے ایک آدمی سلام کرے تو کافی ہے، اس طرح کئی لوگوں میں سے ایک آدمی کا جواب کفایت کرے گا۔ جواب میں وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ و برکاتہ کہا جائے۔

8- سلام کرنے والے کو قولاً جواب دیا جائے۔ ہاتھ کے اشارے سے یا سر ہلا کر نہیں۔

9- کوئی دوسرے کا سلام لے کر آئے تو جواب میں وعلیکم وعلیہم السلام کہا جائے۔

10- کسی مجلس میں جائیں یا کسی سے ملنے جائیں تو جاتے وقت بھی سلام کریں اور رخصت ہوتے ہوئے بھی سلام کریں۔

11- کسی مجلس میں جائیں تو پوری مجلس کو سلام کریں، مخصوص طور پر کسی کے نام لے کر نہیں۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ قریب ہے کہ لوگ مجلسوں میں لوگوں کو مخصوص کر کے سلام کرنے لگیں

گے۔

12- اگر ایسی جگہ پہنچیں کہ جہاں کچھ لوگ سو رہے ہوں تو ایسی آواز میں سلام کریں کہ جاگنے والے سن لیں اور سونے والوں کی نیند میں خلل نہ پڑے۔

13- ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا ''راستوں میں بیٹھنے سے پرہیز کرو۔'' صحابہ نے عرض کی ''یا رسول اللہ ہمارے لئے تو راستوں میں بیٹھنا ناگزیر ہے۔'' نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا ''تو پھر راستے کا حق ضرور ادا کرو'' صحابہ کرام نے دریافت کیا کہ راستے کا حق کیا ہے۔ فرمایا ''نگاہیں نیچی رکھنا، کسی کو دکھ نہ دینا، سلام کا جواب دینا، نیکیوں کی تلقین کرنا اور برائیوں سے روکنا۔''

14- نبی اکرمؐ کا ارشاد ہے کہ جو کوئی سلام سے پہلے کچھ بات کرنے لگے اس کا جواب نہ دو۔

15- سلام کے بعد محبت کے اظہار کے لئے مصافحہ بھی کریں۔ حضور اکرمؐ خود بھی مصافحہ فرماتے اور صحابہؓ بھی۔ البتہ ایک آدمی تیزی سے کہیں جا رہا ہو تو اس سے مصافحہ نہ کیا جائے۔

16- ان حالات میں سلام کرنے سے پرہیز کریں۔

۱۔ جب لوگ تلاوت کر رہے ہوں یا پڑھنے پڑھانے یا سننے میں مصروف ہوں۔

۲۔ خطبہ دینے اور سننے میں مصروف ہوں۔

۳۔ کوئی اذان یا تکبیر کہہ رہا ہو۔

۴۔ لوگ عبادت کر رہے ہوں۔

۵۔ لوگ درس و تدریس میں مصروف ہوں۔

۶۔ جب کوئی قضائے حاجت کے لئے بیٹھا ہو۔

۷۔ لوگ سوئے ہوں یا مراقبہ کی حالت میں ہوں۔

17- جب کوئی خلافِ شریعت کام ہو رہا ہو تو نہ صرف سلام کرنے سے پرہیز کریں بلکہ اپنی لاتعلقی کا روحانی اذیت کا اظہار بھی حکمت کے ساتھ کریں۔

18- یہود و نصاریٰ کو سلام کرنے میں پہل نہ کریں۔ وہ سلام کریں تو جواب میں صرف وعلیکم کہہ دیا جائے اور دل میں نیت یہ ہو کہ ''اللہ تمہیں کفر سے نکال کر اسلام میں داخل کرے۔''

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا ''مکمل سلام یہ ہے کہ مصافحہ کے لئے ہاتھ بھی ملایا جائے۔ حضرت حذیفہ بن یمانؓ کہتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ''جب دو مومن ملتے ہیں اور سلام کے بعد مصافحہ کے لئے ایک دوسرے کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہیں تو دونوں کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جس طرح درخت سے سوکھے پتے۔

کھانے پینے کے آداب

کھانا خدا کا رزق ہے، اس میں عیب نہ نکالا جائے نہ اس کو گھٹیا کہا جائے۔ کھانے کو دال روٹی (حقارت سے) کہہ کر اس کی قدر نہیں گھٹانی چاہئے۔ کھانے کو کبھی برا نہ کہیں۔

1- کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھوئیں مگر کسی چیز سے خشک نہ کریں۔

2- بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کریں اور اگر بھول جائیں تو یاد آنے پر بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ پڑھ لیں۔

3- کھانے کے لئے ٹیک لگا کر نہ بیٹھیں۔ کھانا تواضع کے ساتھ بیٹھ کر کھایا جائے۔ آپؐ ایک غلام کی طرح کھانا کھاتے تھے، عاجزی کے ساتھ سر جھکا کر۔ آپ فرماتے ہیں اَنَا اٰکُلُ اَکْلَ الْعَبْدِ البتہ ضرورت کے وقت پھل وغیرہ کھڑے ہو کر کھائے جا سکتے ہیں اور پانی بھی پیا جا سکتا ہے۔

4- دائیں ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے کھایا جائے۔

5- ۳ انگلیوں سے کھائیں۔ ضرورت ہو تو چھنگلی کو چھوڑ کر چار انگلیوں سے کام لیں۔

6- روٹی سے انگلیاں ہرگز صاف نہ کریں۔ روٹیوں کو جھاڑنے اور پٹکنے سے بھی پرہیز کریں۔

7- کھانے میں عیب نہ نکالا جائے۔ کوئی بال یا کنکر آ جائے تو چپکے سے نکال کر رکھ دیں اور تذکرہ مت کریں۔

8- بہت زیادہ گرم کھانا نہ کھائیں نہ ہی کھانے میں پھونکیں ماریں۔

9- بلاضرورت کھانے کو مت سونگھیں۔ منہ بند کر کے کھائیں، کھانے کے دوران نہ تو منہ سے

چبانے کی آواز آئے اور نہ ہی منہ اس طرح کھولیں کہ چبتا ہوا کھانا نظر آئے، نہ ہی بار بار منہ میں انگلی ڈال کر دانتوں میں سے کچھ نکالیں۔

10- نوالہ نہ تو بہت زیادہ بڑا ہو اور نہ ہی بہت زیادہ چھوٹا۔ ایک نوالہ نگلنے کے بعد ہی دوسرا نوالہ منہ میں ڈالیں۔ نوالے کی منہ میں موجودگی کے دوران پانی مت پئیں۔

11- پلیٹ کو بالکل صاف کر کے اٹھیں۔ پانی تین سانس میں ٹھہر ٹھہر کر پئیں۔

12- حضورؐ کے فرمان کے مطابق معدے کے تین حصے ہیں۔ ایک کھانے کے لئے ایک پانی کے لئے اور ایک سانس لینے کے لئے۔

13- کھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ○

14- کھانے کے بعد ہاتھ دھوئیں، کلی کریں اور ہاتھ کسی کپڑے سے خشک کر لیں۔

15- دوپہر کا کھانا کھا کر قیلولہ کریں اور رات کے کھانے کے بعد چہل قدمی۔

16- کھانا مل جل کر کھایا جائے۔ بہت زیادہ جلا ہوا کھانا نہ کھائیں۔

17- کھانا کھانے کے دوران ٹھٹھا مارنے اور بہت زیادہ باتیں کرنے سے پرہیز کیجئے۔ دقیق دقیق باتیں بھی نہ کریں جن سے انسان غور و خوض کرنے پر مجبور ہو جائے۔

18- کھانا اتنا کھایا جائے کہ ابھی مزید کھانے کی ترغیب ہو۔ جب تک بھوک نہ لگے کھانا نہ کھایا جائے۔ بچوں کو اسرار کر کے کھانا نہ کھلایا جائے۔

19- کوئی کھانے پر بلائے تو اسے قبول کرنا سنت ہے۔

پانی پینے کے آداب

1- پانی تین سانس میں پیا جائے۔

2- پینے سے پہلے بسم اللہ اور بعد میں الحمد للہ پڑھی جائے۔

3- پانی کو روشنی میں پیا جائے اور کھلے برتن، کٹورہ یا شیشے کے گلاس میں پیا جائے تاکہ اگر پانی

میں کوئی چیز گر گئی ہو تو نظر آ جائے۔

4- کسی کو پینے کے لئے پانی دینا ہو تو داہنی جانب سے شروع کیا جائے۔

5- کنارہ ٹوٹے ہوئے برتن میں پینا مکروہ ہے، اسی طرح بلا ضرورت کھڑے ہو کر کوئی چیز نہ پی جائے۔

آداب مجلس

1- کام کرنے والے آدمی کے ساتھ بلا ضرورت بیٹھنا اور اس کا وقت ضائع کرنا بری بات ہے۔

2- مجلس میں گفتگو جاری ہو تو سلام کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی گفتگو کے دوران لوگوں سے ملنے یا مصافحہ کرنے کی ضرورت ہے۔ ایسی حالت میں آنے والے کو خاموشی کے ساتھ کسی جگہ بیٹھ جانا چاہئے۔

3- کسی مجلس میں جانا ہو اور جوتے اتارنے کی ضرورت پڑے تو لوگوں کی جوتیاں ادھر ادھر کر کے اپنے جوتے اسی جگہ نہ رکھے جائیں بلکہ اپنے جوتے کسی خالی جگہ میں رکھے جائیں۔

4- اگر مشغولیت نہ ہو تو سلام اور مصافحہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ کسی سے ملنا ہو اور وہ کسی کام میں مشغول ہو اور آپ نے اس کا انتظار کرنا ہو تو اس کے سامنے بیٹھ کر اس کا انتظار نہ کریں۔

5- مجلس میں جانا پڑے تو جہاں جگہ ملے بیٹھ جائے۔ لوگوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر آگے جانے کی کوشش آداب کے خلاف ہے۔ اسی طرح پہلے سے بیٹھے ہوئے لوگوں کو چاہئے کہ وہ قریب قریب ہو کر نئے آنے والوں کے لئے جگہ بناتے رہیں۔

6- مجلس میں کچھ لوگ زمین پر بیٹھے ہوں تو ایک آدمی کو کرسی یا چارپائی پر نہیں بیٹھنا چاہئے۔

7- مولی، پیاز اور لہسن کھانے کی صورت میں کسی مجلس میں نہیں جانا چاہئے۔ مجلس میں ناک بھویں چڑھا کر نہ بیٹھا جائے۔

8- جمائی کو حتی الامکان روکنا چاہئے اور اگر نہ رک سکے تو منہ ڈھانک لینا چاہئے۔

9- مجلس میں چھینک آئے تو منہ پر ہاتھ یا کپڑا رکھا جائے اور پست آواز سے چھینکنے کی کوشش کی

جائے اور بعد میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا جائے۔ سننے والا یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہے۔ اور اس کے جواب میں چھینکنے والا یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَ یُصْلِحُ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ کہے۔ جواب میں جزاك اللّٰہ بھی کہا جاسکتا ہے۔

10- کسی کے ساتھ دور سے بلند آواز میں بات نہ کی جائے۔

11- بزرگوں کے ساتھ اونچی آواز میں نہ بولا جائے۔ اپنی آواز ان کی آواز سے پست رکھی جائے۔

12- جو دو افراد مجلس میں ارادۃً اکٹھے بیٹھے ہوں، ان کے درمیان بیٹھنے کی کوشش نہ کی جائے۔

13- اگر مجلس میں کوئی دھار والی چیز چاقو، چھری یا قینچی وغیرہ لے جانے کی ضرورت پڑ جائے تو دھار والا حصہ یا نوکیلا حصہ چھپا کر لے جایا جائے تاکہ کسی کو لگ نہ جائے۔

14- کسی کے آنے پر ''آپ نے کیوں تکلیف فرمائی'' کا جملہ بے ادبی ہے۔ اس کے بجائے ''آپ نے کرم کیا کہ تشریف لائے'' کہنا مناسب ہے۔

15- کسی کے ہاں جائیں تو اس کے کاغذات کو نہ دیکھا جائے، یہاں تک کہ مطبوعہ کتاب بھی اجازت کے بغیر نہ پڑھی جائے۔ کسی کی اجازت کے بغیر کوئی کتاب دیکھنا قلم یا کاغذ لینا یا استعمال کرنا اچھی بات نہیں ہے۔

16- ہمیشہ اچھے لوگوں کی صحبت میں بیٹھنے کی کوشش کریں۔

17- مجلس میں جو گفتگو ہو رہی ہے اس میں حصہ لیجئے۔ مجلس میں غمگین اور مغموم ہو کر نہ بیٹھیں بلکہ مسکراتے چہرے کے ساتھ ہشاش بشاش بیٹھیں۔

18- کوشش کریں کہ کوئی مجلس خدا اور آخرت کے ذکر سے خالی نہ رہے۔ گفتگو کا رخ حکمت کے ساتھ کسی دینی موضوع کی طرف پھیرنے کی کوشش کریں اور جب محسوس کریں کہ حاضرین دینی گفتگو میں دلچسپی نہیں لے رہے ہیں تو گفتگو کا رخ کسی دنیوی مسئلہ کی طرف پھیر دیں۔

19- مجلس میں دو آدمی آپس میں چپکے چپکے باتیں نہ کریں۔ اس سے دوسروں کو یہ احساس ہوگا کہ انہوں نے ہمیں اپنی راز کی باتوں میں شریک کرنے کے قابل نہیں سمجھا اور یہ بدگمانی بھی ہوسکتی

ہے کہ شاید ہمارے بارے ہی میں کوئی بات کہہ رہے ہوں۔

20- مجلس میں جو باتیں راز کی ہوں ان کو جگہ جگہ بیان نہیں کرنا چاہئے۔ مجلس کا یہ حق ہے کہ اس کے رازوں کی حفاظت کی جائے۔

21- مجلس میں جو کچھ کہنا ہو صدر مجلس سے اجازت لے کر کہئے اور گفتگو یا سوال و جواب میں ایسا انداز اختیار نہ کریں کہ آپ ہی صدرِ مجلس معلوم ہونے لگیں۔

22- ایک وقت میں ایک ہی شخص کو بولنا چاہئے اور ہر شخص کی بات غور سے سننی چاہئے۔

23- مجلس میں جس موضوع پر گفتگو ہو رہی ہو جب تک اس کے بارے میں کچھ طے نہ ہو جائے۔ دوسرا موضوع نہ چھیڑیئے اور نہ ہی دوسرے کی بات کاٹ کر اپنی بات شروع کی جائے۔ اگر کبھی ایسی ضرورت پیش آجائے کہ آپ کے لئے فوراً بولنا ضروری ہو تو بولنے والے سے پہلے اجازت لے لی جائے۔

24- صدر مجلس کو مسائل پر گفتگو کرتے وقت سب حاضرین کی طرف توجہ رکھنی چاہئے اور دائیں بائیں ہر طرف رخ پھیر پھیر کر بات کرنی چاہئے۔ کسی کو یہ احساس نہ ہو کہ مجھے نظر انداز کیا جا رہا ہے۔

25- مجلس برخاست ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لینی چاہئے:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ نَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ اِلَيْكَ

راستے کے آداب

1- گھر سے نکلیں تو بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھ لیں اور بازار جاتے ہوئے یہ دُعا پڑھ لیں اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ ۔

2- راستے میں درمیانی چال چلئے۔ نہ بہت زیادہ سست اور نہ بہت زیادہ تیز۔

3- ادب و وقار کے ساتھ نیچے دیکھتے ہوئے چلیں، راستے میں ادھر ادھر ہر چیز پر نگاہ ڈالتے نہ

چلیں۔حضورؐ ایسے چلتے جیسے کوئی بلندی سے اتر رہا ہو۔

4- کپڑے سمیٹ کر چلیں تا کہ الجھنے کا خطرہ نہ رہے۔ بے تکلفی کے ساتھ ساتھیوں کے ساتھ ساتھ چلیں آگے آگے چل کر امتیای شان نہ جتلائیں۔کبھی کبھی ساتھی کا ہاتھ ہاتھ میں لے کر بے تکلفی سے چلیں۔

5- عورت اور مرد مل کر نہ چلیں۔ مردوں کے شانے عورتوں سے نہ ٹکرائیں۔عورتیں کنارے کنارے چلیں۔

6- عورتیں خوشبو لگا کر باہر نہ نکلیں اور نہ ہی ایسا زیور پہن کر چلیں جس سے جھنکار ہو۔

7- راستے میں رک کر یا بیٹھ کر آنے والوں کو تکنے سے پرہیز کریں اور اگر کبھی راستہ میں رکنا یا بیٹھنا پڑے تو راستہ کا حق ادا کرنے کے لئے چھ باتوں کا خیال رکھیں:

۱۔ نگاہیں نیچی رکھیں۔

۲۔ تکلیف دینے والی چیزوں کو راستے سے ہٹا دیں۔

۳۔ سلام کا جواب دیں۔

۴۔ نیکی کی تلقین کریں اور بری باتوں سے روکیں۔

۵۔ بھولے بھٹکوں کو راستہ دکھائیں۔

۶۔ مصیبت کے مارے ہوؤں کی مدد کریں۔

8- بازار سودہ سلف لینے کے لئے جائیں تو یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ خَیْرَ ھٰذِہِ السُّوْقِ وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَا وَ شَرِّ مَافِیْھَا۔ اَللّٰھُمَّ اَعُوْذُ بِکَ اَنْ اُصِیْبَ بِھَا یَمِیْنًا فَاجِرَۃً اَوْ صَفْقَۃً خَاسِرَۃً۔

خدا کے نام سے (بازار میں داخل ہوں) اے اللہ میں تجھ سے اس بازار کی بھلائی اور جو کچھ اس میں ہے اس کی بھلائی چاہتا ہوں اور اس بازار کے شر سے اور جو کچھ اس میں ہے اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں یہاں جھوٹی قسم

کھا بیٹھوں یا نقصان کا کوئی سودا کر بیٹھوں۔

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا جو شخص بازار میں داخل ہوتے وقت مندرجہ ذیل دُعا پڑھ لے خدا تعالیٰ اس کے حساب میں دس لاکھ نیکیاں درج فرمائے گا۔ دس لاکھ خطائیں معاف فرمائے گا اور دس لاکھ درجات بلند فرمائے گا۔

لاالٰہ الا اللّٰہ وحدہ لاشریک لہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِ وَ یُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ [ترمذی]

''اللہ کے سوا معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ہے بادشاہی اور اس کے لئے ہے حمد وستائش وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے جس پر موت نہیں آئے گی، اس کے ہاتھ میں خیر و بھلائی ہے اور وہی ہے ہر چیز پر قادر ہے۔''

ایمان و جہاد

1- عَنْ عَمْرِو ابْنِ عَبَسَةَؓ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ تَبِعَكَ عَلٰى هٰذَا الْاَمْرِ قَالَ ((حُرٌّ وَ عَبْدٌ)) قُلْتُ مَا الْاِسْلَامُ قَالَ ((طِيْبُ الْكَلَامِ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ))قُلْتُ مَا الْاِيْمَانُ قَالَ ((اَلصَّبْرُ وَ السَّمَاحَةُ)) قَالَ قُلْتُ اَيُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ قَالَ ((مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ)) قَالَ قُلْتُ اَيُّ الْاِيْمَانِ اَفْضَلُ قَالَ ((خُلُقٌ حَسَنٌ))قَالَ قُلْتُ اَيُّ الصَّلَاةِ اَفْضَلُ قَالَ ((طُوْلُ الْقُنُوْتِ)) قَالَ قُلْتُ اَيُّ الْهِجْرَةِ اَفْضَلُ قَالَ ((اَنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ عَزَّوَجَلَّ)) قَالَ قُلْتُ فَاَيُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ قَالَ((مَنْ عُقِرَ جَوَادُهٗ وَاُهْرِيْقَ دَمُهٗ)) قَالَ قُلْتُ اَيُّ السَّاعَاتِ اَفْضَلُ قَالَ ((جَوْفُ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ))

[مسند احمد]

''حضرت عمرو بن عبسہؓ روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سوال کیا: اے اللہ! کے رسولؐ اس دین اسلام کے معاملے میں آپ کے ساتھ کون لوگ ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: ''آزاد اور غلام'' میں نے سوال کیا' اسلام کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ''اچھا کلام کرنا اور کھانا کھلانا'' میں نے سوال کیا' ایمان کیا ہے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا: ''صبر کرنا اور سخاوت کرنا'' میں نے عرض کیا: کون سا اسلام افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ''اس کا اسلام افضل ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان سلامتی میں ہوں'' میں نے عرض کیا: کون سا ایمان افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ''اس کا اسلام افضل ہے جس کا اخلاق بہترین ہو جائے'' میں نے عرض کیا: نماز کون سی افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ''لمبے قیام والی''۔ میں نے پوچھا: ہجرت کون سی افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ''یہ کہ تم ان باتوں/ اعمال سے علیحدہ ہو جاؤ جو تمہارے رب کو ناپسند ہوں''۔ میں نے عرض کیا: جہاد کون سا بہترین ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ''جس کا گھوڑا بھی کام آ جائے اور اس کا خون بھی بہا دیا جائے''۔ میں نے افضل وقت کے

بارے میں سوال کیا تو آپؐ نے فرمایا: ''رات کے آخری پہر کا پیٹ''۔

2- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِؓ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَا مِنْ نَّبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِيْ اُمَّةٍ قَبْلِيْ اِلَّا كَانَ لَهٗ مِنْ اُمَّتِهٖ حَوَارِيُّوْنَ وَاَصْحَابٌ يَّاْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهٖ وَيَقْتَدُوْنَ بِاَمْرِهٖ ثُمَّ اِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ يَقُوْلُوْنَ مَالَا يَفْعَلُوْنَ وَيَفْعَلُوْنَ مَالَا يُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَيْسَ وَرَآءَ ذٰلِكَ مِنَ الْاِيْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ)) رواہ مسلم

''حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے جو بھی نبی اپنی امت میں بھیجا اس کے لئے اس کی امت سے کچھ لوگ حواری ہوتے ہیں اور کچھ صحابی' جو اس کے طریقے کو مضبوطی سے پکڑتے تھے اور اس کی لائی ہوئی شریعت کی پیروی کرتے تھے لیکن پھر ان امتیوں میں ایسے ناخلف پیدا ہوتے تھے جو وہ کہتے تھے کرتے نہیں تھے (یعنی دعویٰ امتی ہونے کا کرتے تھے لیکن عمل امتیوں جیسے نہ تھے) اور کرتے وہ تھے جس کا حکم نہ دیا گیا تھا (یعنی جن امور سے منع کیا گیا تھا ان پر عمل پیرا ہو جاتے تھے جیسے آج کل امت محمد یہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام سود کھا رہی ہے، فحاشی کی رسیا ہے، ان کا کلچر شو مکمل نہیں ہوتا جب تک اس میں گانے نہ ہوں حالانکہ آنحضور ﷺ نے فرمایا: میں ساز توڑنے کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں۔'' اور آپ ﷺ نے فرمایا: راگ اور ساز آدمی کے دل میں نفاق کی ایسے آبیاری کرتا ہے جیسے پانی فصل کی'') آپؐ نے فرمایا میرا جو امتی ایسے لوگوں سے اپنے ہاتھ سے جہاد کرے گا وہ مومن ہوگا۔ میرا جو امتی ایسے لوگوں سے زبان سے جہاد کرے گا وہ مومن ہوگا اور جو ان سے دل سے جہاد کرے گا وہ مومن ہوگا اور اگر کسی کے دل میں بھی نافرمانی کے خلاف کڑھن اور نفرت نہیں ہے تو پھر اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان نہیں ہے۔''

فائدہ: دیکھا جائے تو آج امت مسلمہ کا وہی حال ہو گیا ہے جو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے۔ اللہ اور رسول پر ایمان کے دعوے دار شکل وصورت سے بھی نہیں پہچانے جاتے کہ یہ انؐ

کے ماننے والے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کی نعت پڑھنے اور مدح کرنے والے بھی اپنی شکل سے گواہی دے رہے ہوتے ہیں کہ وہ ''یَقُوْلُوْنَ مَالَا یَفْعَلُوْنَ'' کے مصداق ہیں۔ باقی اگر امت مسلمہ کو اجتماعی طور پر دیکھا جائے تو کیا شک ہے کہ ان کا راستہ ''یَفْعَلُوْنَ مَا لَا یُؤْمَرُوْنَ'' کا صد فیصد مصداق ہے۔ غور فرمایئے! نبی رحمت ﷺ سودی نظام کے بارے میں کیا فرما کر گئے ہیں اور آج امت کیا کر رہی ہے؟ وہ تو دنیا سے فحاشی اور بے حیائی کو مٹانے آئے تھے اور آج کل کے امتی اس کو فروغ دینے پر کمر بستہ ہیں۔ وہ فرما کر گئے تھے کہ ساز و مضراب مسلمان کے دل میں نفاق کو ایسے پروان چڑھاتے ہیں جیسے پانی فصل کو۔ اور آج محبت کے دعوے داروں کی کوئی گھڑی اس شیطانی عمل کے بغیر گزرنی مشکل ہے یہاں تک کہ سفر بھی بغیر ساز و آواز کے گوارا نہیں۔ ان حالات میں اگر کوئی مسجد میں بیٹھ کر نماز وصلوٰۃ سے ہی اپنے امتی ہونے کا ثبوت دے رہا ہے تو اسے اپنے ایمان کا جائزہ لینا چاہئے کہ ایمان کا لازمی ظہور جہاد بالقلب سے شروع ہو کر جہاد بالید تک ہے اور اگر یہ نہیں تو ایمان کی نفی ہے خواہ شکل وصورت میں کیسی ہی مشابہت بھی اختیار کر لے۔ اسی لئے آپؐ نے اسلام کی فضیلت کے لئے اسے شرط قرار دیا ہے کہ اگر واقعی مومن بن جائے اور اس کے دل میں ایمان کا نور پیدا ہو جائے تو اس کا ظہور بہترین کردار کی صورت میں ہوگا، اور وہ تمام معاملات میں احسن طریق پر اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے اور دوسروں کے حقوق ادا کرنے والا ہوگا۔ اس کا کردار عبدیت' امانت' صداقت' صبر و شکر' صلہ رحمی' رأفت و رحمت اور حیاء و عہد کی پاسداری کا بہترین نمونہ ہوگا اور یہی حاصل ایمان ہے۔ یہی حالت جس کی وجہ سے آج کل بے دین، مسلمانوں پر حاوی ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کی مدد نہیں فرماتا۔ کیوں کہ انہوں نے وہ فرض چھوڑ دیا ہے جو بحیثیت امتی ان پر عائد ہوتا ہے' جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا:

3- عَنْ حُذَیْفَۃَؓ ابْنِ الْیَمَانِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْھَوُنَّ عَنِ الْمُنْکَرِ اَوْ لَیُوْشِکَنَّ اللّٰہُ اَنْ یَّبْعَثَ عَلَیْکُمْ عِقَابًا مِّنْہُ ثُمَّ تَدْعُوْنَہٗ فَلَا یُسْتَجَابُ لَکُمْ۔ [سنن الترمذی]

''حضرت حذیفہؓ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ (اے مسلمانو!) تم لازماً حکم کرو گے معروف کا اور

لازماً روکو گے منکر سے (اگر تم نے ایسا نہ کیا) تو اللہ تعالیٰ تم پر لازماً عذاب نازل کرے گا اپنی طرف سے اور پھر تم اس کو پکارو گے لیکن وہ تمہاری دعائیں قبول نہیں کرے گا۔''

فائدہ: یہی فریضہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے جس کی بدولت اللہ تعالیٰ نے اس امت کو خیر امت قرار دیا ہے اور اسی کو ذریعہ بنایا ہے۔ معاشرے میں اس دین کے جاری و ساری رہنے کا۔ اسی لئے نبی اکرم ﷺ فرما رہے ہیں کہ یہ عمل اگر امت نے جاری نہ رکھا تو یہ امت اللہ کی نگاہ میں اپنا مقام کھو دے گی اور شدید سزا کی مستحق ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ جس امت کو دین کی ذمہ داری سونپتا ہے اس کی بنیاد پر ان کی دنیا میں مدد بھی فرماتا ہے۔ جب تک امت اس فریضے کو ادا کرتی رہی اور اللہ کے احکامات کو نافذ اور منکرات سے روکتی رہی' اللہ کی رحمت اور نصرت بھی اس امت کو حاصل رہی اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو غالب و سربلند رکھا۔ اب کوئی تین سو سال سے دین مغلوب ہو گیا اور مسلمان ممالک میں منکرات کی ترویج شروع ہو گئی اور اللہ کے احکامات کو پس پشت ڈال دیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے بھی اپنی تائید ختم کر دی۔ اب پوری دنیا میں جو ذلت و رسوائی ہو رہی ہے اس سے چھٹکارا پانے کی کوئی صورت بھی نظر نہیں آتی۔ حالانکہ خانہ کعبہ میں رمضان المبارک کے دوران کتنی لمبی لمبی قنوت نازلہ پڑھی جاتی ہیں۔ وہ دعائیں اسی لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں قبولیت حاصل نہیں کرتیں کہ ہم نے اللہ کے دشمنوں سے دوستی رکھی ہوئی ہے اور برائیوں کو مٹانے کے بجائے ثقافت کے نام پر بے حیائی پھیلا رہے ہیں' سود کو حلال ٹھہرا رکھا ہے اور طاغوت کی حکمرانی قائم کر رکھی ہے اور اپنا فریضہ چھوڑ دیا ہے۔ چنانچہ اس وقت ہم اللہ کے عذاب کی زد میں ہیں۔ جب تک ہم اپنی موجودہ روش کو تبدیل نہیں کریں گے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا نہیں کریں گے' اس وقت تک اللہ کی رحمت و نصرت کے حقدار نہیں بن سکیں گے بلکہ عذابِ الٰہی کے سائے ہمارے سروں پر مسلط رہیں گے۔

4- عَنْ نُعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا یَقُوْلُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ((مَثَلُ الْمُدْھِنِ فِیْ حُدُوْدِ اللّٰہِ وَ الْوَاقِعِ فِیْھَا مَثَلُ قَوْمٍ اِسْتَھَمُوْا سَفِیْنَۃً فَصَارَ بَعْضُھُمْ فِیْ اَسْفَلِھَا وَصَارَ بَعْضُھُمْ فِیْ اَعْلَاھَا فَکَانَ الَّذِیْ فِیْ اَسْفَلِھَا یَمُرُّوْنَ بِالْمَاءِ عَلَی الَّذِیْنَ فِیْ اَعْلَاھَا فَتَاَذَّوْا بِہٖ فَاَخَذَ فَاْسًا فَجَعَلَ یَنْقُرُ اَسْفَلَ السَّفِیْنَۃِ فَاَتَوْہُ فَقَالُوْا مَالَکَ قَالَ تَاَذَّیْتُمْ بِیْ وَلَا بُدَّ

لِيْ مِنَ الْمَاءِ فَاِنْ اَخَذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ اَنْجَوْهُ وَنَجَّوْا اَنْفُسَهُمْ وَاِنْ تَرَكُوْهُ اَهْلَكُوْهُ وَاَهْلَكُوْا اَنْفُسَهُمْ)) [صحیح بخاری]

''نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص کی مثال جو اللہ کی حدود میں کوتاہی کرنے والا اور جو اللہ کی حدود میں ملوث ہونے والا ہے' اس قوم کی مثال ہے جنہوں نے ایک کشتی سواری کے لئے لی۔ کچھ لوگ اس کی پہلی منزل پر ٹھہرے اور کچھ اوپر کی منزل پر چلے گئے۔ جو نیچے والی منزل پر ہیں وہ پانی لانے کے لئے اوپر والی منزل والوں کے درمیان سے گزرتے ہیں تو انہیں تکلیف ہوتی ہے۔ تو نچلی منزل والوں میں سے ایک شخص کلہاڑی پکڑتا ہے اور کشتی کے نچلے حصے میں سوراخ کرنے لگتا ہے۔ اوپر کی منزل والے لوگ آتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ تو ایسا کیوں کرتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ تم تکلیف محسوس کرتے ہو ہماری وجہ سے اور ہمارے لئے پانی کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔ تو اگر وہ اس کا ہاتھ پکڑتے ہیں تو اسے بھی بچالیں گیا ور اپنی جانیں بھی اور اگر اس کے حال پر چھوڑ دیتے ہیں تو اسے بھی ہلاکت میں ڈالیں گے اور اپنی جانیں بھی ہلاکت میں ڈالیں گے۔

فائدہ: انسانوں کی معاشرتی زندگی کے بارے میں کتنی جامع مثال ہے جو رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائی ہے۔ معاشرہ ایک اکائی کی حیثیت سے سنورتا اور بگڑتا ہے۔ اگر کوئی شخص یہ طرز عمل اختیار کر لے کہ کوئی غلط حرکت کرے تو مجھے کیا' میں تو نہیں کر رہا۔ اگر وہ اس برائی کو روکنے کی کوشش نہ کرے اور دوسروں کا معاملہ سمجھ کر لاتعلق ہو جائے تو جان لے کہ کل کو وہ برائی لازماً اس کے ہاں بھی آ جائے گی۔ اس کی اولاد نے بھی اسی معاشرہ میں جینا ہے اس لئے وہ اس برائی کے اثرات سے نہیں بچ پائے گی۔ آج بھی بعض لوگ بے حیائی سے بچنے کے لئے اگر تدبیر کرتے ہیں تو اپنے گھر سے ٹی وی نکال کر برسرعام توڑ دیتے ہیں لیکن بے حیائی کو ختم کرنے کے لئے اجتماعی جدوجہد نہیں کرتے کہ ٹی وی اسٹیشن سے اسے ختم کیا جائے تو ایسے لوگ برائی سے بچ کر نہیں رہ سکتے۔ ان کی اولاد بھی اس معاشرہ سے متاثر ہوتی ہے اور چوری چھپے وہ سب کام کرتی ہے جو وہ اپنے گھر میں نہیں کر سکتی۔ اللہ تعالیٰ نے اس لئے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ اس امت کے ذمے لگایا تھا تاکہ پورا معاشرہ بچا رہے لیکن ہم نے جب سے وہ فرض چھوڑا ہے آہستہ آہستہ برائی کی لپیٹ میں آ رہے

ہیں' لیکن اس کے باوجود مدرسوں اور مسجدوں سے نکل کر بے حیائی کے خلاف تحریک برپا کرنے کی خاطر آگے نہیں بڑھ رہے۔

5- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشِعْبٍ فِيْهِ عَيْنُ مَاءٍ عَذْبٍ فَاَعْجَبَهٗ طِيْبُهٗ فَقَالَ لَوْ اَقَمْتُ فِيْ هٰذَا الشِّعْبِ فَاَعْتَزَلْتُ النَّاسَ وَلَا اَفْعَلُ حَتّٰى اَسْتَاْمِرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((لَا تَفْعَلْ فَاِنَّ مَقَامَ اَحَدِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ صَلَاتِهٖ سِتِّيْنَ عَامًا خَالِيًا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَيُدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ اُغْزُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)) [مسند احمد]

''ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص (صحابی رسول ﷺ) ایک وادی سے گذرے۔ اس میں ایک میٹھے پانی کا چشمہ بھی تھا۔ ان کو اس وادی کی خوشبو بڑی بھائی)بہت بھلی معلوم ہوئی۔ انہوں نے خواہش ظاہر کی کہ کاش میں اس وادی میں بس جاؤں اور لوگوں سے علیحدگی اختیار کر لوں لیکن میں ایسا نہیں کروں گا جب تک آنحضور ﷺ سے اجازت نہ حاصل کر لوں پھر اس نے آپؐ کے سامنے اپنی خواہش کا اظہار کیا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا ایسا مت کرو کیونکہ تم میں سے کسی کا اللہ کی راہ میں (کچھ دیر کے لئے) کھڑے ہونا بہتر ہے ساٹھ سال کی خلوت میں نماز ادا کرنے سے۔ کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں بخش دے اور جنت میں داخل کر دے۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرو، جس نے اونٹنی کے دوھنے کی مقدار اللہ کی راہ میں قتال کیا اس پر جنت واجب ہو جاتی ہے۔''

فائدہ: اللہ کی راہ میں یہ قیام باطل کو مٹانے اور اللہ کے دین کو نافذ کرنے کی جدوجہد کے لئے ہے جس کی ابتداء انسان کے ایمان لانے کے وقت ہی سے شروع ہو جاتی ہے جیسا کہ آپؐ نے فرمایا: حضرت ابوذرؓ کے سوال پر کہ اَیُّ جِهَادٍ اَفْضَلُ؟ قَالَ: اَنْ تُجَاهِدَ نَفْسَكَ وَهَوَاكَ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ [رواه الترمذی و ابن ماجه] ''کون سا جہاد افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ تو اپنے نفس اور خواہش کے خلاف کھڑا ہو جائے' کشمکش کرے اسے اللہ عزوجل کے آگے جھکانے کے لئے

(اوراس کی انتہا ہے اللہ کی راہ میں قتال کے لئے ڈٹ جانا)۔

اس دور میں چونکہ اللہ کے دین کو غالب کرنے اور اللہ کی کبریائی کو نافذ کرنے کی جدوجہد جاری تھی اور اللہ کی راہ میں جہاد فرض تھا اس لئے نبی اکرم ﷺ نے اپنے ساتھی کو اس فرض کی اہمیت جتانے کے لئے موازنہ فرمایا۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ جب دین مغلوب ہو اور باطل کا نظام رائج ہو اس دور میں ہر بندۂ مومن پر یہ فرض ہے کہ اللہ کے دین کو غالب کرنے کے لئے اپنی صلاحیت' اوقات اور مال کو اللہ کی راہ میں لگائے' ایسے زمانے میں غلبہ دین کی جدوجہد سے علیحدگی اختیار کرتے ہوئے اللہ کی تسبیح وتحمید کرنے کی کوئی اہمیت نہیں رہتی اور بے ریاء عبادت بھی اللہ کی نگاہ میں بے وقعت ہو جاتی ہے۔ آج بھی ہمارے بعض مذہبی طبقات نماز، روزہ اور مدرسوں کے لئے چندہ کے سوا کوئی دعوت نہیں دے رہے اور باطل نظام کو ختم کرنے کے لئے جان و مال لگانے کے لئے میدان میں نہیں نکل رہے' اور سمجھ رہے ہیں کہ دین اسلام کے سارے تقاضے پورے کر رہے ہیں' اور بزعم خود تقویٰ کے اعلیٰ مقامات پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ حالانکہ تمام نظام زندگی پر باطل کا غلبہ ہے اور تمام معاملات کے فیصلے اللہ کے احکامات کے خلاف ہو رہے ہیں۔ ہاں' اگر اللہ کا دین غالب ہو اور جہاد کے لئے مطلوبہ تعداد میں مجاہد موجود ہوں تو باقی لوگ درس وتدریس' دعوت دین اور ذاتی عبادات کے لئے خود کو خاص کر سکتے ہیں جیسے خلافت بنوامیہ کے دور میں تابعین اور تبع تابعین نے کیا۔ لیکن جب جہاد جاری ہو اور غلبہ دین یا قیام نظام خلافت کا کام باقی ہو تو پھر ان معاملات کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی جیسا کہ اس فرمان نبویؐ سے ظاہر ہے کسی نے خوب کہا ہے:

؎ باطل کے اقتدار میں تقویٰ کی آرزو
کتنا حسین فریب ہے جو کھا رہے ہیں ہم

6- آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے صراط مستقیم کی مثال بیان فرمائی ہے۔

عَنْ نُعْمَانَؓ بْنِ سَمْعَانَ الْكَلَا بِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ اللهُ مَثَلاً صِرَاطاً مُّسْتَقِيْماً وَ عَلٰى جَنَبَيِ الصِّرَاطِ سُوْرَانِ فِيْهَا اَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ وَ عَلَى الْبَابِ سُتُوْرٌ مُرْخَاةٌ وَ عَلٰى بَابِ الصِّرَاطِ دَاعٍ يَقُوْلُ اَيُّهَا النَّاسُ ادْخُلُو الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ جَمِيْعاً وَلَا تَتَفَرَّقُوْا وَدَاعٍ يَدْعُوْ مِنْ فَوْقِ الصِّرَاطِ فَاِذَا اَرَادَالْاِنْسَانُ اَنْ يَّفْتَحَ شَيْأًمِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ

يَقُوْلُ وَيْلَكَ لَاتَفْتَحْهُ فَاِنَّكَ اِنْ تَفْتَحْهُ تَلِجْهُ فَالصِّرَاطُ اَلْاِسْلَامُ وَالسُّوْرَانِ حُدُوْدُ اللهِ وَلْاَبْوَابُ الْمُفَتَّحَةُ مَحَارِمُ اللهِ وَ ذٰلِكَ الدَّاعِيْ عَلٰى رَأْسِ الصِّرَاطِ كِتَابُ اللهِ وَالدَّاعِيْ مِنْ فَوْقَ الصِّرَاطِ وَاعِظُ اللهِ فِيْ قَلْبِ كُلِّ مُسْلِمٍ۔ [رواه الترمذی والنسائی]

''اللہ تعالیٰ نے صراطِ مستقیم کی مثال اس طرح بیان فرمائی ہے کہ ایک سیدھا راستہ ہے جس کے دونوں طرف دیواریں ہیں ان دیواروں میں کھلے دروازے ہیں۔ اور ان دروازوں پر پردے لٹکے ہوئے ہیں اور راستہ کے سرے پر ایک داعی ہے جو لوگوں کو پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ اے لوگو! سب مل کر سیدھے راستے پر چل پڑو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔ اس کے اوپر ایک اور داعی بیٹھا ہے جو آوازیں دے رہا ہے۔ جب انسان ان دروازوں کو کھولنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ پکار کر کہتا ہے تباہی ہو تم پر دروازہ کھولنے سے باز آ جاؤ کیونکہ دروازہ کھولنے کے بعد لازماً اس میں داخل ہو گے اور پھر آپؐ نے فرمایا راستہ اسلام ہے دائیں بائیں دیواریں حدود اللہ ہیں۔ کھلے دروازے اللہ کی حرام کردہ اشیاء ہیں۔ راستے کے سرے پر موجود داعی اللہ کی کتاب ہے اور اس راستے کے اوپر جو دعوت دینے والا ہے وہ واعظ ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہر بندہ کے دل میں بٹھا رکھا ہے۔''

اس حدیث مبارکہ میں دو چیزیں بہت توجہ کے قابل ہیں۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ جہاں قرآن مجید میں حدود کو بیان کرتے ہیں وہاں تقویٰ کی بہت تاکید ہوتی ہے اور تقویٰ کا اصل مفہوم بھی ان حدود کے قریب جانے سے بچنا ہی ہے اور بہت سی جگہوں پر تو واضح طور پر فرمایا گیا ہے کہ اللہ کی حدود کے قریب مت جاؤ، کیونکہ جو کوئی حدود کے قریب جائے گا تو احتمال ہے کہ حدود اللہ کو پھلانگ جائے گا اور جب انسان حرام چیزوں میں ملوث ہو جاتا ہے تو پھر واپس پلٹنا بہت مشکل ہوتا ہے کہ اس کا نفس سرکشی کا عادی ہو جاتا ہے۔

دوسری بات جو قابل توجہ ہے وہ یہ کہ بندۂ مؤمن کے اندر جو روح ربانی ہے وہ ایمان لانے سے قوی ہوتی ہے اور یہی قوت ہے جو اسے ہر وقت اللہ کی نافرمانی سے بچانے کا ذریعہ بنتی ہے اور یہ بہت

بڑی قوت ہے جو برائی سے روکنے کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر بندۂ مؤمن کو قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھنے کی توفیق دے کہ یہ دونوں داعی اسے فرمانبرداری پر قائم رکھیں!۔

7- عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَؓ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُجَرِّبُ عَلَيْكُمْ بِالْبَلَاءِ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِهٖ كَمَا يُجَرِّبُ اَحَدُكُمْ ذَهَبَهٗ بِالنَّارِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَّخْرُجُ كَالذَّهَبِ لَذَّهَبَةِ الْاِبْرِيْزِ فَذٰلِكَ الَّذِیْ نَجَاهُ اللّٰهُ مِنَ السَّيِّاٰتِ وَ مِنْهُمْ مَنْ يَخْرُجُ كَالذَّهَبِ الْاَسْوَدِ فَذَلِكَ الَّذِیْ قَدْ اُفْتُتِنَّ۔ [رواه الحاكم]

یقیناً اللہ تعالیٰ مصیبتوں سے تمہاری آزمائش کریں گے حالانکہ اسے خوب معلوم ہے جس طرح تم میں سے کوئی سونے کو آگ پر تپا کر آزماتا ہے تو تم میں سے کچھ تو خالص سونے کی طرح نکلیں گے یہ لوگ ہوں گے جن کو اللہ تعالیٰ نے گناہوں سے بچایا ہے اور کچھ لوگ ایسے نکلیں گے جیسے کالا سونا (وہ سونا جس کے ساتھ گند ملا ہوا ہو) یہ وہ لوگ ہوں گے جو فتنوں میں پڑ گئے ہوں گے۔''

ان آزمائشوں میں جو اللہ تعالیٰ نے ذرائع رکھے ہیں وہ ہمیشہ ملحوظ رہنے چاہئیں۔

دنیا میں مؤمنوں پر جو آزمائش آتی ہیں وہ ضروری نہیں ہے کہ کسی کوتاہی یا نافرمانی ہی کی وجہ سے ہوں بلکہ فرمایا جارہا ہے کہ بعض دفعہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو آزمائش سے اس لئے گزارتے ہیں کہ ان کی استقامت کی پرکھ ہوجائے اور اس کے ذریعے کھوٹے کھرے کی پہچان ہوجائے۔ دوسرے ان آزمائشوں کے ذریعے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے گناہوں کو اس دنیا ہی میں دھو دینا چاہتے ہیں تاکہ آخرت میں وہ عذاب سے بچ جائیں۔ پھر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ امتحان اُسی کا لیا جاتا ہے جو واقعی امتحان دینے کے قابل ہوتا ہے کہ اسے اگلے درجے میں ترقی دی جائے اور اگر امتحان نہ ہوتو درجات کی بلندی بھی نصیب نہیں ہوتی۔ لیکن وہ لوگ جن کے دلوں میں کھوٹ ہوتی ہے وہ ان آزمائشوں کے وقت گھبرا کر ثابت قدم نہیں رہتے اور یہ آزمائشیں ان کی محرومی کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔ یہ ان کے لئے ہوتا ہے جو کنارے کنارے رہ کر اللہ کی بندگی کرنے والے ہوتے ہیں، وہ آسائشوں میں تو

مطمئن ہوتے ہیں لیکن ذرا آنچ آئے تو پھسل جاتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو دنیا و آخرت کا خسارہ پالیتے ہیں۔ بندۂ مومن کو ثابت قدم رکھنے والا اس کا یہ یقین ہوتا ہے کہ جو کچھ بھی وارد ہورہا ہے وہ میرے مالک کے اذن سے ہے، اور میرا مالک اگر ابتلاء ہی چاہتا ہے تو مجھے تو اس کی خوشنودی مطلوب ہے اور پھر وہی تو ہے جو اس آزمائش سے نکالنے والا ہے۔ اس کا تو حال یہ ہونا چاہئے ؎

رضائے حق پہ راضی رہ یہ حرفِ آرزو کیسا!
خدا خالق، خدا مالک، خدا کا حکم، تو کیسا؟

فرائض اور نوافل کا معاملہ اس نسبت و تناسب سے سامنے رہے اور فرائض کی اہمیت کبھی کم نہ ہونے پائے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں یہی محبوب ترین عمل ہیں اور نوافل اصل میں سونے پر سہاگہ ہیں جیسے حدیث قدسی میں ہے۔

8- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ عَادٰلِیْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَمَا يَزَالُ عَبْدِیْ يَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى اُحِبَّهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ يَسْمَعُ بِهٖ وَ بَصَرَهُ الَّذِیْ يُبْصِرُ بِهٖ وَيَدَهُ الَّتِیْ يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِیْ يَمْشِیْ بِهَا وَاِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِيَنَّهٗ وَاِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِيْذَنَّهٗ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُهٗ تَرَدُّدِیْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَ اَنَا اَكْرَهُ مَسَاءَتَهٗ [اخرجه البخاری]

''جس نے میرے دوست کے ساتھ دشمنی کی اس کو میری طرف سے اعلانِ جنگ ہے۔ جن اعمال کے ذریعہ میرا بندہ میرا قرب حاصل کرتا ہے ان اعمال میں مجھے سب سے زیادہ محبوب فرائض ہیں اور میرا بندہ مسلسل نوافل پڑھ کر میرا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا

ہے اور اگر وہ مجھ سے کوئی چیز مانگے تو لازماً دے دیتا ہوں اور اگر مجھ سے پناہ مانگے تو ضرور پناہ دیتا ہوں اور کسی چیز کے متعلق جس کو میں کرنے والا ہوں مجھے ایسا تردد نہیں ہوتا جس طرح کا تردد مجھے اس بندہ مومن کی جان لیتے وقت ہوتا ہے جو موت کو ناپسند کرتا ہے اور میں موت کو اس کے برا سمجھنے کو ناپسند کرتا ہوں۔''

اللہ اللہ کیسی شان ہے بندۂ مومن کی کہ جب وہ اللہ کا بندہ بن جاتا ہے تو اللہ اس کا نگہبان بن جاتا ہے کہ اس کے ساتھ کسی کی دشمنی برداشت نہیں کرتا اور اللہ کا بندہ بننے کی کلید اللہ تعالیٰ نے خود بیان فرمادی ہے اور وہ اس کے عائد کردہ فرائض کی ادائیگی ہے۔ جونہی کوئی انسان اللہ کی پابندیوں کو قبول کرلیتا ہے اور مالک کا مطیع وفرماں بردار بن جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا دوست بن جاتا ہے اور پھر اس دوستی میں مزید گہرائی حاصل ہوجاتی ہے اگر بندۂ تمام معاملات میں فرائض سے بڑھ کر مباح کے دائرے میں بھی اپنا اختیار چھوڑ کر اللہ ہی کا ہوجائے اور اپنا بیشتر وقت، صلاحیت، وسائل اللہ کے دین کے لئے لگائے اور زبانی، بدنی اور مالی عبادات میں مشغول بھی رہے تو پھر تو کیفیت واقعی وہی بن گئی کہ اس کا جینا، مرنا اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہوگیا تو پھر اس کے کان، آنکھ، ہاتھ اور پاؤں جو بھی کرتے ہیں گویا اللہ کی منشاء کے مطابق ہونے کے ناطے اللہ ہی کی طرف منسوب ہوجاتے ہیں۔ جیسے جنگ بدر کے موقعہ پر جب اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھی اپنی جانیں بھی اللہ کی راہ میں پیش کرنے پر آ گئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمادیا کہ جو کچھ تم نے کیا ہے وہ گویا میرا ہی کیا ہوا ہے۔ اے مومنو! تم نے مشرکین کو قتل نہیں کیا، یہ تو میں نے کیا اور اے محبوبؐ آپ نے ریت کی مٹھی نہیں پھینکی، وہ تو میں نے ہی پھینکی تھی۔ گویا مومن کا ہاتھ ہے اللہ کا ہاتھ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی پوری زندگی میں اپنا مطیع وفرمانبردار بن کر زندگی گزارنے والا بنادے۔ آمین!

9- عَنْ اَبِیْ مُوْسیَ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا بَقَاءُکُمْ فِیْمَا سَلَفَ مِنَ الْاُمَمِ کَمَا بَیْنَ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ اِلٰی غُرُوْبِ الشَّمْسِ۔ اُوْتِیَ اَھْلُ التَّوْرَاۃِ التَّوْرَاۃَ فَعَمِلُوْا بِھَا حَتّٰی اِذَا اسْتَنْصَفَ النَّھَارَ عَجَزُوْا فَاُعْطُوْا قِیْرَاطاً قِیْرَاطاً ثُمَّ اُوْتِیَ اَھْلُ

الْاِنْجِیْلِ الْاِنْجِیْلَ فَعَمِلُوا اِلٰی صَلٰوۃِ الْعَصْرِ فَاُعْطُوْا قِیْرَاطاً قِیْرَاطاً ثُمَّ اُوْتِیْنَا الْقُرْاٰنَ فَعَمِلْنَا اِلٰی غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَاُعْطِیْنَا قِرَاطَیْنِ قِرَاطَیْنِ فَقَالَ اَھْلُ الْکِتَابَیْنِ اَعْطَیْتَ ھٰؤُلَاءِ قِرَاطَیْنِ قِرَاطَیْنِ وَ اُعْطِیْنَا قِیْرَاطاً قِیْرَاطاً وَ نَحْنُ کُنَّا اَکْثَرَ اَعْمَالاً قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ ھَلْ ظَلَمْتُکُمْ مِنْ اَجْرِکُمْ مِنْ شَیْءٍ قَالُوْلَا فَقَالَ ھُوَ فَضْلِیْ اُوْتِیْہِ مَنْ اَشَاءُ

[اخرجہ البخاری]

''سابقہ اُمتوں اور تمہاری اُمت کے درمیان نسبت وتناسب یہ ہے جیسے عصر سے لے کر مغرب تک۔ اھل توراۃ کو توراۃ عطا ہوئی اور انہوں نے اس پر عمل کیا یہاں تک کہ نصف النہار پر آ کر وہ عاجز ہوگئے۔ لہٰذا ان کا اجر ایک قیراط ٹھہرا۔ پھر اہلِ انجیل کو انجیل دی گئی انہوں نے اس پر عصر کی نماز تک عمل کیا۔ ان کو بھی قیراط اجر دیا گیا پھر امت محمدیہؐ کی باری آئی اور انہیں قرآن عطا کیا گیا اس نے غروب آفتاب تک کام کیا ان کو دو قیراط اجر دیا گیا۔ یہ دیکھ کر اہلِ توراۃ وانجیل نے کہا اے اللہ ہمیں ایک ایک قیراط اور ان کو دو قیراط اجر دیا گیا ہے جب کہ عمل ہم نے زیادہ کیا ہے۔ اللہ عزوجل فرمائیں گے یہ میرا فضل ہے جسے چاہتا ہوں عطا کرتا ہوں۔''

یہ فضل حاصل کرنے کے لئے امتیوں کو وہ کام بھی جاری رکھنا پڑے گا جس کی وجہ سے اللہ نے یہ فضیلت عطا کی ہے اور وہ ہے جہاد فی سبیل اللہ جو نفس سے شروع ہوکر قتال تک ہوگا۔ ایک صحابیؓ کو جس کے بارے میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

10- عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ یَا مَعْشَرَ الْمُھَاجِرِیْنَ خَمْسٌ اِذَا ابْتُلِیْتُمْ وَ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اَنْ تُدْرِکُوْھُنَّ۔ لَمْ تَظْھَرِ الْفَاحِشَۃُ فِیْ قَوْمٍ قَطُّ حَتّٰی یُعْلِنُوْا بِھَا اِلَّا اُفْشَا فِیْھِمُ الطَّاعُوْنُ وَالْاَوْجَاعُ الَّتِیْ لَمْ تَکُنْ مَضَتْ فِیْ اَسْلَافِھِمُ الَّذِیْنَ مَضَوْا وَ لَمْ یَنْقُصُوا الْمِکْیَالَ وَالْمِیْزَانَ اِلَّا اُخِذُوْا بِالسِّنِیْنَ وَشِدَّۃِ الْمُؤْنَۃِ وَ جَوْرِ السُّلْطَانِ عَلَیْھِمْ۔ وَلَمْ یَمْنَعُوْا زَکٰوۃَ اَمْوَالِھِمْ اِلَّا مُنِعُوا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ وَلَوْ لَا بَھَائِمُ لَمْ یُمْطَرُوْا وَلَمْ یَنْقُضُوْا عَھْدَ اللّٰہِ وَعَھْدَ رَسُوْلِہٖ اِلَّا سَلَّطَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ عَدُوًّا مِنْ غَیْرِھِمْ فَاَخَذُوْا بَعْضَ مَا فِیْ اَیْدِیْھِمْ

وَمَالَمْ تَحْكُمْ اَئِمَّتِهِمْ بِكِتَابِ اللهِ وَيَتَخَيَّرُوْا مِمَّا اَنْزَلَ اِلَّا جَعَلَ اللهُ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ۔

[رواه ابن ماجه و الحاكم و قال صحيح الاسناد]

''حضورؐ نے مہاجرین سے فرمایا اے جماعت مہاجرین پانچ گناہ ایسے ہیں اگر تم ان میں مبتلا ہوگئے اور میں پناہ مانگتا ہوں کہ تم اس میں مبتلا ہو۔ اگر کوئی قوم بے حیائی میں مبتلا ہو کر کھلم کھلا اس کا ارتکاب کرنے لگے تو اس قوم میں طاعون اور وہ بیماریاں پھیل جاتی ہیں جن کا نام ماضی میں نہ سنا گیا ہو۔ اگر ناپ تول میں کمی کرنے لگے تو شدید قحط پڑ جاتا ہے اور جابر بادشاہ ان پر مسلط کر دیا جاتا ہے اور اگر کوئی قوم زکوۃ دینا چھوڑ دے تو وہ باران رحمت سے محروم کر دی جاتی ہے اور اگر چوپائے نہ ہوں تو بارش بالکل نہ ہو اور جب کوئی قوم اللہ اور اس کے رسول کے عہد کو توڑ دے تو اللہ تعالیٰ ان پر دشمن کو مسلط کر دیتے ہیں جو مال و دولت ان سے چھین لیتے ہیں اور اگر کسی قوم کے امام کتاب اللہ پر فیصلہ کرنا چھوڑ دیں اور احکامات میں اپنی مرضی کے احکامات پر عمل کرنا شروع کر دیں تو اللہ تعالیٰ ان کو خانہ جنگی میں مبتلا کر دیتا ہے۔''

11- عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْاِسْرَئِيْلَ فِيْ الْمَعَاصِيْ نَهَتْهُمْ عُلَمَاءُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوْا فَجَالِسُوْهُمْ فِيْ مَجَالِسِهِمْ وَاٰكَلُوْهُمْ وَشَارَبُوْهُمْ فَضَرَبَ اللهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ وَلَعَنَهُمْ عَلٰى لِسَانَ دَاوٗدَ وَ عِيْسٰى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْ وَ كَانُوْ يَعْتَدُوْنَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ لله صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ كَانَ مُتَّكِئاً فَقَالَ لاَ وَ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ حَتّٰى تَاْطِرُوْهُمْ عَلَى الْحَقِّ اَطْراً وَلَتَقْصُرُنَّهُمْ عَلَى الْحَقِّ قَصْراً اَوْ لَيَضْرِبَنَّ اللهُ بِقُلُوْبِ بَعْضِكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ثُمَّ لَيَلْعَنُكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ۔ [رواه الترمذی]

''حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بنی اسرائیل گناہوں میں ملوث ہوگئے تو ان کے علماء نے ان کو روکا لیکن وہ باز نہ آئے اور (اس کے باوجود) انہوں نے ان کی ہم نشینی اور باہم کھانا پینا جاری رکھا تو اللہ نے ان کے دل باہم مشابہ کر دیئے اور پھر ان پر لعنت فرمائی حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی زبانی اور یہ اس لئے کہ انہوں نے نافرمانی کی روش اختیار کی اور وہ حدود سے آگے بڑھ جاتے تھے اس

کے بعد حضور بیٹھ گئے حالانکہ آپؐ ٹیک لگائے ہوئے تھے اور فرمایا نہیں، اس ہستی کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جب تک تم ان کو حق کی جانب موڑ نہ دو گے اور ان کو اس پر قائم نہ رکھو گے یا پھر اللہ تمہارے دل بھی ایک دوسرے کی مانند کر دیں گے اور تم پر بھی لعنت فرمائیں گے جیسی ان پر کی۔''

12- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَنِ الْمُفْلِسُ قَالُوْا الْمُفْلِسُ فِيْنَا يَا رَسُوْ لَ اللهِ مَنْ لاَ دِرْهَمَ لَهٗ وَلاَ مَتَاعٌ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُفْلِسُ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ يَّاْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلاَتِهٖ وَصِيَامِهٖ وَ زَكَاتِهٖ وَ يَاْتِيْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَ قَذَفَ هٰذَا وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَيُقْتَصُّ هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَ هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَاِنْ فُنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ يُّقْتَصَّ مَا عَلَيْهِ مِنْ خَطَايَ اُخِذَ مِنْ خَطَائِهِمْ فَطُرِحَ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ))[رواه الترمذی]

''حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ اے صحابہ بتاؤ تو مفلس کون ہوتا ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی ہم میں مفلس وہ کہلاتا ہے جس کے پاس نہ روپیہ پیسہ ہو اور نہ ہی سامان زندگی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کا مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن اپنی نمازوں، روزوں اور زکوۃ کے ساتھ آئے گا لیکن کسی کو گالی دی ہوگی، کسی پر بہتان باندھا ہوگا۔ کسی کا مال کھایا ہوگا، کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو ایذا پہنچائی ہوگی، مارا پیٹا ہوگا۔ عدالت لگے گی اور اس کی نیکیوں میں سے یہ حصہ کسی کو دے دیا جائے گا اور یہ حصہ کسی کو ان میں سے جن پر ظلم کیا ہوگا پھر اگر اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی اس سے پہلے کہ جو ظلم کیا ہوگا اس کا بدلہ چکایا جا سکے تو دوسروں کی برائیوں میں سے لے کر اس پر لاد دی جائیں گی اور پھر اسے جہنم میں دھکیل دیا جائے گا۔''

13- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ يَعْدِلُ الْجِهَادَ قَالَ لاَ اَجِدُهٗ قَالَ تَسْتَطِيْعُ اِذْ خَرَجَ الْمُجَاهِدُ اَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُوْ مَ وَلاَ تَفْتُرَ وَتَصُوْمَ وَلاَ تُفْطِرَ قَالَ وَ مَنْ يَّسْطِيْعُ ذٰلِكَ)) [اخرجه البخاری و مسلم، الترمذی و النسائی وامام احمد)

''آپؐ کے پاس ایک صحابی آیا اور عرض کی کہ مجھے ایسا عمل بتا دیجئے جو جہاد کے برابر ہو (یعنی اس کا بدل بن سکے) اس پر آنحضورؐ نے فرمایا میں ایسا کوئی عمل نہیں پاتا۔ پھر آپؐ نے فرمایا کیا تو طاقت رکھتا ہے کہ جب مجاہد جہاد کے لئے نکلے تو مسجد میں داخل ہو جائے اور قیام کی حالت میں رہے اور اس میں وقفہ نہ کرے اور تو روزہ رکھے اور افطار نہ کرے۔ اس آدمی نے کہا اس کی کون استطاعت رکھتا ہے۔'' اس جہاد کو چھوڑنے کی وجہ سے امت مسلمہ میں پستی آئی اور وہ سب آزمائشیں ان پر آ گئیں جن سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین کو آگاہ کیا تھا۔''

14- عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَاھِدُوالْمُشْرِکِیْنَ بِاَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ وَ اَلْسِنَتِکُمْ)) [رواہ احمد والنسائی و ابو داؤد]

''حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرکین سے اپنے مال و جان اور زبانوں سے جہاد کرو۔''

جہاد میں پہلا درجہ تو دل میں برائی کی نفرت پیدا کرنا ہوتا ہے لیکن جیسے جیسے کسی بندۂ مومن کو استطاعت ہو اس سے آگے بڑھ کر زبان سے برائی پر تنقید کرنا لازم ہے اور پھر قوت مہیا کر کے برائی کو مٹانا لازم ہے۔

15- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عَیْنَانِ لَا تَمَسُّھُمَا النَّارُ عَیْنٌ بَکَتْ مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَ عَیْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہ))

[اخرجہ الترمذی]

''حضرت عبداللہ بن عباس بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دو قسم کی آنکھوں کو آگ نہیں چھوئے گی۔ ایک وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے روئی ہو اور ایک وہ آنکھ جس نے اللہ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے رات گزاری ہو۔''

16- عَنْ اَبِیْ دَرْدَاءٍ اِنَّہٗ کَانَ یَقِفُ حَیْنَ یَنْتَھِیْ اِلَی الدَّرْبِ فِی مُمَرِّ النَّاسِ اِلَی الْجِھَادِ فَیُنَادِیْ نِدَاءً یَسْمَعُ النَّاسُ یَاَیُّھَاالنَّاسُ مَنْ کَانَ عَلَیْہِ دَیْنٌ وَیَظُنُّ اَنْ اُصِیْبَ فِیْ وَجْھِہٖ ھٰذَا لَمْ

یَدَعْ لَہٗ وَفَاءً فَلْیَرْجِعْ وَ لَا یَتَغَنّٰی فَاِنَّہٗ لَا یَعُوْدُ کِفَافًا۔ [اخرجہ رزین]

''حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ جب لوگ جہاد کی غرض سے باہر نکلتے تھے تو وہ عین اسی راستے پر کھڑے ہو جاتے تھے جو عام طور پر لوگوں کی گزرگاہ ہوتی اور با آواز بلند کہ جس کو سب لوگ سن لیں یہ کہہ دیا کرتے تھے کہ اے لوگو جس شخص کے ذمہ کچھ قرض ہو اور وہ خیال کرتا ہو کہ وہ اس جہاد میں شہید ہو جائے گا اور اس نے اس قدر جائیداد نہ چھوڑی ہو جو اس کے قرضہ کے ادا کرنے کے لئے کافی ہو تو وہ واپس چلا جائے۔ اور اس کو قرضہ سے بے پرواہ نہ ہونا چاہئے۔ اس لئے کہ وہ ایسی حالت میں واپس نہیں آئے گا جو ادائے قرضہ کے لئے کافی ہو سکے۔''

ح 17- عَنْ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ یَاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّکُمْ تَقْرَؤُنَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ لَا یَضُرُّ کُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اھْتَدَیْتُمْ وَاِنِّی سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ یَاْخُذُوْا عَلٰی یَدَیْہِ اَوْشَکَ اَنْ یَّعَمَّھُمُ اللّٰہُ بِعِقَابٍ مِّنْہُ))[رواہ ابو داؤد والترمذی والنسائی]

''حضرت ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا اے لوگو تم یہ آیت پڑھتے ہو کہ اے ایمان والو تم اپنے آپ کا خیال رکھو تمہیں لوگ ضرر نہیں پہنچا سکتے جو گمراہ ہو گئے جب تم ہدایت پر رہو گے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ جب لوگ ظالم کو دیکھیں اور اس کے ہاتھ نہ پکڑیں تو قریب ہے کہ عذاب خداوندی ان سب کو اپنے لپیٹ میں لے لے۔'' (ابوداؤد ترمذی نسائی)

18- عَنْ اَبِی زَیْدٍ اُسَامَۃَ ابْنِ زَیْدِبْنِ حَارِثَۃَ رَضِیَ اللّٰہ عَنْھُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلّمَ یَقُوْلُ یُؤْتٰی بِالرَّجُلِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَیُلْقٰی فِی النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُ بَطْنِہٖ فَیَدُوْرُبِھَا کَمَا الْحِمَارُ فِی الرَّحَا فَیَجْتَمِعُ اِلَیْہِ اَھْلُ النَّارِ فَیَقُوْلُوْنَ یَافُلَانُ مَالَکَ اَلَمْ تَکُنْ تَاْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھٰی عَنِ الْمُنْکَرِ فَیَقُوْلُ بَلٰی کُنْتُ اٰمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اٰتِیْہِ وَاَنْھٰی عَنِ الْمُنْکَرِ وَاٰتِیْہِ)) [متفق علیہ]

''حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے قیامت کے دن ایک آدمی کو دوزخ میں ڈالا جائے گا تو اس کے پیٹ کی آنتیں باہر نکل پڑیں گی وہ آنتوں کو لے کر یوں گھومے گا جیسا کہ گدھا چکی کے گرد گھومتا ہے۔ چنانچہ دوزخی اسکے پاس جمع ہوکر کہیں گے اے فلاں تیرا حال ایسا کیوں ہے کیا تو نیک کاموں کا حکم نہیں دیا کرتا تھا اور بُرے کاموں سے روکتا نہیں تھا۔ وہ کہے گا ہاں میں نیک کاموں کی تلقین کرتا تھا لیکن خود نیک کام نہیں کرتا تھا اور بُرے کاموں سے روکتا تھا لیکن خود ان کا مرتکب ہوتا تھا'' (بخاری و مسلم)

19- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَظَمَتْ اُمَّتِیْ الدُّنْیَا نَزَعَتْ فِیْهَا هَیْبَةُ الْاِسْلَامِ وَ اِذَا تَرَکَتْ اَلْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَّهْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ حُرِّمَتْ بَرَکَةُ الْوَحْیِ وَ اِذَ تَسَابَتْ اُمَّتِیْ سَقَطَتْ مِنْ عَیْنِ اللهِ۔)) [رواہ الترمذی]

''حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میری امت دنیا کی قدر بڑھالے گی تو اس سے اسلام کی مصیبت چھین لی جائے گی اور جب امت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑے دے گی تو وحی کی برکت سے محروم ہوجائے گی اور جب امت آپس میں ایک دوسرے کو بُرا بھلا کہنا شروع کردے گی تو اللہ تعالیٰ کی نگاہ سے گر جائے گی۔''

افسوس آج اُمت کا یہی حال ہے کہ دنیا کی عظمت اتنی ہوگئی ہے کہ یہی اصل زندگی بن گئی ہے اور اس کی آسائشیں حاصل کرنے اور مغرب کی تقلید میں ترقی یافتہ ہونے کی دھن سوار ہے اس کی وجہ سے دنیا کی نظروں میں ذلیل ہوگئی ہے اور اب تو مسلم امت کو بھکاری کا درجہ ملا ہوا ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر تو دور کی بات ہے اب تو امر بالمنکر اور نہی عن المعروف کی نوبت آ گئی ہے تو وحی کی برکات کہاں سے حاصل ہوں۔ اب تو ہم بے حیائی، فحاشی اور لہو ولعب میں دوسروں سے آگے بڑھنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں آج ہم تمام امتوں سے ایک دوسرے کو بُرا بھلا کہنے کی مسابقت میں بازی جیت گئے ہیں کہ ایک دوسرے کو بُرا بھلا ہی نہیں کہتے بلکہ کفر تک پہنچانے سے کم پر راضی ہی

نہیں ہوتے اور پھر بھی ڈھیٹ اتنے ہیں کہ ملی یک جہتی کونسل بھی بنا رکھی ہے (تحسبهم جميعا و قلوبهم شتى) باہم مل بیٹھتے ہیں لیکن دلوں میں کدورتیں بھری ہوئی ہیں اور ایک دوسرے کو قتل کرنے سے بھی نہیں چوکتے۔ حالانکہ کسی مسلمان کا قتل خود جہنم کی وعید لئے ہوئے ہے۔ کاش آج مختلف مسالک اور تحریکوں کے سربراہ ہوش کے ناخن لیں اور اپنے آپ کو ان محرومیوں سے نکالنے کی صدق دل سے کوشش کرنے والے بن جائیں۔

20- عَنْ أَبِیْ عَبْدِ اللهِ مَوْلٰی رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ دِیْنَارٍ یُنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِیْنَارٌ یُنْفِقُهُ عَلٰی عِیَالِهٖ وَدِیْنَارٌ یُنْفِقُهُ عَلٰی دَابَّتِهٖ عَلٰی سَبِیْلِ اللهِ وَدِیْنَارٌ یُنْفِقُهُ عَلٰی اَصْحَابِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ۔)) [رواہ مسلم]

''حضرت ابوعبداللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل دینار وہ ہے جس کو انسان اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے اور وہ دینار بھی جس کو اللہ کے راستہ میں اپنے چار پائے پر صرف کرتا ہے اور وہ دینار بھی جس کو فی سبیل اللہ اپنے ساتھیوں پر خرچ کرتا ہے۔'' (مسلم)

نظام خلافت اور اس کی پیش گوئیاں

1- عَنْ نُعْمَانَؓ ابْنِ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكُوْنُ النُّبُوَّةُ فِيْكُمْ مَاشَاءَ اللهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللهُ اِذَا شَاءَ اَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ فَتَكُوْنُ مَاشَاءَ اللهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اِذَا شَاءَ اَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكاً عَاضاً فَيَكُوْنُ مَاشَاءَ اللهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اِذَا شَاءَ اَنْ يَّرْفَعُهَا ثُمَّ تَكُوْنَ مُلْكًا جَبْرِيًّا فَتَكُوْنُ مَاشَاءَ اللهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اِذَا شَاءَ اَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ ثُمَّ سَكَتَ۔ [رواہ احمدؒ]

نعمان بن بشیرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اے مسلمانو!) نبوت تمہارے درمیان رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ (یعنی آنحضورؐ نے اپنی ذات اقدس کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب تک چاہیں سلسلہ وحی ربانی جاری رہے گا اور میں تمہارے درمیان رہوں گا پھر اللہ تعالیٰ نبوت کی تکمیل فرما کر مجھے اس دنیا سے اٹھالے گا)۔ پھر خلافت کا دور آئے گا جو نبوت کے طریق پر ہی ہوگا (یعنی نبوت کے مشن کو جاری وساری رکھے گا)۔ پھر یہ دور بھی اس وقت تک رہے گا جب تک اللہ چاہے گا، پھر اسے اٹھالے گا۔ پھر تمہارے اوپر ایسے بادشاہ ہوں گے جو بڑے کاٹ دار ہوں گے۔ یعنی تم سے اپنے حقوق تو لیں گے لیکن تم پر زیادتیاں کریں گے جیسے کہ آنحضورؐ نے اپنے دوسرے فرمان میں فرمایا

2- عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّؐ "خِيَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَ يُحِبُّوْنَكُمْ وَ يُصَلُّوْنَ عَلَيْكُمْ وَ تُصَلُّوْنَ عَلَيْهِمْ وَشِرَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُبْغِضُوْنَهُمْ وَ يُبْغِضُوْنَكُمْ وَتَلْعَنُوْنَهُمْ وَ يَلْعَنُوْنَكُمْ۔ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَفَلَا نُنَابِذُهُمْ بِالسَّيْفِ؟ فَقَالَ لَا مَا اَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلٰوةَ وَ اِذَا رَاَيْتُمْ مِنْ وُلَاتِكُمْ شَيْئاً تَكْرَهُوْنَهٗ فَاكْرَهُوْا عَمَلَهٗ وَلَا تَنْزِعُوْا يَداً مِنْ طَاعَتِهٖ

[رواہ مسلم]

"حضرت عوف بن مالک سے روایت ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا تمہارے بہترین حاکم وہ ہیں جن سے تم محبت کرو اور وہ تم سے محبت کریں، تم ان کے لئے رحمت کی دعائیں کرو اور وہ تمہارے لئے رحمت مانگیں اور تمہارے بدترین حاکم وہ ہیں جن سے تم بغض رکھو اور وہ تم سے دشمنی وعناد رکھیں، تم ان پر لعنت بھیجو اور وہ تم پر لعنت وارد کریں۔ پوچھا گیا اے اللہ کے رسولؐ اس پر ہم ان کو تلوار کے ذریعہ اتار نہ پھینکیں؟ یعنی ان کے خلاف بغاوت نہ کردیں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں۔ جب تک وہ تمہارے درمیان نماز کا نظام قائم رکھیں (یعنی دین اسلام کا نظام قائم رکھیں) اور جب تم اپنے والیوں میں کوئی ایسی چیز دیکھو جو تمہیں ناپسند ہو تو ان کے عمل سے کراہت ظاہر کرو لیکن اطاعت سے ہاتھ نہ کھینچو۔" (یہی وجہ ہے کہ جب تک اسلام کا نظام قائم رہا اگرچہ شخصی طور پر حکمرانوں میں بہت سے ناپسندیدہ اعمال موجود تھے مجدد دین اسلام اور مصلحین امت اسی نظام کے تحت اصلاح کا کام کرتے رہے)۔

پھر اللہ تعالیٰ اس دور کو بھی اٹھالے گا جب چاہے گا۔ اس کے بعد تم پر زبردستی حاکم مسلط ہوجائیں گے۔ (بیرونی حاکم آکر تم پر حکومت کریں گے اور ایسا نقشہ ہوگا جیسے آپؐ نے فرمایا "ایک وقت آئے گا جب دنیا کی اقوام تم پر ایک دوسرے کو ایسے دعوت دیں گی جیسے کوئی میزبان کھانا چن کر مہمانوں کو دعوت دیتا ہے کہ آؤ تناول فرمالو! پوچھا گیا آنحضورؐ کیا ہم اس وقت اتنے تھوڑے ہوں گے؟ آپؐ نے فرمایا بلکہ اس دن تم بہت زیادہ ہوگے لیکن تمہارے اندر وہن کی بیماری پیدا ہوجائے گی۔ جب سوال کیا گیا کہ وہن کیا ہے؟ تو نبی اکرمؐ نے فرمایا دنیا کی محبت اور موت سے فرار") پھر اللہ تعالیٰ اس دور کو بھی اٹھالے گا جب چاہے گا اور پھر خلافت کا دور آئے گا جو نبوت ہی کے طریق پر ہوگا۔ اس کے بعد آپ نے خاموشی اختیار فرمائی۔

3- عَنْ ثَوْبَانَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللهَ زَوٰى (اَیْ جَمَعَ وَضَمَّ) لِیَ الْاَرْضَ فَرَاَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَ اِنَّ اُمَّتِیْ سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَازُوِیَ لِیْ مِنْهَا [رَوَاہ مُسلمٌ وَ اَبُوْ دَاؤدُ]

حضرت ثوبانؓ راوی ہیں کہ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین کو لپیٹ دیا یعنی اکٹھی کر دیا۔ پس میں نے اس کے تمام مشرق ومغرب دیکھ لئے اور میری امت کی حکومت وہاں تک پہنچ کر رہے گی جو میرے لئے لپیٹی گئی۔

4- عَنِ الْمِقْدَادَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَايَبْقٰى عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ كَلِمَةَ الْاِسْلَامِ بِعِزِّ عَزِيْزٍ اَوْذُلِّ ذَلِيْلٍ۔ اِمَّايُعِزُّهُمُ اللّٰهُ فَيَجْعَلَهُمْ مِنْ اَهْلِهَا اَوْيُذِلُّهُمْ فَيَدِيْنُوْنَ لَهَا قُلْتُ فَيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ۔

[رَوَاهُ اَحْمَدُ بِسَنَدٍ صَحِيْحٍ]

حضرت مقدادؓ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ روئے زمین پر نہ کوئی اینٹ گارے کا بنا ہوا گھر رہ جائے گا اور نہ اونٹ کے بالوں کا بنا ہوا خیمہ جس میں اللہ کلمہ اسلام کو داخل نہ کر دے خواہ کسی سعادت مند کو عزت دے کر اور خواہ کسی بد بخت کی مغلوبیت کے ذریعے یعنی یا تو اللہ تعالیٰ لوگوں کو (اسلام کی بدولت) عزت عطا فرمادے گا اور انہیں کلمہ اسلام کا قائل وحامل بنادے گا یا (حالت کفر پر برقرار رہنے کی صورت میں) انہیں مغلوب فرما دے گا اور وہ اس کے تابع اور محکوم بن کر رہیں گے۔ حضرت مقدادؓ فرماتے ہیں کہ اس پر میں نے (دل میں) کہا پھر تو واقعۃً دین کل کا کل اللہ ہی کے لئے ہوجائے گا۔

مَااسْتِخْلَافُ بَنِیْ آدَمَ فِی الْاَرْضِ – اِنَّ اللّٰهَ شَارِعٌ وَآدَمَ نَائِبٌ لِيَعْمَلْ كَمَا شَرَعَ اللّٰهُ لَهُ الدِّيْنَ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا۔ وَاُمَّةٌ مُسْلِمَةٌ فَرِيْضَتُهَا اَنْ يَّعْمَلَ كَمَا شَرَعَ لَهَاالدِّيْنَ مِنْ نَبِيِّهِمْ وَاِنَّهٗ نِيَابَتَهٗ عَنْ صَاحِبِ الشَّرِيْعَةَ فِیْ حِفْظِ الدِّيْنِ وَسِيَاسَةِ الدُّنْيَا تُسَمّٰى خِلَافَةٌ وَاِمَامَةٌ وَالْقَائِمُ بِهٖ خَلِيْفَةٌ وَ اِمَامٌ۔

اِسْتِخْلَافُ لِكُلِّ بَنِیْ آدَمَ فِیْ مَايَسْتَخْلِفُ اللّٰهُ لَهٗ فِی الدُّنْيَا مَا يَخْرُجُ مِنَ الْاَرْضِ وَمَا عَلَيْهَا بِاَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ لَهُمْ مَا فِیْ الْاَرْضِ جَمِيْعاً وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى اٰمِنُوا بِااللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا

مِمَّا جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ مِنَ الْجِسْمِ وَالصَّفَاةِ وَالْوَسَائِلِ وَالْوَقْتِ۔

خِلَافَةُ الْاُمَّةِ فِیْ مَا فَرَضَ اللّٰهُ وَلِمَا اَخْرَجَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاُمَّةَ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُؤْمِنُوْنَ بِااللّٰهِ اِنَّهٗ رَبُّ النَّاسِ مَلِكُ النَّاسِ وَاِلٰهُ النَّاسِ وَحُكْمُهٗ وَشَرِيْعَتُهٗ كَمَا اَنْزَلَهٗ عَلٰى نَبِيِّهٖ وَاَجِبٌ اَنْ يَّعْمَلَ بِهٖ اِنْفِرَادًا وَ اِجْتِمَاعًا۔ [علامه ابن خلدون]

آدمؑ کی اولاد کی زمین پر خلافت کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ شریعت دینے والے ہیں اور آدم اس کا نائب ہے تا کہ وہ عمل کرے جیسے اللہ تعالیٰ نے معین کیا ہے اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں سے یہ عہد لے لیا تھا کہ میں تمہارا مالک نہیں ہوں۔ اس پر تمام نے اقرار کیا کیوں نہیں ہم اس پر گواہ ہیں۔ اور امت مسلمہ کا فریضہ یہ ہے کہ وہ عمل کرے اس کے مطابق جیسے ان کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے اللہ کے احکامات کو بیان کیا ہے اور دین دیا ہے اور صاحب شریعت نے ان کو نیابت دی ہے کہ اس کی شریعت اور دین کی حفاظت کی جائے اور ملکی معاملات اس کے مطابق لائے جائیں۔ یہی خلافت اور امامت ہے اور اس کو قائم کرنے والا خلیفہ اور امام ہے۔

ہر بنی آدم کے لئے خلافت ہے۔ اس میں جس کا اللہ تعالیٰ نے اسے جانشین بنایا ہے جو کچھ بھی پیدا ہوتا ہے اس زمین سے اور جو کچھ اس پر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں ہی کے لئے اس زمین کو پیدا کیا ہے اور جو کچھ اس پر ہے اور اسی لئے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر اور کھپاؤ ہر اس چیز میں سے جس پر اللہ تعالیٰ نے تمہیں اختیار دیا ہے یعنی جسم، اس کی صلاحتیں اور وسائل اور مہلت عمر اور امت کی خلافت زمین پر اس لئے ہے کہ وہ اس پر معروف کا حکم دیں اور منکر سے منع کریں اور اللہ پر پختہ یقین رکھیں کہ وہی مالک ہے کیونکہ وہی لوگوں کا رب/ مالک ہے۔ وہی بادشاہ ہے اور وہی الہ ہے اور اس کا حکم اور قانون وہی ہے جو اس نے اپنے نبی پر نازل فرمایا ہے۔ ہر امتی پر اس پر عمل کرنا واجب ہے انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی حیثیت میں بھی۔

5- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُمْ بِثَلَاثٍ وَ اَنْهَاكُمْ

بِثَلَاثٍ اٰمُرُكُمْ اَنْ تَعْبُدُو اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئاً وَاَنْ تَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعاً وَلَا تَفَرَّقُوْا وَ تَسْمَعُوا وَ تَطِيْعُوْا لِمَنْ وَلَّاهُ اللّٰهُ اَمْرَ كُمْ وَ اَنْهَاكُمْ عَنْ قِيْلٍ وَقَالٍ وَ كَثْرَةِ السُّوَالِ وَاَضَاعَةِ الْمَالِ [رواه اَبِیْ نَعِیْمٍ فِی الْحِلْیَۃ]

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضورؐ نے فرمایا کہ میں تمہیں تین باتوں کا حکم دیتا ہوں اور تین سے روکتا ہوں۔ میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ بندگی اللہ کی کرو اور اس میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور یہ کہ تم اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو سب کے سب مل کر اور تفرقہ میں نہ پڑو اور یہ کہ تم سنو اور مانو ہر اس والی کا حکم جس کو اللہ تعالیٰ تمہارا امیر بنادے اور میں تمہیں روکتا ہوں قیل وقال سے اور کثرت سوال سے اور مال کے ضائع کرنے سے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کتنے جامع ہیں کہ مختلف پیرائے میں دین کے تقاضے مختصر الفاظ میں سامنے آجاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی بندگی اور وہ اس طور پر کہ اس میں اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ کیا جائے، یہی اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اگر پورا ہوجائے تو تمام حقوق کی ادائیگی پوری ہوجاتی ہے اور اصل میں باقی دو چیزیں اس حق کی ادائیگی کے لئے ضروری ہیں۔ قرآن مجید کو اگر سمجھ کر پڑھنے کا معمول بنالیا جائے تو وہ انسان کو ہر وقت یاد دلاتا رہتا ہے کہ تمہاری حیثیت کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کا تم پر کیا حق عائد ہوتا ہے۔ پھر اللہ کے دین کے غلبے کے لئے اگر کسی اجتماعیت میں انسان شامل ہوکر اس کے امیر کی ہدایت پر عمل پیرا ہو تو یہ پابندی بھی اسے اللہ تعالیٰ کے حقوق کی پابندی کا خوگر بنادیتی ہے۔ اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں کا حکم فرمایا ہے۔ انہی احکامات سے غفلت انسان کو ان تین معاملات میں ملوث کرتی ہے جن سے روکا گیا ہے۔ انسانی نفس جب کسی معاملہ میں حکم کی بجا آوری سے کنی کتراتا ہے تو پھر مختلف سوالات اور قیل وقال کا سہارا لیتا ہے تاکہ معاملہ الجھ جائے اور عمل کی نوبت نہ آئے بلکہ مختلف بہانوں سے نفس کو تسلی ہوجائے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں اہل جہنم سے جب پوچھا جائے گا کہ کس پاداش میں تم یہاں تک پہنچے تو وہ باقی چیزوں کے ساتھ یہ اعتراف بھی کریں گے کہ ہم زیادہ وقت بس بحث ومباحثہ ہی میں ضائع کیا کرتے تھے۔

كُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَائِضِيْنَ اور اس میں خاص کر اجتماعیت پر مختلف اعتراضات انسان کو مطمئن کردیتے ہیں کہ اصل قصور دوسروں کا ہے، حالانکہ خود وہ کچھ بھی نہیں کررہا ہوتا۔ مال کا ضیاع بھی یہی ہے کہ لہو ولعب اور بے مقصد محفلوں کے انعقاد پر مال خرچ کیا جائے اور حقوق کی ادائیگی پر خرچ کی نوبت نہ آئے۔ اسراف وتبذیر کے ذریعے انسان اپنی برتری کا اظہار کرتا ہے اور اس کے لئے مختلف تقریبات کا اہتمام کرتا ہے اور اصل حقائق سے دور ہوجاتا ہے ان چیزوں کو اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باہم جوڑ دیا ہے کہ دونوں اطراف نظر رہے۔

6- عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ الْاِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيْباً وَ سَيَعُوْدُ غَرِيْباً كَمَا بَدَأَ فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ قِيْلَ مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِيْنَ يُصْلِحُوْنَ اِذَا اَفْسَدَ النَّاسُ وَ فِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اَلنُّزَّاعُ مِنَ الْقَبَائِلِ (نَزَعَ مِنْ اَهْلِهٖ وَ عَشِيْرَتِهٖ) رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَابْنُ مَاجَةُ وَ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ هُمُ الَّذِيْنَ يُصْلِحُوْنَ مَا اَصْلَحَ النَّاسُ مِنْ بَّعْدِيْ من سُنَّتِيْ۔

[رواه البخاری]

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نبی اکرمؐ سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا بے شک اسلام شروع ہوا تھا تو اجنبی تھا اور پھر عنقریب اجنبی ہوجائے گا پس تہنیت ہے ایسے غرباء کے لئے جو اسلام کی وجہ سے اجنبی ہوجائیں۔ پوچھا گیا غرباء کون ہوں گے آپؐ نے فرمایا اصلاح کرنے والے جب کہ لوگوں میں فساد برپا ہوچکا ہو اور ایک دوسری روایت میں فرمایا غربا وہ ہوں گے جو اپنے قبیلوں اور لوگوں میں اجنبی بن جائیں گے اسلام کی وجہ سے اور نکال دیئے جائیں گے اپنے گھروں سے اور رشتہ داروں سے۔ اور ایک روایت میں ہے وہ اس کی اصلاح کریں گے جو لوگوں نے میرے طریقے میں فساد کردیا ہوگا۔

آج دیکھا جائے تو واقعی اسلام کا یہی حال ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو دین حق اپنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دے کر بھیجا تھا کہ اسے تمام ادیان اور پورے نظام زندگی پر غالب کیا جائے تو وہ آج دنیا میں کہیں نہیں ہے۔ روح دین عنقا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عطا کردہ اسلام واقعی اجنبی بن گیا ہے اور پہچانا نہیں جاتا۔ مسلمان کہلانے والے خود اس پر عمل کو تیار نہیں ہیں، کسی دوسرے

کو کیا دیں گے۔ اگر کہیں اسلام کا دین حق سمجھ کر ماننے والے اور اس پر عمل کرنے والے ہیں تو واقعی اس معاشرے میں وہ اجنبی سمجھے جاتے ہیں اور ان کے مسلمان اعزہ واقارب بھی ان سے راہ ورسم اس لئے نہیں بڑھاتے کہ یہ ہمارے رسم ورواج والے دین پر عمل پیرا نہیں ہیں اور دین کے عجیب عجیب تقاضے بیان کرتے ہیں۔ چنانچہ کسی بھی مسلک کا کوئی حامل اگر کسی ایسی دینی تحریک کا ساتھی بن جاتا ہے جو دین کے مکمل نظام کو اختیار کرنے کی دعوت دے تو اس کے ہم مسلک بھی اسے اپنے سے الگ تصور کرتے ہیں اور دین کے اصل تقاضوں پر عمل کرنے اور اس کا ساتھ دینے کے لئے اس خوف کے باعث تیار نہیں ہوتے کہ اس طرح وہ اپنے معاشرہ سے کٹ جائیں گے اور رشتہ داران سے تعلقات ختم کرلیں گے کیونکہ یہ دین تو واقعی اجنبی ہے۔ بہرکیف آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی ہے کہ ایسے لوگ جو دین کے ساتھ وفاداری کی وجہ سے معاشرے میں اجنبی بننا قبول کرلیں ان کے لئے تہنیت اور مبارک باد ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ایسے لوگوں میں شامل فرمائے۔ (آمین)

التزام جماعت وامارت

1- عَنْ عُمَرَؓ عَنِ النَّبِيِّؐ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَإِيَّاكُمْ وَالْفُرْقَةَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَ هُوَ مِنَ الْاِثْنَيْنِ أَبْعَدُ مَنْ أَرَادَ بُحْبُوْحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ [رواه الترمذی]

حضرت عمرؓ نبی اکرمؐ سے بیان فرماتے ہیں کہ تم پر لازم ہے جماعتی زندگی کو اختیار کرنا اور بچو علیحدگی سے کیونکہ شیطاں اکیلے کے ساتھ ہوتا ہے اور وہ دو (یعنی جماعت) سے دور ہوتا ہے جسے جنت کی آسائش نظر آتی ہو وہ جماعت سے جڑا رہے۔

اس حقیقت کو آپؐ نے ایک اور فرمان میں یوں فرمایا ''تحقیق شیطان آدمی کا بھیڑیا ہے جس طرح بکریوں کو بھیڑیا پکڑ لیتا ہے ریوڑ سے دور کی بکری کو اور بھاگنے والی کو اور کنارے رہنے والی کو۔ لہٰذا تم بچو پہاڑوں کے دروں سے اور تم پر لازم ہے جماعت کے ساتھ رہنا اور عام الناس کا ساتھ دینا۔'' (احمد)

اسلام چونکہ دین ہے اور دین وہی ہوتا ہے جو غالب اور نافذ ہو اور وہ اس صورت میں ممکن ہے جب مسلمان جماعت کی صورت میں متحد ہوں اور دین کے مطابق جماعتی زندگی گزار رہے ہوں۔ نبی اکرمؐ کے وصال کے موقع پر جماعتی زندگی کی یہی اہمیت تھی جس کے تحت سقیفہ بنی ساعدہ میں اجتماع شروع ہوا اور اس کے پیش نظر مسلمانوں نے اپنا امیر منتخب کرنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تجہیز وتدفین کی۔ بعد میں یہ صورت جاری رہی کہ مسلمانوں میں اختلافات کے باوجود ایک جماعتی زندگی جاری رہی اور اسلام کا نظام نافذ رہا یہاں تک کہ اس صدی کے شروع میں مسلمانوں کا شیرازہ بکھر گیا اور مسلمانوں کی مملکتیں غیر مسلموں کے قبضے میں آگئیں۔ جو بچے انہوں نے خود دین سے علیحدگی اختیار کرلی۔ گویا وہی حالات ہوگئے جو اسلام سے قبل تھے۔ مسلمانوں کے ذہن سے جماعتی زندگی کی اہمیت نکل گئی اور کفر نے ان کو اپنے رنگ میں ایسا رنگا کہ اسلام مذہب بن گیا۔ اب

حال یہ ہے کہ علماء مختلف مسالک میں بٹے ہوئے ہیں اور مذہب کی حد تک اپنے اپنے دائروں میں سختی سے کاربند ہیں لیکن اسلام بطور دین کہیں نافذ اور غالب نہیں ہے۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ پھر مسلمانوں کو یاد دلایا جائے کہ وہ جماعتی زندگی اختیار کریں اور باہم مل کر جدوجہد کریں کہ جس کے نتیجے میں زندگی کے تمام گوشوں میں اللہ کی کبریائی نافذ ہوسکے، وہ صرف جماعتی جدوجہد ہی سے ممکن ہے۔ جماعتی زندگی چھوڑنے ہی کی وجہ سے ہم دنیا میں ذلت و رسوائی سے دوچار ہیں۔ جماعتی زندگی اسلام کے نزدیک وہی ہے جس میں کسی امیر کے ساتھ سمع و طاعت کا رشتہ ہو اور مسلمان ایک جسد کی صورت میں جمع ہوکر ایک دوسرے کے لئے رُحَمَاءُ بَیْنَھُم اور اَشِدَّ اُءعَلَی الْکُفَّارِ کی صورت بن جائیں۔ یہی حقیقت ہے جس کا ذکر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان فرمودات میں ملتا ہے جہاں جماعتی زندگی اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

وَ عَنْ عُمَرَؓ قَالَ لَا اِسْلَامَ اِلَّا بِالْجَمَاعَةِ وَلَا جَمَاعَةَ اِلَّا بِالسَّمَاعَةِ وَلَا سَمَاعَةَ اِلَّا بِالطَّاعَةِ

[سنن دارمی]

حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اسلام بغیر جماعت کے نہیں ہے اور جماعت بغیر حکم سننے کے نہیں ہے اور وہ سننا نہیں ہے جس میں ماننا نہ ہو۔

2- عَنِ الْحَارِثِ الْاَشْعَرِیِّؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ آمُرُکُمْ بِخَمْسٍ بِالْجَمَاعَةِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَالْھِجْرَةِ وَالْجِھَادِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَ اِنَّہٗ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ قِیْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِہٖ اِلَّا اَنْ یُّرَاجِعَ وَمَنْ دَعَا بِدَعْوَی الْجَاھِلِیَّةِ فَھُوَ مِنْ جُثَیٰ جَھَنَّمَ وَ اِنْ صَامَ وَصَلّٰی وَزَعَمَ اَنَّہٗ مُسْلِمٌ [رواہ احمد والترمذی]

حضرت حارثؓ الاشعری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں۔ جماعت کا التزام، سمع و طاعت اور ہجرت و جہاد فی سبیل اللہ اور جان لو جو کوئی جماعت سے علیحدہ ہوا ایک بالشت بھر تو اس نے اپنی گردن سے اسلام کا قلادہ اتار پھینکا سوائے اس کے کہ واپس آجائے اور جس کسی نے کوئی جہالت کی پکار لگائی تو وہ

جہنم کا ایندھن ہوگا اگرچہ وہ روزے رکھے نماز پڑھے اور اسے زعم ہو کہ وہ مسلمان ہے۔

اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث ہی اس لئے فرمایا کہ دین کو غالب کیا جائے اور اللہ کی کبریائی کو نافذ کیا جائے اور یہ اس صورت میں ممکن ہوا کہ مسلمانوں نے ایک ایسی مضبوط جماعت کی شکل اختیار کی جس میں اطاعت امیر کا اصول اہم ترین تھا اور اس جماعت کا نظم و ضبط اور ڈسپلن مثالی تھا اور پھر مسلمانوں نے ہجرت و جہاد کی منزلیں طے کیں۔ اللہ کا یہ دین اسی صورت میں ہی قائم رہ سکتا تھا کہ مسلمان متحد رہتے اور ایک جماعت کی صورت میں زندگی گزارتے اور اللہ کی نافرمانی سے بچتے اور اللہ کی اطاعت پر کاربند رہتے۔ اسی لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان باتوں کا تاکیدی حکم دیا۔ جب تک مسلمانوں نے ان باتوں کا التزام کیا اللہ کا دین غالب رہا لیکن جب جماعت بکھر گئی اور لوگوں نے اسلام کے علاوہ عصبیتیں اجاگر کرکے طائف الملوکی اختیار کرلی تو دین مغلوب ہوگیا اور مسلمان دوسروں کے ماتحت ہوگئے۔ اب اگر دوبارہ اسلام کا غلبہ مطلوب ہے تو پھر ان ہی باتوں پر عمل کرنا ہوگا اور دوبارہ نظام خلافت قائم کرنا ہوگا، وگرنہ اللہ تعالیٰ کو دین کی مغلوبیت کی حالت میں مسلمانوں کی نمازیں اور روزے فی الاصل مطلوب نہیں ہیں! بلکہ اصل تقاضا یہ ہے کہ وہ دین کو قائم و غالب کرنے کے لئے اجتماعی جدوجہد کریں۔ جس کا عملی طریقہ یہی ہے کہ جماعتی زندگی اختیار کریں، نظم و ضبط اور جماعتی ڈسپلن کی پابندی کریں اور ہجرت و جہاد کے لئے کمربستہ ہوجائیں۔

3- عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَایَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلَی السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِی الْعُسْرِ وَالْیُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَکْرَہِ وَ عَلٰی اَثَرَةٍ عَلَیْنَا وَ عَلٰی اَنْ لَّا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَھْلَہٗ وَ عَلٰی اَنْ نَّقُوْلَ بِالْحَقِّ اَیْنَمَا کُنَّا لَا نَخَافُ فِی اللّٰہِ لَوْمَةَ لَائِمٍ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَ فِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ وَ عَلٰی اَنْ لَّا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَھْلَہٗ اِلَّا اَنْ تَرَوْا کُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَکُمْ مِنَ اللّٰہِ فِیْہِ بُرْھَانٌ۔

حضرت عبادۃ بن صامتؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر کہ بات سنیں گے اور اطاعت کریں گے تنگی میں بھی، آسانی میں بھی، خوشدلی سے بھی اور ناپسندیدگی میں بھی اگرچہ ہم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے اور اپنے صاحب امر سے جھگڑیں

گےنہیں اور یہ کہ ہم حق بات کہیں گے جہاں کہیں ہوں گے اور اس معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے اور مسلم کی روایت میں ہے جب تک کھلا کفر نہ دیکھیں جس کے بارے میں اللہ کی طرف سے ہمارے پاس دلیل ہو۔

4- عَنْ عَرَسِ الْكِنْدِيِّ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَمِلَتِ الْخَطِيْئَةُ فِي الْاَرْضِ كَانَ مَنْ شَهِدَهَا فَاَنْكَرَهَا كَمَنْ غَابَ عَنْهَا وَمَنْ غَابَ عَنْهَا رَضِيَهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا [اخرجه ابو داؤد]

حضرت عرس الکندیؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب زمین پر کسی جگہ برائی ہورہی ہوتو جو شخص وہاں موجود ہے اور اسے بُرا سمجھتا ہے تو ایسے ہے جیسے وہاں موجود نہ ہو اور جو وہاں موجود نہیں ہے لیکن اس برائی پر راضی ہے وہ گویا ایسے ہے جیسے وہاں موجود ہو۔

5- عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ للهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَلِيْ اُمُوْرِ كُمْ بَعْدِيْ رِجَالٌ يُطْفِئُوْنَ السُّنَّةَ وَ يَعْمَلُوْنَ الْبِدْعَةَ وَ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ عَنْ مَوَاقِيْتِهَا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنْ اَدْرَكْتُهُمْ كَيْفَ اَفْعَلُ قَالَ تَسْأَلُنِيْ يَا ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ كَيْفَ تَفْعَلُ لَا طَاعَةَ لِمَنْ عَصَى اللهَ [رواه احمد و ابن ماجه]

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب میرے بعد تمہارے والی ایسے لوگ ہوں گے جو سنت کو مٹائیں گے اور بدعات پر عمل کریں گے اور نمازوں کو ان کے اوقات سے موخر کیا کریں گے۔ راوی کہتے ہیں میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول اگر میں ان کو پاؤں تو کیا کروں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا اے ام عبد تو پوچھتا ہے کہ تو کیا کرے۔ اس کی اطاعت نہیں ہے جو اللہ کا نافرمان ہو۔

6- عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيْمَا اَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَاِذَا اُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ

[متفق عليه]

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بات سننا اور پھر اس پر عمل کرنا ہر مسلم پر فرض ہے ہر معاملے میں خواہ اسے پسند ہو یا ناپسند جب تک کہ اللہ کی معصیت کا حکم نہ دیا جائے۔

7- عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ اَنَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدُ اللهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ [رواه الترمذی]

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا اللہ کی تائید جماعت کے ساتھ ہے اور جو کوئی علیحدگی اختیار کرتا ہے وہ جہنم کے حوالے کردیا جاتا ہے۔

8- عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ خَلَعَ يَداً مِّنْ طَاعَةٍ لَقِيَ اللهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا حُجَّةَ لَهٗ وَ مَنْ مَاتَ وَ لَيْسَ فِيْ عُنُقِهٖ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً [رواه مسلم]

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے اطاعت (امیر) سے اپنے آپ کو علیحدہ کرلیا تو اس کی ملاقات قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ہوگی کہ اس کے پاس کوئی دلیل نہ ہوگی اور جو کوئی فوت ہوا اس حال میں کہ اس کے گلے میں بیعت کا قلادہ نہ ہوا تو وہ تو جاہلیت پر مرا۔

9- عَنْ اَبِيْ يَعْلٰى مُعَقِّلِ ؓ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيْهِ اللهُ رَعِيَّةً يَمُوْتُ يَوْمَ يَمُوْتُ وَ هُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهٖ اِلَّا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ[متفق عليه] وَ فِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ مَا مِنْ اَمِيْرٍ يَلِيْ اُمُوْرَالْمُسْلِمِيْنَ ثُمَّ لَا يَجْهَدُ لَهُمْ وَ يَنْصَحُ لَهُمْ اِلَّا لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ.

ابو یعلی معقل بن یسارؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ جس کو کسی رعیت پر سرداری دے اور وہ اس حال میں فوت ہو کہ اپنی رعیت سے دھوکہ کرنے والا ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کردیں گے اور امام مسلم کی ایک روایت میں

ہے کہ جو امیر مسلمانوں کے معاملات کا والی بنے پھر ان کے لئے محنت نہ کرے اور ان کی خیر خواہی نہ چاہے تو وہ ان کے ساتھ جنت میں داخل نہ ہوگا۔

10- عَنْ اَبِیْ مَرْیَمِ الْاَزْدِیِّؓ قَالَ لِمُعَاوِیَۃَؓ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ "مَنْ وَلَّاہُ اللّٰہُ شَیْئاً مِنْ اُمُوْرِ الْمُسْلِمِیْنَ فَاحْتَجَبَ دُوْنَ حَاجَتِہِمْ وَ خُلَّتِہِمْ وَ فَقْرِہِمْ اِحْتَجَبَ اللّٰہُ دُوْنَ حَاجَتِہٖ وَ خُلَّتِہٖ وَ فَقْرِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَجَعَلَ مُعَاوِیَۃُ رَجُلاً عَلٰی حَوَائِجِ النَّاسِ [رواہ داؤد و الترمذی]

حضرت ابو مریم الازدیؓ نے حضرت معاویہ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو مسلمان کے معاملات میں سے کسی کا والی بنا دیا جائے اور پھر وہ رکاوٹ بنے ان کی حاجات اور ملاقات اور ضرورت کے درمیان تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اوٹ کرلیں گے اس کی حاجت و ملاقات وضروریات سے۔ اس پر حضرت معاویہؓ نے ایک آدمی کو مقرر کردیا لوگوں کی ضروریات کو پورا کرنے پر۔

11- عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَۃَؓ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ یَا عَبْدَالرَّحْمٰنِ ابْنِ سَمُرَۃَ لَا تَسْاَلِ الْاِمَارَۃَ فَاِنَّکَ اِنْ اُعْطِیْتَھَا عَنْ غَیْرِ مَسْاَلَۃٍ اُعِنْتَ عَلَیْھَا وَ اِنْ اُعْطَیْتَھَا عَنْ مَسْاَلَۃٍ وُکِّلْتَ اِلَیْھَا وَ اِذَا حَلَفْتَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاَیْتَ غَیْرَھَا خَیْراً مِّنْھَا فَاْتِ الَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ وَ کَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِکَ [متفق علیہ]

عبدالرحمٰن بن سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اے عبدالرحمٰن بن سمرہ امارت مت مانگ کیونکہ امارت ایسی چیز ہے کہ اگر بغیر مانگے ملے تو اس پر اللہ کی مدد شامل حال ہوتی ہے اور مانگ کر لی جائے تو اسے اس کے سپرد کردیا جاتا ہے اور تم جب کسی بات پر قسم کھالو اور پھر کسی دوسری صورت کو اس سے بہتر پاؤ تو وہ بہتر بات اختیار کرلو اور پہلی قسم پر کفارہ ادا کردو۔

12- عَنْ عَوْفٍؓ بْنِ مَالِکٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ شِئْتُمْ اَنْبَأْتُکُمْ عَنِ الْاِمَارَۃِ وَ مَا ھِیَ اَوَّلُھَا مَلَامَۃٌ وَ ثَانِیْھَا نَدَامَۃٌ وَ ثَالِثُھَا عَذَابٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اِلَّا مَنْ عَدَلَ

[رواہ الطبرانی فی المعجم]

حضرت عوفؓ بن مالک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں سرداری یا امارت کے بارے میں تمہیں مطلع کروں۔ اس کا اول ملامت ہے اور پھر ندامت ہے اور تیسرے اللہ کا عذاب ہے قیامت کے دن سوائے اس کے جو عدل کرے۔

13- عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ مُنْجِیَاتٌ وَثَلَاثٌ مُھْلِکَاتٌ فَاَمَّا الْمُنْجِیَاتُ فَتَقْوَی اللّٰہِ فِی السِّرِّ وَ الْعَلَانِیَۃِ وَالْقَوْلُ الْحَقُّ فِی الرِّضَا وَالسَّخَطِ وَالْقَصْدُ فِی الْغِنٰی وَالْفَقْرِ وَ اَمَّا الْمُھْلِکَاتُ فَھَوًی مُتَّبَعٌ وَ شُحٌّ مُطَاعٌ وَ اِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِہٖ وَ ھِیَ اَشَدُّ ھُنَّ [رواہ البیھقی]

حضرت ابو ہریرہؓ نبی اکرمؐ سے بیان کرتے ہیں کہ تین چیزیں نجات دلانے والی ہیں اور تین ہلاک کرنے والی۔ نجات دلانے والی یہ ہیں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے علانیہ اور پوشیدہ دونوں حالتوں میں بچنا۔ حق بات کہنا کسی سے راضی ہونے یا ناراض ہونے کی حالت میں اور معتدل راہ اختیار کرنا غنی ہونے اور فقیر ہونے کی حالت میں اور ہلاک کرنے والی یہ ہیں ہوائے نفس جس کی پیروی کی جائے، لالچ اور ہوس زر کے لئے کام کرنا اور اپنے آپ کو کچھ سمجھنا اور یہ ان سب میں زیادہ مہلک ہے۔

14- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍؓ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَصَابَ اَحَدُکُمْ مُصِیْبَۃٌ فَلْیَذْکُرْ مَصِیْبَتَہٗ بِیْ فَاِنَّھَا اَعْظَمُ الْمَصَائِبِ [رواہ ابن ماجہ]

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ اے مسلمانو! اگر (اللہ کی راہ) میں تمہیں کوئی مصیبت پہنچے تو میری مصیبت کو یاد کرلینا کیونکہ میری مصیبتیں بہت بڑی ہیں۔

فضیلتِ قرآن مجید

کتاب ہدایت ـــــ نبی ﷺ کی میراث

1- ((عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ اَرَاکُمْ هٰهُنَا وَ مِیْرَاثُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُقْسَمُ فِی الْمَسْجِدِ فَذَهَبُوْا وَانْصَرَفُوْا وَقَالُوْا مَارَاَیْنَا شَیْئًا یُقْسَمُ رَاَیْنَا قَوْمًا یَقْرَؤُوْنَ قَالَ فَذَالِکُمْ مِیْرَاثُ نَبِیِّکُمْ))

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ایک دن بازار تشریف لے گئے اور لوگوں سے فرمایا کہ تم کو یہاں دیکھ رہا ہوں اور رسول اللہ ﷺ کی میراث مسجد میں بانٹی جارہی ہے۔ لوگ فوراً مسجد میں گئے اور پھر واپس آ گئے اور آ کر کہنے لگے کہ ہم نے تو وہاں کوئی چیز تقسیم ہوتے نہیں دیکھی وہاں پر تو کچھ لوگ قرآن مجید پڑھ رہے ہیں۔ اس پر حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا یہی تو تمہارے نبی کی میراث ہے۔''

فائدہ: انبیاء کی میراث جو وہ چھوڑ کر جاتے ہیں' وہ ہدایت ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ انسانوں کو عطا فرماتے ہیں کیونکہ اصل دولت جس کی انسانیت محتاج ہے یہی دولت ہدایت ہے جس کی فضیلت نبی اکرم ﷺ نے یوں فرمائی۔

2- ((عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قِرَائَةُ الْقُرْاٰنِ فِی الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ مِنْ قِرَأَةِ الْقُرْاٰنِ فِیْ غَیْرِ الصَّلٰوةِ وَقِرَائَةُ الْقُرْاٰنِ فِیْ غَیْرِ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ مِنَ التَّسْبِیْحِ وَالتَّکْبِیْرِ وَالتَّکْبِیْرُ وَالتَّسْبِیْحُ اَفْضَلُ مِنَ الصَّدَقَةِ وَالصَّدَقَةُ اَفْضَلُ مِنَ الصَّوْمِ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ مِّنَ النَّارِ)) [رواه البیهقی فی شعب الایمان]

''حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نماز میں قرآن مجید کا پڑھنا افضل ہے قرآن مجید کے نماز کے علاوہ پڑھنے سے اور' قرآن مجید کا نماز کے علاوہ پڑھنا افضل ہے' تسبیح و تکبیر پڑھنے یعنی ذکر و اذکار مسنونہ سے (کیونکہ وہ الذکر ہے) اور تسبیح و تکبیر صدقہ سے

افضل ہے اور صدقہ دینا روزہ رکھنے سے بہتر ہے اور روزہ کا معاملہ یہ ہے کہ وہ (آگ سے بچنے کے لئے) ڈھال ہے۔''

3- ((عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْاٰنُ وَذِکْرِیْ عَنْ مَسْاَلَتِیْ اَعْطَیْتُهٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِ السَّائِلِیْنَ وَفَضْلُ کَلَامِ اللّٰهِ عَلٰی سَائِرِ الْکَلَامِ کَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰی خَلْقِهٖ))

[سنن الترمذی و ضَعَّفَهُ البانیؒ]

''حضرت ابو سعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جس شخص کو قرآن مجید کا پڑھنا اور میرا ذکر یعنی قران مشغول رکھے اس سے کہ مجھ سے مانگے تو میں اسے بہتر عطا کرتا ہوں' بہ نسبت ان کے جو مانگنے والوں کو دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے کلام کی فضیلت دوسرے کلاموں پر ایسے ہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی فضیلت اپنی تمام مخلوق پر ہے۔

فائدہ: ہر مسلمان پر قرآن مجید کا یہ حق بھی بنتا ہے کہ وہ اس کو پڑھے' سمجھنے اور اس سے رہنمائی حاصل کرنے میں زیادہ سے زیادہ وقت لگائے کیونکہ یہ کلام اللہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے بہترین ذکر بنا کر نازل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس سے دعا میں بھی اصل چیز اللہ ہی کی معرفت مطلوب ہے اور یہ خوبی سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں ہے کہ وہ تو ہے ہی الذکر اور تذکرہ۔ یہ مقولہ بھی ہے کہ کلام الملوك ملوك الكلام۔ بادشاہوں کا کلام تمام کلاموں کا بادشاہ ہوتا ہے اور یہاں تو معاملہ حقیقی بادشاہ ارض و سماء کے کلام کا ہے جو واقعی افضل ترین کلام ہے۔ جتنی کوئی چیز قیمتی ہو اتنی ہی اس کی قدر بھی مطلوب ہوتی ہے۔ ہم اس محنت سے بچنے کے لئے ذکر اور اذکار اور دعاؤں کو رٹنے پر ہی اکتفا کر لیتے ہیں۔ تھوڑی سی محنت کر کے اگر عربی سیکھ لیں تو جو لذت اس کلام میں ہے وہ کہاں سے مل سکتی ہے۔ اس کلام کی عظمت کا اندازہ اس سے بھی لگا لیجئے کہ اس کو پڑھنے پر اجر بھی ملتا ہے جو اور کسی کلام کا خاصہ نہیں ہے۔ یہ اتنا باعظمت اور پُر ہیبت کلام ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''اگر ہم اسے کسی پہاڑ پر نازل کر دیتے تو وہ پہاڑ دب جاتا اور ریزہ ریزہ ہو جاتا اور یہ مثال ہم اس لئے بیان کر رہے ہیں کہ انسان غور و فکر کرے'' یعنی اس کلام کی عظمت اور قدر و قیمت کا

اندازہ لگائے۔اس کا ہر ہر حرف اور کلمہ ایسا موزوں ہے کہ پوری انسانیت اس جیسی ایک سورۃ بلکہ ایک آیت بھی لانے سے عاجز ہے۔ یہی اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت اور فضل ہے جو اللہ تعالیٰ نے نوع انسانی کو عطا کیا ہے۔کاش اللہ تعالیٰ کے کلام کی قدر ہمارے دلوں میں پیدا ہو اور ہم اس کو سمجھنے اور سیکھنے کی طرف راغب ہو سکیں اور اپنا بیشتر وقت اس علم حاصل کرنے اور اس کو دوسروں تک پہنچانے والے بن کر بہترین انسانوں کے زمرے میں آ جائیں' کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے ((خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ)) ''تم میں سے بہترین انسان وہ ہے جو قرآن مجید کا علم سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔''

ہم نے تو اپنی زندگی کے اور ہی معیارات اور پیمانے بنا رکھے ہیں۔دنیا کے لئے وقت بھی لگاتے ہیں اور وسائل بھی۔ جبکہ قرآن کو صرف برکت کے لئے بغیر سوچے سمجھے پڑھنے کو کافی سمجھتے ہیں۔اور خود کو قرآن مجید کی اس آیت کا مصداق بنا لیا ہے (وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ O)) ''اور جو انبیاء کے وارث بنا دیئے جاتے ہیں وہ خود اس کے بارے میں شک اور تردد میں پڑ جاتے ہیں۔'' جیسے آج امت مسلمہ اس کو رہنما اور ان کے اجتماعی معاملات میں عدل و قسط کا نظام دینے والا نہیں سمجھ آ رہی اور وہ دوسرے نظاموں میں اپنی بھلائی سمجھ رہے ہیں اور ان کے ذریعہ ترقی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

4- ((عَنْ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ اَنَّ نَافِعَ بْنَ عَبْدِ الْحَارِثِ لَقِيَ عُمَرَ بِعُسْفَانَ وَكَانَ عُمَرُ يَسْتَعْمِلُهٗ عَلٰى مَكَّةَ فَقَالَ مَنِ اسْتَعْمَلْتَ عَلٰى اَهْلِ الْوَادِيْ فَقَالَ ابْنُ اُبْزٰى قَالَ وَمَنِ ابْنُ اُبْزٰى قَالَ مَوْلًى مِنْ مَوَالِيْنَا قَالَ فَاسْتَعْمَلْتَ عَلَيْهِمْ مَوْلًى قَالَ اِنَّهٗ قَارِئٌ لِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاِنَّهٗ عَالِمٌ بِالْفَرَائِضِ قَالَ عُمَرُ اَمَا اِنَّ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ اَقْوَامًا وَّ يَضَعُ بِهٖ آخَرِيْنَ)) [صحیح مسلم]

''حضرت عامر بن واثلہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت نافع بن عبدالحارثؓ نے مقام عسفان پر حضرت عمرؓ سے ملاقات کی اور حضرت عمرؓ انہیں مکہ پر عامل مقرر کیا کرتے تھے۔ انہوں نے پوچھا' آپ نے مکہ پر کس کو عامل مقرر کیا ہے اس پر عمرؓ نے فرمایا: اِبن اُبزی کو جو ہمارے مولی ہیں تو حضرت نافع نے (حیرانگی سے) پوچھا کہ آپ نے مکہ والوں پر ایک آزاد کردہ غلام کو

والی مقرر کر دیا ہے۔اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ وہ اللہ کی کتاب کا عالم ہے اور فرائض کا عالم ہے اور فرمایا: بے شک آپ کے نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ اب اس کتاب کے ذریعہ لوگوں کو سربلندی عطا فرمائے گا اور اسی کی بنیاد پر گرائے گا۔''

یہ اسلام کا وہ پہلو ہے جس کی نبی اکرم ﷺ نے تعلیم بھی دی اور بالفعل اسے رائج بھی کیا کہ عزت کا معیار تقویٰ ہے' کسی خاندان کا فرد ہونا نہیں اور انسان کی شرافت کا معیار حسب و نسب نہیں بلکہ کردار ہے۔ ہمارے ہاں بھی عزت کے پیمانے دنیاوی مال و دولت اور خاندانی وجاہت قرار پاتے ہیں۔دین کے ساتھ وابستگی اور اللہ کی کتاب کے علم کو وقعت نہیں دی جاتی اور اس وجہ سے اس دنیا میں ذلت و خواری امت مسلمہ کے حصے میں آئی ہوئی ہے اور ہم نے عملاً اس کتاب کو چھوڑ رکھا ہے اور اسے صرف تلاوت کے لئے رکھ چھوڑا ہے اور عمل مغرب کے دیئے ہوئے نظام اور طریق پر کرتے ہیں۔

حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کو تمام انسانوں کے لئے ہدایت اور قولِ فیصل بنا کر نازل کیا ہے اور اب انسانیت کی کامیابی اس کتاب کے ماننے اور اس کے اصولوں پر عمل کرنے میں ہے۔ مسلمانوں نے جب تک اس کتاب کو امام بنائے رکھا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں عزت دی اور جب سے انہوں نے اس کی تعلیم و احکام کو چھوڑ کر انسانی خواہشات کی پیروی کی اور غیر اسلامی نظاموں کو رائج کیا تو دنیا میں ذلت و رسوائی ان کا مقدر بن گئی۔اگر اب بھی مسلمان اس کتاب کو رہنما بنا لیں تو پھر سے عزت و حکمرانی انہیں نصیب ہو جائے گی' وگرنہ قیامت کے دن شدید ترین عذاب کی نوید ہے جو اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے لئے سنائی ہے جو اس کتاب پر پورا پورا عمل نہیں کرتے اور صرف نماز روزہ کو ہی دین بنائے ہوئے ہیں اور باقی معاملات میں اس کی دی ہوئی تعلیمات کی مخالفت کرتے ہیں۔ وہ اس کے لئے کوئی کوشش بھی نہیں کر رہے کہ اللہ کا دین غالب ہو اور قرآن و سنت کے تمام احکامات کے تحت پوری زندگی بسر ہو۔ اگر اہلِ ایمان اللہ کے پورے دین کو اختیار نہیں کرتے اور جزوی دین پر عمل کرنے کو اپنی کامیابی سمجھتے ہیں تو ایسے لوگوں پر اللہ کا غیظ و غضب بھڑکتا ہے۔ایسے لوگوں کو دنیا میں ذلیل و رسوا کرنے اور قیامت میں شدید ترین عذاب میں جھونکنے کی سخت ترین وعید ہے۔

5- ((عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ اَنْ یَّتَعَلَّمَ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ عِلْمًا ثُمَّ یُعَلِّمُهٗ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ)) [سنن ابن ماجه]

''حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: صدقوں میں سے بہترین صدقہ یہ ہے کہ بندۂ مسلم علم حاصل کرے اور پھر دوسرے مسلمان بھائی کو سکھائے۔''

حضورؐ کی نصرت ____ اخوت رسول اللہ ﷺ

6- ((عَنْ عَوْفِ ؓ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَلَیْتَنِیْ لَقِیْتُ اِخْوَانِیْ قَالُوْا اَلَسْنَا اِخْوَانَكَ قَالَ بَلٰی وَلٰكِنْ قَوْمٌ یُّجِیْئُوْنَ مِنْ بَعْدِكُمْ یُؤْمِنُوْنَ بِیْ اِیْمَانَكُمْ وَیُصَدِّقُوْنِیْ تَصْدِیْقَكُمْ وَیَنْصُرُوْنِیْ نَصْرَكُمْ فَیَلَیْتَنِیْ لَقِیْتُ اِخْوَانِیْ))

[ابن ابی شیبه فی مسنده]

''حضرت عوف بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کاش میری ملاقات ہو میرے بھائیوں سے۔ صحابہؓ نے عرض کی کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' کیوں نہیں لیکن میری مراد ان سے ہے جو لوگ تمہارے بعد آئیں گے۔ وہ مجھ پر ایمان لائیں گے جیسے تم لائے ہو، وہی میری تصدیق کریں گے جیسے تم نے تصدیق کی۔ وہ میری مدد کریں گے جیسے تم نے مدد کی۔ کاش میری ملاقات ہو میرے بھائیوں سے۔''

فائدہ: ہمارے دور کے ایمان والوں کے لئے تو نبی اکرم ﷺ کی خصوصی بشارت بھی موجود ہے کہ یہ لوگ اجر عظیم کے مستحق ہوں گے۔

7- ((سَئَلَ اَصْحَابُ ؓ رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ مِنْ قَوْمٍ اَعْظَمُ مِنَّا اَجْرًا اٰمَنَّا بِكَ وَاتَّبَعْنَاكَ قَالَ بَلْ قَوْمٌ یَّاْتُوْنَ مِنْ بَعْدِكُمْ یَاْتِیْهِمْ كِتَابُ اللّٰهِ بَیْنَ لَوْحَیْنِ فَیُؤْمِنُوْنَ بِیْ وَیَعْمَلُوْنَ بِمَا فِیْهِ اُولٰئِكَ اَعْظَمُ مِنْكُمْ اَجْرًا)) [رواه البخاری فی تاریخه]

''اصحاب رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ کیا کوئی لوگ ہم سے بھی بڑھ کر اجر میں ہوں گے۔ ہم آپؐ پر ایمان لائے ہیں اور آپؐ کی پیروی کر رہے

ہیں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا: وہ لوگ (اجر میں تم سے بھی بڑھ کر ہوں گے) جو تمہارے بعد میں آئیں گے۔ (یعنی انہوں نے نہ مجھے دیکھا ہوگا نہ آپ لوگوں کو) ان کے پاس کتاب (قرآن مجید) پہنچے گی دو گتوں کے درمیان پس وہ ایمان لائیں گے مجھ پر اور اس پر عمل کریں گے جو (کتاب اللہ میں) ہوگا۔ وہ لوگ تم سے اجر میں بڑھ کر ہوں گے۔''

عالم کی فضیلت عابد پر

8- ((عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْاٰخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ كَفَضْلِیْ عَلٰی اَدْنَاكُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَةَ وَ اَهْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِیْنَ حَتَّی النَّمْلَةَ فِیْ جُحْرِهَا وَحَتَّی الْحُوْتَ لَیُصَلُّوْنَ عَلٰی مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَیْرَ)) [سنن الترمذی]

''حضرت ابوامامہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا۔ ایک ان میں سے عابد تھا اور دوسرا عالم' اس پر رسول اللہ نے فرمایا: عالم کی عابد پر فضیلت ایسے ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ادنیٰ پر۔ پھر آپؐ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ' اس کے فرشتے آسمانوں اور زمینوں کے باسی یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنے بلوں اور مچھلیاں سمندر میں اس شخص کے لئے دعا کرتی ہیں جو لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتا ہے۔''

9- ((عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ دَعَا اِلٰی هُدًی كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا یَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْئًا وَمَنْ دَعَا اِلٰی ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَیْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا یَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَیْئًا)) [صحیح مسلم]

''حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: جو کوئی ہدایت کی دعوت دیتا ہے (اور لوگ اس کی دعوت کو قبول کرتے ہیں) تو اسے اتنا اجر ملتا ہے جتنا اس دعوت قبول کرنے والوں کو اجر ملتا ہے اور ان دعوت قبول کرنے والوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں کی جاتی

اور جو کوئی گمراہی کی طرف بلائے (اور لوگ گمراہ ہو جائیں) تو اُس پر اتنا گناہ ہے جتنا ان گمراہی کو اختیار کرنے والوں پر اور ان کے گناہوں کے بوجھ میں سے کوئی کمی نہیں ہوگی۔''

فائدہ: ہمارے دَور کے ایمان والوں کے لئے تو نبی اکرم ﷺ کی خصوصی بشارت بھی موجود ہے کہ یہ لوگ اجرِ عظیم کے مستحق ہوں گے۔

10- ((عَنْ عَائِشَةَ (رضی اللّٰہ عنها) قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شَرَفًا يَتَبَاهُوْنَ بِهٖ وَاِنَّ بِهَاءُ اُمَّتِيْ وَشَرَفُهَا الْقُرْآنُ)) [رواه الطبرانی]

''حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر چیز کا کوئی نہ کوئی شرف ہوتا ہے جس پر اسے ناز ہوتا ہے اور میری امت کی وجہ ناز و شرف قرآن مجید ہے۔''

فائدہ: دیکھا جائے تو یہ کتنی بڑی فضیلت ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اس امت کو نوازا ہے کہ انہیں وہ چیز عطا کی ہے جو الہدیٰ اور دین الحق ہے جب کہ پہلی امتوں کو صرف کتاب اور میزان ہی عطا کی گئی جو صرف اُسی دور کے لئے ہدایت ہوتی تھی بعد میں اس میں تحریف بھی ہو جاتی تھی اور وہ ضائع ہو جاتی تھی۔ جب کہ قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ نے تمام انسانیت کے لئے ہدایت اور پھر تا قیام قیامت باقی رہنے والی ہدایت بنا کر نازکیا اور اس کی حفاظت کا خود ذمہ لیا اور اس کا معین کردہ دین الحق پوری انسانیت کے لئے راہ اعتدال اور سواء السبیل بنا دیا تا کہ انسانیت ظلم و استحصال سے بچ سکے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ حاملین الہدیٰ اور دین الحق ہی اس شرف و عطا سے بیگانے ہو گئے ہیں اور اس پر یقین سے تہی دست ہیں۔ آج کا انسان اپنے بنائے ہوئے نظام زندگی کے ہاتھوں کتنا مجبور ہے کہ خود کو نیشنلزم کے حصار میں قید کر چکا ہے اور باوجود انسان ہونے کے دوسرے انسانوں سے دشمنی اور باہمی حسد اور بغض کی آگ میں جل رہا ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ قرآن حکیم دنیا کی عظیم ترین نعمت ہے جو اس امت کو عطا کی گئی ہے اور اس پر امت مسلمہ کو بجا طور پر نازاں ہونا چاہئے اور ''فبذالك فليفرحوا'' کے مصداق اس پر شاداں و فرحاں ہونا چاہئے۔ مزید برآں اسے اپنا امام بناتے ہوئے اس کے عطا کردہ نظام عدل اجتماعی کی بنیاد پر ایک ایسا معاشرہ قائم کرنا چاہئے جو دنیا کے لئے مینارۂ نور ہو۔

کاش اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے حامل امتی اس قرآن مجید کے شرف کو اپنا شرف قرار دے لیں

اور اس ہدایت اور نظام زندگی کو اختیار کر کے باقی تمام انسانیت کے لئے رہبر اور امام بن جائیں اور انہیں ظلم و استبداد کے اندھیروں سے نکال کر قرآن کی عطا کردہ عدل و انصاف کی روشن راہوں پر گامزن کر دیں۔

11- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ مَرَّ عَلٰى قَارِئٍ يَقْرَءُ ثُمَّ سَاَلَ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((مَنْ قَرَءَ الْقُرْاٰنَ فَلْيَسْئَلِ اللّٰهَ بِهٖ فَاِنَّهٗ سَيَجِيْئُ اَقْوَامٌ يَّقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ يَسْئَلُوْنَ بِهِ النَّاسَ)) [رواه الترمذی]

''حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ ان کا گزر ہوا ایک قاری پر سے کہ قرآن سنا رہا تھا پھر اس نے مانگا (یعنی دستِ سوال دراز کیا) تو اس پر حضرت عمرانؓ نے ''انا للّٰه وانا اليه راجعون'' پڑھا اور پھر کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو کوئی قرآن پڑھے اسے چاہئے کہ اللہ سے سوال کرے (اس کا اجر اللہ سے مانگے) اس لئے کہ کچھ لوگ ایسے آئیں گے کہ قرآن پڑھ کر لوگوں سے سوال کریں گے۔''

فائدہ: یہ بات سمجھنے کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں قاری اس شخص کو کہا جاتا تھا جو قرآن مجید کا عالم ہوتا تھا۔ آج کی طرح نہیں کہ بغیر سوچے سمجھے قرآن مجید حفظ کرنے اور صرف تجوید کے قاعدوں کی پابندی کرنے والے قاری کہلاتے ہیں حالانکہ انہیں اس کے علم سے کچھ بھی واقفیت نہیں ہوتی۔ آج امت جس حال میں ہے اس میں ایسے قاریوں کو بھی بہت دخل ہے جن کے وعظ محض چندوں کے لئے ہوتے ہیں لہٰذا وہ اپنے حاضرین کے سامنے حق بات کہنے سے ڈرتے ہیں اور اکثر و بیشتر صرف اولیاء اللہ کے واقعات، دوسرے مسلکوں پر تنقید اور قرآن مجید میں سے صرف شان نزول سے متعلق روایات بیان کرنے پر مجبور ہیں۔ سامعین کے سامنے قرآن مجید کی دعوت اور اس پر عمل کرنے کے تقاضے بہت کم بیان ہوتے ہیں کہ کہیں سننے والے ناراض نہ ہو جائیں اور ان کی روزی بند نہ ہو جائے۔ پھر چندوں کی اپیل میں کبھی اس بات کا ذکر نہیں ہوگا کہ لوگو! حلال کی کمائی میں سے اللہ کی راہ میں دو۔

قرآن تو علماء کی پیاس کے لئے سیرابی ہے اور فقہاء کے دلوں کے فصل کی بہار، وہ صلحاء کے لئے ایک جادۂ مستقیم ہے اور ارباب بحث و نظر کے لئے برہان قوی ہے، وہ طالب علم کے لئے علم کا انمول

خزانہ ہے اور ارباب حکومت کے واسطے ایک محکم دستورِ اساسی' وہ اصحابِ روایت کے لئے حدیث جان فزا ہے اور تشنگان تحقیق وجستجو کے لئے امید ورجاء کا سب سے بڑا سہارا ہے۔ قرآن کا اصل پیغام پہنچانا ہی علماء کی اصل ذمہ داری ہے نہ کہ اسے روزی کا ذریعہ بنانا۔

12- ((عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ وَلَا تَأْكُلُوْا بِهٖ وَلَا تَسْتَكْثِرُوْا بِهٖ وَلَا تَجْفُوْا عَنْهُ وَلَا تَغْلُوْا فِيْهِ)) [مسند احمد]

''حضرت عبدالرحمٰنؓ بن شبل بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قران مجید کا علم حاصل کرو اور اس کو روزی کا ذریعہ نہ بناؤ اور نہ ہی روزی بڑھانے کا۔ اس سے بے رخی اختیار نہ کرو اور نہ ہی اس میں غلو کرو۔''

علم قرآن کا حصول جنت کی نوید

13- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهِ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مِنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَـــهٗ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا قَعَدَ قَوْمٌ فِيْ مَسْجِدٍ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلٰئِكَةُ وَمَنْ اَبْطَاَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ)) [رواه الترمذی فی حدیث طویل]

''حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے علم حاصل کرنے کے لئے مسافت اختیار کی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتے ہیں اور جب بھی کچھ لوگ اللہ کے کسی گھر میں اللہ کی کتاب پڑھنے اور ایک دوسرے کو پڑھانے کے لئے بیٹھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان پر سکینت نازل فرماتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت ان کو اپنی آغوش میں لے لیتی ہے اور فرشتے ان کو گھیرے میں لے لیتے ہیں۔ اور جو کوئی عمل میں پیچھے رہ گیا اسے اس کا نسب آگے نہیں کر سکے گا۔''

فائدہ: اللہ کی ہدایت کو لوگوں تک پہنچانے کا اصل ذریعہ اب قرآن حکیم کو پڑھنا' اس کا علم حاصل کرنا اور دوسروں کو اس کی تعلیم دینا ہی ہے اور جو شخص یہ کام کرتا ہے تو گویا وہ رسولوں کے راستے کو اختیار کرتا ہے۔ ختم نبوت کے بعد اب یہ ذمہ داری امت مسلمہ کی ہے اور اسی کے ذریعے

رب کی رحمت حاصل ہوگی۔ اس معاملے کی اہمیت کے پیش نظر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ((فضل العالم علیٰ العابد کفضلی علی ادناکم)) یعنی کہ عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہی ہے جیسی میری فضیلت تم میں سے کسی ادنیٰ درجے کے انسان پر۔ دوسری اہم حقیقت آپؐ نے یہ واضح فرمائی کہ انسان کی نجات کا انحصار دینی فرائض کی بجا آوری پر ہے اور اس میں اگر کوتاہی ہوئی تو کسی اونچے خاندان میں ہونے یا کسی کے ساتھ حسب ونسب کی نسبت انسان کو کامیاب نہ کرا سکے گی۔ یہ بات مسلمانوں کو معلوم ہونی چاہئے کہ صرف مسلمانوں کے گھر پیدا ہونے یا کسی نبیؐ اور ولی کی اولاد ہونے کے ذریعے سے نجات نہ ہوگی' کیونکہ سید الانبیاء آگاہ کر رہے ہیں کہ جو عمل میں پیچھے رہ گیا اس کا حسب ونسب اسے آگے نہ کر سکے گا۔ حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن حساب کے وقت کوئی ایک دوسرے کے کام نہ آسکے گا اور نہ ہی پل صراط سے گزرنے کے وقت وہاں پر تو ہر شخص کا اپنا کردار اور عمل جو ایمان کی بنیاد پر کیا گیا ہو کام آئے گا۔ ہاں بعد میں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے متقین کو کنبوں کی بنیاد پر اکٹھا کر دیں گے اور کم درجے والوں کو اعلیٰ درجے والے کے ساتھ ملا دیں گے۔

قرآن مجید تدبر کے بغیر پڑھنا ____ خیر سے محرومی

14- ((عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ لَا خَيْرَ فِيْ قِرَائَةٍ لَيْسَ فِيْهَا تَدَبُّرٌ وَلَا عِبَادَةٌ لَيْسَ فِيْهَا فِقْهٌ اَلْفَقِيْهُ كُلُّ الْفَقِيْهِ مَنْ لَّمْ يُقَنِّطِ النَّاسَ مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ مَنْ لَّمْ يُؤْمِنْهُمْ مَكْرَهٗ وَلَمْ يَدَعِ الْقُرْاٰنَ رَغْبَةً عَنْهُ اِلٰى مَا سِوَاهُ)) [مشکوہ اخرجہ رزین]

''حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ اس قران مجید کے پڑھنے میں کوئی خیر نہیں ہے جس میں تدبر نہ ہو۔ اور نہ ہی اس عبادت میں کوئی خیر ہے جس میں سوچنے والے کی سوچ بچار نہ ہو۔ فقیہہ وہ شخص ہے جو لوگوں کو نہ تو رحمت خداوندی سے مایوسی ہونے دے ارنہ ہی اس کی پکڑ سے بے خوف کرے اور جو قرآن مجید سے بے رغبتی نہ کرے کسی اور چیز کی طرف توجہ کر کے۔

فائدہ: آج اگر دیکھا جائے تو امت اسی لئے قرآن مجید کی ہدایت سے محروم ہے کہ اس کو صرف کتاب ثواب بنا رکھا ہے اور اگر کوئی کوشش بھی کرتا ہے کہ بچوں کو قرآن مجید پڑھائے تو بس صرف ناظرہ پڑھوا دیتا ہے۔ کیونکہ علماء کرام بھی صرف اسی کا اکثر اہتمام اور

ناظرہ و حفظ کروا کر سمجھتے ہیں کہ قرآن مجید کا حق ادا ہو گیا۔ حالانکہ یہ ثواب نہیں ہدایت کے لئے نازل کیا گیا ہے۔ یہ اللہ کا کلام ہونے کی وجہ سے اتنا بابرکت ہے کہ ثواب بھی ملتا ہے۔ مقصد نزول ثواب نہیں بلکہ ہدایت ہے۔

15- ((عَنْ سُفْيَانَ اَنَّ عُمَرَ قَالَ لِكَعْبٍ مَّنْ اَرْبَابُ الْعِلْمِ قَالَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ بِمَا يَعْلَمُوْنَ قَالَ فَمَا اَخْرَجَ الْعِلْمَ مِنْ قُلُوْبِ الْعُلَمَاءِ قَالَ الطَّمْعُ)) [سنن الدارمی]

''حضرت سفیانؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے حضرت کعبؒ سے پوچھا کہ صاحب علم کون ہیں' اس پر انہوں نے کہا جو عمل کریں اس پر جو انہیں علم ہو۔ حضرت عمرؓ نے کہا' علماء کے دل سے کونسی چیز علم کو نکال دیتی ہے تو انہوں نے فرمایا لالچ۔''

بہترین انسان ـــــ عالم قرآن و متعلم قرآن

16- ((عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ)) [متفق علیه]

''حضرت عثمان بن عفانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔''

17- عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ لِاِنْسَانٍ اِنَّكَ فِيْ زَمَانٍ كَثِيْرٌ فُقَهَاءُهٗ قَلِيْلٌ قُرَاءُهٗ تُحْفَظُ فِيْهِ حُدُوْدُ الْقُرْاٰنِ وَتُضَيَّعُ حُرُوْفُهٗ قَلِيْلٌ مَنْ يَّسْئَلُ كَثِيْرٌ مَنْ يُّعْطِيْ يَطِيْلُوْنَ فِيْهِ الصَّلٰوةَ وَ يُقَصِّرُوْنَ الْخُطْبَةَ يَبْدَءُوْنَ اَعْمَالَهُمْ قَبْلَ اَهْوَاءِهِمْ وَ سَيَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ قَلِيْلٌ فُقَهَاءُهٗ كَثِيْرٌ قُرَاءُهٗ تُحْفَظُ فِيْهِ حُرُوْفُ الْقُرْاٰنِ وَتُضَيَّعُ حُدُوْدُهٗ كَثِيْرٌ مَنْ يَّسْئَلُ قَلِيْلٌ مَنْ يُّعْطِيْ يَطِيْلُوْنَ فِيْهِ الْخُطْبَةَ وَيُقَصِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ يَبْدَءُوْنَ فِيْهِ اَهْوَاءَهُمْ قَبْلَ اَعْمَالِهِمْ (رواه مالك)

''یحییٰ بن سعیدؒ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے ایک آدمی سے فرمایا کہ تو ایسے زمانے میں ہے جس میں قرآن مجید کے سمجھنے والے زیادہ ہیں اور صرف اسے پڑھنے والے کم ہیں۔

اس دور میں قرآن مجید میں بیان کردہ حدود کی حفاظت کی جاتی ہے اور اس کے حروف یعنی اشاعت کی پرواہ نہیں کی جاتی۔ آج کل سوال کرنے والے بہت کم ہیں اور سخاوت کرنے والے زیادہ ہیں۔ اس وقت نمازیں لمبی پڑھنے والے موجود ہیں اور خطبے چھوٹے دینے والے، لوگ اعمال کی ابتدا پہلے کرتے ہیں اور امیدیں بعد میں باندھتے ہیں لیکن عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ (تمام معاملات بدل جائیں گے) قرآن مجید کو سمجھنے والے کم ہی ہوں گے لیکن اس کے بغیر سمجھے صرف پڑھنے والے بہت ہوں گے۔ اس زمانے میں اس کے حروف کی بہت حفاظت کی جائے گی لیکن اس کے احکامات سے لاپرواہی برتی جائے گی۔ مانگنے والے بہت ہوں گے اور دینے والے کم، اس دور میں خطبے لمبے ہوں گے لیکن نمازیں چھوٹی اور لوگ امیدیں اور خواہشات پہلے باندھیں گے اور عمل بعد میں کریں گے۔''

کتنا صحیح نقشہ ہے اس وقت کی امت مسلمہ کا جو آج سے چودہ سو سال پہلے کھینچا گیا۔ کاش ہم اُدھر توجہ کرنے والے بنیں اور پھر اس زمانے کی طرف لوٹ جائیں جو صحابہ کرامؓ کا زمانہ تھا۔ لیکن اس میں پڑتی ہے محنت زیادہ۔

18- عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اَحَدٌ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ وَ لِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَاظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهٗ وَلَا اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللّٰهِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ اَنْزَلَ الْكُتُبَ وَاَرْسَلَ الرُّسُلَ [رواه احمد ترمذی و بخاری و مسلم)

''حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نبی اکرمؐ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے کوئی زیادہ غیرت والا نہیں ہے اسی لئے اس نے تمام بے حیائی کو حرام کر دیا ہے خواہ وہ ظاہر ہو یا چھپی ہوئی اور اللہ سے زیادہ مدح کسی کو پسند نہیں ہے اسی لئے اس نے خود اپنی مدح کی ہے اور اللہ کو سب سے زیادہ قطع عذر پسند ہے اس لئے اس نے کتابیں نازل کی ہیں اور رسول بھیجے ہیں۔''

الصلوۃ وَالدّعا

قرآن مجید جس فرض کا احساس سب سے پہلے انسان کو کرواتا ہے وہ دوام نماز ہے کہ یہی یادِ الٰہی کا جامع ترین ذریعہ ہے اور اسی حالت میں بندۂ مومن اللہ تعالیٰ کا انتہائی قرب حاصل کرتا ہے۔ چنانچہ فرض نماز سے بندۂ مومن کو مفر نہیں کہ اس کی حاجت تو ظاہر و باہر ہے لیکن اس کے بارے میں آنحضور ﷺ نے جو ترغیب و تشویق دلائی ہے وہ بھی بہت اہم ہے۔ سو باتوں کی ایک بات تو آپ ﷺ کا یہ فرمان ہے کہ نماز دین کا ستون ہے جس نے اسے منہدم کر دیا' گویا اس نے دین کو گرا دیا۔ کیونکہ چھت بغیر ستونوں کے تو کھڑی رہ نہیں سکتی۔ چنانچہ اس کے مختلف پہلو جن کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے یعنی حفاظت، دوام، مقصدیت اور اوقات، ان کے بارے میں مندرجہ ذیل فرموداتِ رسول مقبول ﷺ قابل توجہ ہیں۔

1- ((عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَامِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّي لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَىْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيْضَةٍ اِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ)) [صحيح مسلم]

''حضرت ام المؤمنین ام حبیبہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو مسلمان اللہ کے لئے دن رات میں بارہ رکعتیں نفلی نماز ادا کرے گا' فرض نمازوں کے علاوہ' تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دیتے ہیں یا اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دیا جاتا ہے۔''

فائدہ: ایک دوسرے فرمان میں یوں بھی فرمایا کہ اس کے فرائض کی ادائیگی میں جو کوتاہی رہ جاتی ہے اللہ تعالیٰ ان نفلی نمازوں کے ذریعہ اس کی تلافی کر دیں گے۔ یہ وہ بارہ رکعت نماز ہے جو آنحضور ﷺ مستقلاً ادا کرتے رہے ہیں' یعنی دو رکعت فجر کے ساتھ، چھ رکعت ظہر کے ساتھ' دو رکعت مغرب اور دو رکعت عشاء کے ساتھ۔

2- ((عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِتَّخَذَ حُجْرَةً قَالَ حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ مِنْ حَصِيْرٍ فِيْ رَمَضَانَ فَصَلّٰى فِيْهَا لَيَالِيَ فَصَلّٰى بِصَلَاتِهٖ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَلَمَّا عَلِمَ بِهِمْ جَعَلَ يَقْعُدُ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ قَدْ عَرَفْتُ الَّذِيْ رَاَيْتُ مِنْ صَنِيْعِكُمْ فَصَلُّوْا اَيُّهَا النَّاسُ فِيْ بُيُوْتِكُمْ فَاِنَّ اَفْضَلَ الصَّلَاةِ صَلَاةُ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا مَكْتُوْبَةً))

''حضرت زید بن ثابتؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان المبارک میں اپنے لئے ایک ٹاٹ کا حجرہ بنوایا۔ آپ نے اس میں (تہجد) نماز پڑھی' کچھ راتیں۔ آپؐ کے صحابہ نے بھی آپؐ کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب آپؐ کو معلوم ہوا تو آپؐ بیٹھ کر نماز پڑھنے لگے اور پھر آپؐ نے لوگوں کو فرمایا: میں نے تمہارا معاملہ جان لیا ہے۔ پس اے لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھو کیونکہ ہر شخص کی بہترین نماز وہ ہے جو وہ اپنے گھر میں پڑھے سوائے فرض نماز کے۔''

فائدہ: کیونکہ فرض نماز تو باجماعت ہونی چاہئے۔ تبھی اقامت الصلوٰۃ کے احکام کا حق ادا ہوتا ہے اور اسی حکم کی اطاعت میں فرض نماز کے لئے اقامت کہی جاتی ہے کہ معلوم ہو جائے کہ جس نماز کی اقامت کا حکم دیا جا رہا ہے وہ قائم ہو رہی ہے۔

3- ((عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدٰى وَاِنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى الصَّلٰوةَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ يُؤَذَّنُ فِيْهِ)) [رواه مسلم]

''حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ہدایت کے طریقے سکھائے اور ہدایت کے طریقوں میں سے یہ بھی ہے کہ نماز (فرض) اس مسجد میں ادا کی جائے جس میں اذان دی جاتی ہو۔''

4- عَنْ مِحْجَنٍ اَنَّهٗ كَانَ فِيْ مَجْلِسٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَذَّنَ بِالصَّلَاةِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ وَ مِحْجَنٌ فِيْ مَجْلِسِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَامَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ اَلَسْتَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ قَالَ وَلٰكِنِّيْ كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِيْ

اَهْلِیْ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جِئْتَ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَاِنْ کُنْتَ قَدْ صَلَّیْتَ)) [سنن نسائی]

''حضرت محجنؓ نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے تو نماز کے لئے اذان دی گئی۔ نبی اکرم ﷺ نماز کے لئے اٹھے اور واپس آئے تو محجنؓ وہیں بیٹھے تھے۔ آپؐ نے فرمایا تمہیں کس چیز نے نماز سے روکا تو مسلمان انسان نہیں ہے۔ اس نے عرض کی کیوں نہیں۔ میں اپنے گھر میں نماز پڑھ چکا تھا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تو آئے (اور نماز کی جماعت کھڑی ہو) تو لوگوں کے ساتھ نماز پڑھو اگرچہ پہلے (اکیلے) نماز پڑھ چکے ہو۔''

اور ایک دفعہ فرمایا آپؐ نے کہ ایک وقت آئے گا کہ لوگ نماز دیر سے پڑھا کریں گے۔ اس پر ایک صحابی نے عرض کی کہ جناب میں اس وقت کیا کروں تو آپؐ نے فرمایا اپنی نماز وقت پر ادا کرو' البتہ پھر باجماعت نماز دوسروں کے ساتھ بھی ادا کرو۔

ارکان نماز کی ادائیگی اطمینان سے کرو

5- ((عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِیْ نَاحِیَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلّٰی ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰی ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَیْكَ السَّلَامُ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ فِی الثَّانِیَةِ اَوْ فِی الَّتِیْ بَعْدَهَا عَلِّمْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَی الصَّلَاةِ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ فَکَبِّرْ ثُمَّ اقْرَاْ بِمَا تَیَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْکَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ رَاکِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَسْتَوِیَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِیْ صَلَاتِكَ کُلِّهَا)) [صحیح بخاری]

''حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا۔ نبی اکرم ﷺ مسجد کے کونے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اس شخص نے نماز پڑھی اور پھر آ کر آنحضور ﷺ کو سلام کیا تو

آپؐ نے فرمایا: لوٹ جاؤ' نماز ادا کرو' تم نے نماز ادا نہیں کی۔ اس نے پھر نماز ادا کی اور آ کر سلام عرض کیا۔ آپؐ نے فرمایا' لوٹ جاؤ' نماز ادا کرو تم نے نماز ادا نہیں کی۔ اس شخص نے تیسری یا چوتھی بار عرض کی کہ اللہ رسول ﷺ مجھے نماز ادا کرنا سکھا دیجئے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا جب نماز کے لئے کھڑے ہو تو وضو پوری طرح کرو' پھر قبلہ رخ ہو اور تکبیر کہو' پھر پڑھو جو قران مجید میں سے میسر ہو۔ پھر رکوع کرو یہاں تک کہ رکوع میں اطمینان ہو۔ پھر سر اوپر اٹھاؤ یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر سجدہ میں جاؤ اور پورے اطمینان سے سجدہ کرو۔ پھر (سجدے سے) سر اٹھا کر اطمینان سے بیٹھو' پھر (دوبارہ) اطمینان سے سجدہ کرو' پھر (سجدے سے) سر اٹھا کر اطمینان سے بیٹھو' پھر اسی طرح کا عمل (پوری) نماز میں کرو۔''

6- ((عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ فَاِنَّ تَسْوِیَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ اِقَامَةِ الصَّلَاةِ)) [متفق علیه] (وَلِلْبُخَارِیِّ)((اَقِیْمُوْا صُفُوْفَكُمْ فَاِنِّیْ اَرَاكُمْ مِّنْ وَّرَاءِ ظَهْرِیْ)) وَکَانَ اَحَدُنَا یُلْزِقُ مَنْکِبَهٗ بِمَنْکِبِ صَاحِبِهٖ وَقَدَمَهٗ بِقَدَمِهٖ))

''حضرت انسؓ بن مالک نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا: اپنی صفوں کو سیدھا کرو کیونکہ صفوں کا سیدھا کرنا اقامت نماز کا حصہ ہے اور بخاری شریف میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا' اپنی صفوں کو سیدھا کرو بے شک میں تمہیں اپنی پیٹھ پیچھے سے دیکھتا ہوں اور (حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ) ہم میں سے ہر کوئی اپنے کندھے اور قدم ایک دوسرے کے ساتھ چپکا لیتے تھے۔''

تحیۃ المسجد

7- ((عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَیْمِ الزُّرَقِیِّ سَمِعَ اَبَا قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِیِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا یَجْلِسْ حَتّٰی یُصَلِّیَ رَکْعَتَیْنِ)) [صحیح البخاری]

''حضرت عمرو بن سلیم الزرقیؒ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت قتادہؓ انصاری کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو بیٹھنے سے پہلے دو

رکعت پڑھ لے۔
(یہ تحیۃ المسجد ہیں اور یہ نفل ان اوقات میں پڑھ لینے چاہئیں جن اوقات میں نفلی نماز پڑھنا منع نہ ہو۔)

بندۂ مومن کا کپڑا ٹخنوں سے اوپر

8- ((عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یُصَلِّیْ مُسْبِلًا اِزَارَهٗ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَتَوَضَّاْ فَذَهَبَ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ جَاءَ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَتَوَضَّاْ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالَكَ اَمَرْتَهٗ اَنْ یَّتَوَضَّاَ ثُمَّ سَكَتَ عَنْهُ فَقَالَ اِنَّهٗ كَانَ یُصَلِّیْ وَهُوَ مُسْبِلٌ اِزَارَهٗ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَا یَقْبَلُ صَلَاةَ رَجُلٍ مُسْبِلٍ اِزَارَهٗ)) [سنن ابی داؤد]

''حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی اس حال میں نماز پڑھ رہا تھا کہ اس کا تہہ بند ٹخنوں سے نیچے تھا۔ اس پر نبی اکرم ﷺ نے اسے فرمایا' جاؤ وضو کرو۔ وہ وضو کر کے آیا تو آپؐ نے پھر فرمایا' جاؤ وضو کرو۔ وہ پھر آیا تو ایک آدمی نے عرض کی' اے اللہ کے رسول ﷺ! آپؐ اسے وضو کرنے کو کہتے ہیں اور پھر خاموشی اختیار کر لیتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ وہ نماز پڑھ رہا تھا اور اس کا تہ بند لٹک رہا تھا اور اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز قبول نہیں کرتے جس کا تہ بند (ٹخنوں سے نیچے) لٹک رہا ہو۔''

نماز واذان میں وقفہ

9- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ كُلِّ اَذَانَیْنِ صَلَاةٌ بَیْنَ كُلِّ اَذَانَیْنِ صَلَاةٌ ثُمَّ قَالَ فِی الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ)) [صحیح بخاری]

''حضرت عبداللہ بن مغفل بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے۔ ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے پھر تیسری بار فرمایا جو پڑھنا چاہے۔
دونوں نمازوں سے مراد اذان واقامت ہے۔

فائدہ: یہ وقفہ اکثر نماز مغرب پر نہیں دیا جاتا۔ حالانکہ ہر نماز میں یہ وقفہ ہونا چاہئے تاکہ لوگ تکبیر اولیٰ میں شامل ہو سکیں۔

نماز شعور کے ساتھ

10- ((اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِیْ صَلَاةٍ فَاِنَّهٗ یُنَاجِیْ رَبَّهٗ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَا یَقُوْلُ فِیْ صَلَاتِهٖ وَلَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَتُؤْذُوْا الْمُؤْمِنِیْنَ)) [ابو داؤد، صحیح ابن خزیمه]

''جب تم میں سے کوئی نماز میں ہو تو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے' تو اسے دیکھنا چاہئے کہ وہ اپنی نماز میں کیا کہہ رہا ہے اور اپنی آوازوں کو بلند نہ کیا کرو اور مومنوں کو تکلیف نہ دیا کرو۔''

مسجد میں نماز آہستہ آواز سے پڑھنا

11- ((عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ اعْتَكَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ فَسَمِعَهُمْ یَجْهَرُوْا بِالْقِرَائَةِ وَهُوَ فِیْ قُبَّةٍ لَّهٗ فَكَشَفَ السُّتُوْرَ وَكَشَفَ وَقَالَ اَلَا كُلُّكُمْ مُنَاجٍ رَبَّهٗ فَلَا یُؤْذِیَنَّ بَعْضُكُمْ وَلَا یَرْفَعَنَّ بَعْضُكُمْ عَلٰی بَعْضٍ فِی الْقِرَائَةِ اَوْ قَالَ فِی الصَّلَاةِ))

[مسند احمد]

''ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں اعتکاف فرمایا۔ آپؐ نے اونچی آواز سے قرات سنی تو آپؐ نے جھروکے میں سے باہر آ کر فرمایا' آگاہ رہو تم میں سے ہر کوئی اپنے رب سے مناجات کرتا ہے تو ایک دوسرے کو ایذاء نہ دیا کرو اور ایک دوسرے پر آواز بلند نہ کیا کرو' قرات میں یا نماز میں۔''

فائدہ: جب مسجد میں نماز فرض یا سنن اور نوافل پڑھے جا رہے ہوں تو آواز اونچی کرنے سے دوسروں کی نماز یا قرات میں خلل واقع ہوتا ہے اس لئے ایسا کرنے سے منع فرمایا گیا۔ رات کو اکیلے نماز ادا کرتے وقت قرات اتنی بلند آواز میں کرنی چاہئے کہ نماز پڑھنے والا خود سن سکے۔

سجدہ میں دعا کی اہمیت

12- ((عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقْرَبُ مَا یَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ فَاَكْثِرُوْا الدُّعَاءَ)) [صحیح مسلم]

''حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بندہ سجدہ کی حالت میں اپنے رب کے قریب ترین ہوتا ہے، پس (سجدہ میں) دعا زیادہ کیا کرو۔''

فائدہ: (یاد رہے کہ رکوع اور سجدہ کی حالت میں قرآن پڑھنا منع ہے۔ اس لئے غیر قرآنی دعائیں جو آپؐ سے ماثور ہیں، وہ اختیار کرنی چاہئیں۔) ہم تو بس تین تسبیحات پر اکتفا کرتے ہیں کیونکہ اکثر و بیشتر معلوم ہی نہیں ہے کہ یہ بھی دعا ہے۔ نماز تو دعا رہی نہیں اس لئے تو ترجمہ یاد کرنے کی بھی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ بس دعا تو نماز کے بعد کی جاتی ہے۔

قبولیت دعاء بندہ مسلم

13- ((عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَى الْاَرْضِ مُسْلِمٌ يَدْعُوْا اللّٰهَ بِدَعْوَةٍ اِلَّا آتَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهَا اَوْ صَرَفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهَا مَالَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اِذًا نُّكْثِرُ قَالَ اللّٰهُ اَكْثَرُ)) [سنن الترمذی]

''حضرت جبیر بن نفیرؓ سے مروی ہے کہ عبادہ بن صامتؓ نے بیان کیا ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ کرہ زمین پر جو بھی مسلم انسان اللہ کو پکارتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی پکار قبول فرماتے ہیں۔ قبولیت یوں ہوتی ہے کہ یا تو وہی دے دیا جاتا ہے یا اس کے برابر اس کی برائی دور کر دی جاتی ہے۔ (یا ایک دوسری روایت میں ہے کہ اسے آخرت کا ذخیرہ بنا لیا جاتا ہے) جب تک وہ کوئی گناہ کی یا قطع رحمی کا سوال نہیں کرتا۔ اس پر ایک صحابی نے عرض کی کہ پھر ہمیں کثرت سے مانگنا چاہئے تو آپؐ نے فرمایا، اللہ کے پاس بھی بہت فراخی ہے۔''

فائدہ: قرآن مجید میں فرمایا گیا کہ ﴿اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ﴾ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں ہر پکارنے والے کی پکار قبول کرتا ہوں جب بھی مجھے پکارتا ہے پس چاہئے کہ مانگنے والا میری بات بھی مانے اور مجھ پر یقین بھی ہو کہ میں دینے والا ہوں۔ بندہ مسلم سے مراد ایسا انسان ہے جو واقعی اس کا فرماں بردار ہو۔

یقین کی کیفیت کے بارے میں ایک حدیث قدسی میں آیا ہے کہ:

14- ((عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَكَرَنِيْ فَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِيْ نَفْسِيْ وَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاٍ ذَكَرْتُهٗ فِيْ مَلَاٍ خَيْرٍ مِّنْهُمْ وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ بِشِبْرٍ تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ ذِرَاعًا وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ بَاعًا وَاِنْ اَتَانِيْ يَمْشِيْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً)) [صحیح بخاری]

''حضرت ابو ہریرہؓ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں اپنے بندے کے ساتھ ویسا معاملہ کرتا ہوں جیسا کہ وہ مجھے گمان کرتا ہے اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے۔ اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے یاد رکھتا ہوں اور اگر وہ کسی محفل میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس محفل سے بہتر محفل میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔ میرا بندہ میری طرف بالشت آتا ہے تو میں ایک ہاتھ بھر آگے آتا ہوں اور اگر وہ ہاتھ بھر میرے قریب آتا ہے تو میں دو ہاتھ بھر۔ اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔

فائدہ: بندۂ عاصی کے لئے کتنی بڑی نوید ہے۔ اصل معاملہ یہ ہے کہ ہم اس کی طرف رجوع ہی نہیں کرتے اور اس کی یاد کا اہتمام نہیں کرتے۔

15- ((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ انْجَفَلَ النَّاسُ اِلَيْهِ وَقِيْلَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ فِي النَّاسِ لِاَنْظُرَ اِلَيْهِ فَلَمَّا اسْتَثْبَتُّ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَفْتُ اَنْ وَجْهَهٗ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ وَكَانَ اَوَّلُ شَيْءٍ تَكَلَّمَ بِهٖ اَنْ قَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوْا وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوْا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ))

[سنن الترمذی]

''حضرت عبداللہ بن سلامؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ آپؐ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا گیا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے ہیں۔ میں بھی آپؐ کو دیکھنے کے لئے آیا۔ پس جب میں نے آپؐ کے چہرۂ انور کو دیکھا تو پہچان لیا کہ یہ چہرہ کسی جھوٹے شخص کا نہیں ہوسکتا اور آپؐ نے جو پہلی بات فرمائی وہ یہ تھی کہ اے لوگو! سلام کو پھیلاؤ

(عام کرو) کھانا کھلاؤ اور نماز پڑھو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں تو تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔"

فائدہ: نبی اکرم ﷺ نے مدینہ والوں کو جو تین کاموں کی پہلی بار تاکید فرمائی۔ اب مسلمانوں کی اکثریت اس سے محروم ہے۔ سلام صرف جان پہچان والوں کو کیا جاتا ہے کیونکہ اکثر کو معلوم ہی نہیں ہوتا کہ مخاطب مسلم ہے کہ عیسائی کیونکہ شکل وصورت تو ان جیسی اختیار کی ہوئی ہے۔ دوسرے آپس میں دینی اخوت ہی نہیں رہی کہ کسی کے بھوکے ہونے کا احساس ہو۔ تیسرے نمازِ تہجد تو دور کی بات ہے اب تو فرض نماز کے بغیر بھی اسلام کو مکمل سمجھا جاتا ہے حالانکہ بندہ مسلم اور کافر مین فرق کرنے والی تو نماز ہے۔

16- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللهَ طَيِّبٌ لاَ يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّباً وَ اِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ اَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَا اَمَرَبِهِ الْمُرْسَلِيْنَ فَقَالَ "يَا اَيُّهَالرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحاً" وَ قَالَ اللهُ تعالىٰ "يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ" ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يَطِيْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ اِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَ مَطْعَمُهٗ حَرَامٌ وَ مَشْرَبُهٗ حَرَامٌ وَ مَلْبَسُهٗ حَرَامٌ وَ غُذِيَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ [رواه مسلم]

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ پاک ہے اور وہ پاک مال ہی قبول کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان کو وہی حکم دیتا ہے جو اس نے اپنے رسولوں کو حکم دیا ہے اور وہ یہ ہے کہ اے میرے رسولو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اس میں سے جو ہم نے آپ کو دے رکھی ہیں اور نیک عمل کرو اور فرمایا اے ایمان وال پاکیزہ چیزیں کھاؤ اس میں سے جو ہم نے دے رکھی ہیں اور اللہ کا شکر ادا کرو اگر تم اس کی بندگی کرنے والے ہو۔ پھر ذکر کیا اس آدمی کا جو طویل سفر کرے اس کے بال اور کپڑے گرد آلود ہوں اور وہ (خانہ کعبہ) میں ہاتھ اٹھا کر اللہ سے بخشش مانگے۔ حالانکہ اس کا کھانا، پینا اور لباس حرام کا ہے اور اس کا گوشت حرام کی غذا سے بنا ہے تو ایسے آدمی کی دعا کیسے قبول کر لی جائے۔

17- عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّم يُعْطِيْنِي الْعَطَاءَ فَاَقُوْلُ اَعْطِهٖ مَنْ هُوَ اَفْقَرُ اِلَيْهِ مِنِّيْ فَقَالَ خُذْهُ اِذَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ شَيْءٌ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلاَ سَائِلٍ فَخُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ فَاِنْ شِئْتَ كُلَّهُ وَاِنْ شِئْتَ تَصَدَّقْ بِهٖ وَمَالاَ فَلاَ تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ قَالَ سَالِمٌ فَكَانَ عَبْدُ اللهِ لاَ يَسْاَلُ اَحَداً شَيْئًا وَلاَ يَرُدُّ شَيْئًا اُعْطِيَهٗ [متفق عليه]

حضرت سالم بن عبداللہ اپنے باپ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت وہ حضرت عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے عطیہ دیتے میں عرض کرتا اس شخص کو دیجئے جو مجھ سے زیادہ محتاج ہے آپ فرماتے لے لو (یاد رکھو) جب آپ کو ایسا مال ملے جس میں آپ کو لالچ نہ ہو اور نہ ہی آپ نے سوال کیا ہو تو اس کو لے کر اپنے قبضہ میں کرو آپ کو اختیار ہے اس کو کھا لیجئے اور اگر پسند کرو تو صدقہ کر دیجئے اور جو مال اس طرح میسر نہ آئے اس کے پیچھے اپنے آپ کو نہ لگاؤ حضرت سالم بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر کسی سے کچھ سوال نہیں کرتا تھا اور جو مال اس کو دیا جاتا اس کو واپس نہیں کرتے تھے (بخاری ومسلم)

صوم

1- ((عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَؓ رَجُلٌ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کَیْفَ تَصُوْمُ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاٰی عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ غَضَبَہٗ قَالَ رَضِیْنَا بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ غَضَبِ اللّٰہِ وَغَضَبِ رَسُوْلِہٖ فَجَعَلَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یُرَدِّدُ ھٰذَا الْکَلَامَ حَتّٰی سَکَنَ غَضَبُہٗ فَقَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ بِمَنْ یَّصُوْمُ الدَّھْرَ کُلَّہٗ قَالَ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ اَوْ قَالَ لَمْ یَصُمْ وَلَمْ یُفْطِرْ قَالَ کَیْفَ مَنْ یَّصُوْمُ یَوْمَیْنِ وَ یُفْطِرُ یَوْمًا قَالَ وَیُطِیْقُ ذٰلِکَ اَحَدٌ قَالَ کَیْفَ مَنْ یَّصُوْمُ یَوْمًا وَ یُفْطِرُ یَوْمًا قَالَ ذَاکَ صَوْمُ دَاوٗدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ کَیْفَ مَنْ یَّصُوْمُ یَوْمًا وَ یُفْطِرُ یَوْمَیْنِ قَالَ وَدِدْتُ اَنِّیْ طُوِّقْتُ ذٰلِکَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مِّنْ کُلِّ شَھْرٍ وَّ رَمَضَانُ اِلٰی رَمَضَانَ فَھٰذَا صِیَامُ الدَّھْرِ کُلِّہٖ وَصِیَامُ یَوْمِ عَرَفَۃَ اَحْتَسِبُ عَلَی اللّٰہِ اَنْ یُّکَفِّرَ السَّنَۃَ الَّتِیْ قَبْلَہٗ وَالسَّنَۃَ الَّتِیْ بَعْدَہٗ وَصِیَامُ یَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اَحْتَسِبُ عَلَی اللّٰہِ اَنْ یُّکَفِّرَ السَّنَۃَ الَّتِیْ قَبْلَہٗ)) [صحیح مسلم]

''حضرت ابوقتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سوال کیا آپ کتنے روزے رکھتے ہیں۔ اس پر آپؐ نے غصہ کا اظہار فرمایا۔ جب حضرت عمرؓ نے آنحضور ﷺ کے غصے کو محسوس کیا تو وہ پکار اُٹھے۔ ہم اللہ کو رب مان کر، رسول اللہ کو نبی مان کر اور اسلام کو دین مان کر راضی ہیں۔ ہم اللہ کی پناہ میں آتے ہیں اللہ اور اس کے رسولؐ کے غضب سے۔ حضرت عمرؓ اس بات کو دہراتے رہے یہاں تک کہ آپؐ کا غصہ فرو ہو گیا۔ اس پر حضرت عمرؓ نے عرض کی کہ اس شخص کا کیا معاملہ ہے' جو ہمیشہ روزے رکھے۔ آنحضورؐ نے فرمایا اس نے تو گویا نہ روزہ رکھا اور نہ افطار کیا۔ حضرت عمرؓ نے پھر عرض کی' اس شخص کا کیا معاملہ ہے جو دو دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے۔ آپؐ نے فرمایا کہ کیا کوئی اس کی طاقت رکھتا

ہے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا' اس کے بارے میں کیا فرمان ہے جو ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے۔ آپؐ نے فرمایا یہ داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے۔ حضرت عمرؓ نے پھر سوال کیا' کہ اس کے بارے میں کیا حکم ہے جو ایک دن روزہ رکھے اور دو دن افطار کرے۔ آپؐ نے فرمایا میری خواہش ہے کہ مجھے اس کی طاقت دے دی جائے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین روزے ہر مہینے اور رمضان کے روزے یہ گویا سب دنوں کے روزوں کے برابر ہیں۔ عرفہ کے روزہ کے بارے میں میرا یہ گمان ہے کہ وہ کفارہ بن جاتا ہے ایک سال پہلے کے (صغیرہ) گناہوں کا اور ایک آئندہ سال کے (صغیرہ) گناہوں کا۔ اور عاشورہ کا روزہ کفارہ بن جاتا ہے گزرے ہوئے سال کے (صغیرہ) گناہوں کا۔

فائدہ: نماز کی سنت مؤکدہ کا تو مسلمانوں کو بڑا احساس ہے لیکن روزوں کے بارے میں نہ علماء ترغیب دلاتے ہیں اور نہ خود رکھتے ہیں حالانکہ یہ بھی سنت مؤکدہ ہیں۔

2- ((عَنْ سَعِیْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُفْطِرُ اَیَّامَ الْبِیْضِ فِیْ حَضَرٍ وَّ لَا سَفَرٍ)) [سنن النسائی]

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ایام بیض کے روزے نہ چھوڑتے تھے' خواہ حضر میں ہوں یا سفر میں۔''

3- ((عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَخْتَصُّوْا لَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ بِقِیَامٍ مِّنْ بَیْنِ اللَّیَالِیْ وَلَا تَخْتَصُّوْا یَوْمَ الْجُمُعَۃِ بِصِیَامٍ مِّنْ بَیْنِ الْاَیَّامِ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ فِیْ صَوْمٍ یَّصُوْمُہٗ اَحَدُکُمْ)) [صحیح مسلم]

''حضرت ابو ہریرہؓ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا' جمعرات کی رات کو قیام کے لئے اور جمعہ کے دن کو روزے کے لئے مخصوص نہ کرو سوائے اس کے کہ دوسرے روزوں کے ساتھ آ رہا ہو۔''

درود وسلام

1- ((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا وَّكَتَبَ لَهٗ بِهَا عَشْرُ حَسَنَاتٍ)) [سنن الترمذی]

''حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن مجھ سے قریب ترین وہ شخص ہوگا جو مجھ پر زیادہ درود بھیجتا ہوگا۔ اور آپؐ نے فرمایا جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے (میرے لئے رحمت وسلامتی کی دعا کرتا ہے) اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں اور اس پر اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔

فائدہ: یہ کتنا بڑا اللہ تعالیٰ کی رحمت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ کاش اس کو ہم دعا اور ذکر بنالیں۔

2- ((عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ اَنْ يُّغْفَرَ لَهٗ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ اَدْرَكَ عِنْدَهٗ اَبَوَاهُ الْكِبَرَ فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ)) [سنن الترمذی]

''حضرت ابوہریرہؓ سے بیان ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جائے کہ اس کے پاس میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے اور اس شخص کی ناک خاک آلود ہو کہ اس پر رمضان آئے اور گزر جائے اس سے پہلے کہ وہ بخش نہ دیا جائے اور اس شخص کی ناک خاک آلود ہو کہ اپنے ماں باپ میں سے ایک یا دونوں کا بڑھاپا پائے اور وہ اسے جنت میں داخل نہ کروا دیں۔

فائدہ: اللہ تعالیٰ اس بددعا سے ہر مسلمان کو بچائے۔ اب تو مسلمانوں کو بخشش کی کوئی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوتی۔ بس دنیا کی زندگی ہی اصل محبوب ہے۔

3- عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَهَبَ

ثُلُثُ اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ يَاۤاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللّٰهَ جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ فَكَمْ اَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِيْ؟ فَقَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعُ ؟ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ فَالنِّصْفُ؟ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ فَالثُّلُثَيْنِ؟ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ اَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِيْ كُلَّهَا؟ قَالَ اِذًا تُكْفٰى هَمُّكَ وَيُغْفَرَ لَكَ ذَنْبُكَ [رواه الترمذی]

حضرت ابی بن کعبؓ بیان کرتے ہیں کہ جب رات کا تیسرا حصہ گزر جاتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوتے اور فرماتے اے لوگو اللہ کا ذکر کرو پہلا نفخہ آ گیا اور دوسرا نفخہ اس کے پیچھے آئے گا موت اپنی تمام خوفناکیوں کے ساتھ آ گئی ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ پر کثرت کے ساتھ درود بھیجتا ہوں تو میں کتنا عرصہ آپ پر درود بھیجوں؟ آپ نے فرمایا جتنا عرصہ چاہو میں نے عرض کیا ایک چوتھائی آپ نے فرمایا جس قدر چاہو اگر اس سے زیادہ درود بھیجو تو تیرے لئے بہتر ہے میں نے عرض کیا آدھا وقت آپ نے فرمایا جس قدر تو مناسب سمجھے اگر اس سے بھی زیادہ وقت لگائے تو بہتر ہے میں نے عرض کیا اچھا تو دو تہائی وقت آپ نے فرمایا جس قدر تو چاہے اگر اس سے زیادہ بھیجو تو تیرے لئے بہتر ہے میں نے عرض کیا تمام وقت آپ پر درود بھیجتا رہوں گا فرمایا اس وقت تیرے غم دور ہو جائیں گے اور تیرے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ (ترمذی)

صدقات وانفاق

1- ((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهٖ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُهٗ اَحَبُّ اِلَيْهِ قَالَ فَاِنَّ مَالَهٗ مَا قَدَّمَ وَمَالُ وَارِثِهٖ مَا اَخَّرَ)) [صحیح البخاری]

''حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں کون ہے جسے اپنے ورثاء کا مال اپنے مال سے زیادہ محبوب ہے۔ صحابہؓ نے عرض کی کہ ہم میں سے کوئی نہیں ہے جسے اپنا مال زیادہ محبوب نہ ہو۔ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ کسی شخص کا مال وہ ہے جو وہ آگے بھیج دے اور جو وہ پیچھے چھوڑتا ہے وہ تو اس کے وارثوں کا مال ہے۔''

فائدہ: اب تو یہی حاصل زندگی ہے کہ کتنے پلاٹ لے لئے ہیں اور بچوں کے لئے کتنا جمع کرلیا ہے اور اسے ہی اثاثہ سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ اپنی آخرت کی تو کوئی پرواہی نہیں کیونکہ امت مرحومہ میں جو پیدا ہوگئے ہیں۔ حالانکہ امتیوں کو بھی فرمایا جارہا ہے۔

2- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُّظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ اَلْاِمَامُ الْعَادِلُ وَشَابٌّ نَشَاَ فِيْ عِبَادَةِ رَبِّهٖ وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ طَلَبَتْهُ امْرَاَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّي اَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ اَخْفٰى حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهٗ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ)) [صحیح بخاری]

''آپؐ نے فرمایا: قیامت کے دن سات قسم کے انسانوں کو اللہ تعالیٰ سایہ نصیب کرے گا جس دن اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے پاس سایہ نہ ہوگا۔ (۱) عادل حکمران (۲) نوجوان عبادت گزار (۳) وہ آدمی جس کا دل مسجد میں اٹکا رہتا ہے (۴) دو انسان جو آپس میں محبت اور نفرت صرف اللہ کے لئے کرتے ہیں۔ (۵) وہ شخص جسے خاندانی خوبصورت عورت برائی کی دعوت

دے لیکن وہ اللہ سے ڈر جائے۔ (۶) وہ شخص جو صدقہ اس طرح کرے کہ اس کا بایاں ہاتھ بھی نہ جان سکے۔ (۷) وہ شخص جو تنہائی میں اللہ کا ذکر کرے تو اس کے آنسو بہہ نکلیں۔''

3- ((عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ الْهَلَالِيِّ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَّالَةً فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَقِمْ يَا قَبِيْصَةُ حَتّٰى تَاْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَاْمُرَ لَكَ بِهَا ثُمَّ قَالَ يَا قَبِيْصَةُ اِنَّ الْمَسْاَلَةَ لَا تَحِلُّ اِلَّا لِاَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْاَلَةُ فَسَاَلَ حَتّٰى يُصِيْبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ اَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَاجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْاَلَةُ فَسَاَلَ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ اَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٍ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتّٰى يَقُوْلَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَى مِنْ قَوْمِهٖ قَدْ اَصَابَتْ فُلَانًا الْفَاقَةُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْاَلَةُ فَسَاَلَ حَتّٰى يَصِيْبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ اَوْ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ ثُمَّ يُمْسِكُ وَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْاَلَةِ يَا قَبِيْصَةُ سُحْتٌ يَاْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا))

''حضرت قبیصہ بن مخارق الہلالیؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھ پر ایک ضمانت پڑ گئی تو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے فرمایا: اے قبیصہ! انتظار کرو یہاں تک کہ ہمارے پاس کوئی صدقہ کا مال آئے تو ہم آپ کو اس سے دلا دیں گے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ قبیصہ سوال کرنا جائز نہیں ہے مگر تین قسم کے (لوگوں) کے لئے۔ ایک وہ شخص جس پر ضمانت پڑ جائے تو وہ مانگ سکتا ہے تاکہ وہ رقم پوری ہو جائے تو وہ رک جائے' دوسرے وہ جس پر کوئی آفت پڑ جائے اور اس کا سرمایہ ختم ہو جائے تو وہ سوال کرلے' یہاں تک کہ اس کی روزی کا سامان ہو جائے یا وہ شخص جو فاقہ زدہ ہو یہاں تک کہ اس کی قوم کے تین آدمی گواہی دیں تو وہ بھی روزی حاصل کرنے کے لئے سوال کرسکتا ہے' اس کے سوا جو مانگ کر کھاتا ہے' اے قبیصہ! وہ حرام کھاتا ہے۔''

فائدہ: اگر یہ احساس نہیں ہے تو صرف مسلمانوں میں۔ باقی اقوام تو عزت نفس کا پاس کرتی ہیں لیکن مسلمان بھکاری بن چکا ہے چاہے فرد ہو یا قوم۔ یہ تو مانگ کر کھانے کو شرف سمجھتے ہیں۔

4- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ قَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

((ثَلَاثٌ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ اِنْ کُنْتُ لَحَالِفًا عَلَیْھِنَّ لَا یَنْقُصُ مَالٌ مِنْ صَدَقَةٍ فَتَصَدَّقُوْا وَلَا یَعْفُوْا عَبْدٌ عَنْ مُظْلَمَةٍ یَبْتَغِیْ بِھَا وَجْہَ اللّٰہِ اِلَّا رَفَعَہُ اللّٰہُ بِھَا وَقَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ مَوْلٰی بَنِیْ ھَاشِمٍ اِلَّا زَادَہُ اللّٰہُ بِھَا عِزًّا یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَلَا یَفْتَحُ عَبْدٌ بَابَ مَسْاَلَةٍ اِلَّا فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْہِ بَابَ فَقْرٍ)) [مسند احمد]

''حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ بیان کرے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' اور میں اس پر قسم اٹھاتا ہوں کہ تین باتوں پر:

(۱) صدقہ کرنے سے مال میں کمی نہیں ہوتی۔

(۲) بندہ مظلوم اگر اللہ کی رضا کے لئے معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کو بلندی عطا کرتے ہیں یا فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی عزت میں اضافہ فرمائیں گے۔

(۳) جب کوئی شخص سوال کرنا شروع کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے فقر کا دروازہ کھول دیتے ہیں۔''

فائدہ: اس وجہ سے پوری مسلم دنیا فقیری کی زندگی گزار رہی ہے کیونکہ انہیں تو چند دنوں کی عیاشی چاہئے، خواہ عزت نفس کا دھیلہ نہ رہے اور یہ بھی اس لئے ہے کہ امت شرف انسانیت کو بھول چکی ہے۔

5- عَنِ الضَّحَّاكِ قَالَ كَانَ اُنَاسٌ مِّنَ الْمُنَافِقِيْنَ حِيْنَ اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ يُّؤَدَّى الزَّكٰوةُ يَجِيْئُوْنَ بِصَدَقَاتِهِمْ بِاَرْدَءِ مَا عِنْدَهُمْ مِنَ الثَّمَرَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَيَمَّمُوْا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ

[اخرجه ابن جرير و غيره كذافى الدر المنثور]

حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ جب حق تعالیٰ نے زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم فرمایا تو منافق آدمی بدترین پھل جوان کے پاس ہوتے تھے وہ دیا کرتے تھے اس پر حق تعالیٰ شانہ نے قرآن پاک میں آیت شریفہ ولاتیمموا الخبیث منه نازل فرمائی۔

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ

الْمَاٰبِ ۝ قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ ۝ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اِنَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ الصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ۝ (آل عمران رکوع 2:)

آراستہ کردی گئی لوگوں کے لئے خواہشات کی محبت (مثلاً) عورتیں ہوئیں اور بیٹے ہوئے اور ڈھیر لگے ہوئے سونے اور چاندی کے اور نشان لگے ہوئے (یعنی عمدہ اور اعلیٰ) گھوڑے اور دوسرے مویشی اور زراعت (لیکن یہ سب چیزیں) دینوی زندگی کی استعمالی چیزیں ہیں اور انجام کار کی خوبی (اور کام آنے والی چیز تو) اللہ ہی کے پاس ہے (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تم ان سے کہہ دو کیا میں تم کو ایسی چیز بتادوں جو (بدر جہا) بہتر ہو ان سب چیزوں سے (وہ کیا ہے غور سے سنو) ایسے لوگوں کے لئے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں ان کے رب کے پاس ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ان میں وہ لوگ ہمیشہ رہیں گے اور (ان کے لئے وہاں) ایسی بیبیاں ہیں جو ہر طرح پاک صاف ستھری ہیں اور (ان سب سے بڑھ کر چیز) اللہ کی خوشنودی ہے اور اللہ تعالیٰ بندوں (کے احوال) کو خوب دیکھنے والے ہیں (یہ لوگ جن کے لئے یہ آخرت کی چیزیں ہیں ایسے لوگ ہیں) جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم ایمان لے آئے ہیں پس آپ ہمارے گناہوں کو معاف کر دیجئے اور ہم کو جہنم کے عذاب سے بچا دیجئے۔ یہ لوگ (وہ ہیں جو مصیبتوں پر) صبر کرنے والے ہیں، سچ بولنے والے ہیں (اللہ تعالیٰ کے سامنے) عاجزی کرنے والے ہیں اور (نیک کاموں میں مال) خرچ کرنے والے ہیں اور پچھلی رات میں گناہوں کی معافی چاہنے والے ہیں۔

وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا (انعام ع۸)

ایسے لوگوں سے بالکل کنارہ کش (یکسو اور علیحدہ) رہو جنہوں نے اپنے دین کو لہو ولعب بنا رکھا ہے اور دینوی زندگی نے ان کو دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔

اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ

(توبہ ع ۶)

کیا تم لوگ آخرت کی زندگی کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی پر راضی ہوگئے دنیا کی زندگی تو آخرت کے مقابلہ میں کچھ نہیں ہے۔

6- عَنْ أَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْ لُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ابْنَ اٰدَمَ اِنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَّكَ وَاِنْ تُمْسِكْهُ شَرٌّلَّكَ وَلَا تُلَامُ عَلٰى كَفَافٍ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ۔

[رواه مسلم و مشكوة]

حضرت اسامہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے آدم کے بیٹے اگر تو اپنی بچت (اللہ کی راہ میں) خرچ کرے گا تو یہ تیرے حق میں بہتر ہے اور اگر بچت کو روک کر رکھے گا تو یہ تمہارے لئے بُرا ہے۔ضرورت کے لئے روکنے پر ملامت نہیں ہے اور خرچ کرنے میں اپنوں سے ابتداء۔(مسلم، مشکوۃ)

ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ کون سا صدقہ ثواب کے اعتبار سے بڑھا ہوا ہے؟ حضورؐ نے فرمایا یہ کہ تو صدقہ ایسی حالت میں کرے کہ تندرست ہو مال کی حرص دل میں ہو اپنے فقیر ہوجانے کا ڈر ہو اپنے مالدار ہونے کی تمنا ہو اور صدقہ کرنے کو اس وقت تک موخر نہ کر کہ روح حلق تک پہنچ جائے یعنی مرنے کا وقت قریب آجائے تو تو یوں کہے کہ اتنا مال فلاں کا اور اتنا مال فلاں کا حالانکہ اب مال (وارث) کا ہوگیا۔

ایک اور حدیث میں حضورؐ کا ارشاد نقل کیا گیا کہ جو شخص مرتے وقت صدقہ کرتا ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسا کہ کوئی شخص جب خوب پیٹ بھر لے تو بچے ہوئے کھانے کا ہدیہ/تحفہ کسی کے پاس لے کر جائے (مشکوۃ) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف مثالوں سے اس پر تنبیہ فرمائی کہ اصل صدقہ کا وقت تندرستی اور صحت کا ہے کہ اپنے نفس سے اصل مقابلہ اسی وقت ہے لیکن اس سب کا مطلب یہ نہیں کہ مرتے وقت کا صدقہ یا وصیت بیکار ہے۔ بہرحال ثواب اس کا بھی ہے ذخیرہ آخرت وہ بھی بنتا ہے البتہ اتنا ثواب نہیں ہوتا جتنا اپنی ضرورتوں اور راحتوں کے مقابلہ میں صدقہ کرنے کا ثواب ہے۔

ایک حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص دنیا سے محبت رکھتا ہے وہ آخرت کو نقصان پہنچاتا ہے اور جو آخرت سے محبت رکھتا ہے وہ دنیا کو نقصان پہنچاتا ہے۔ پس ایسی چیز کی (یعنی آخرت کی) محبت کو ترجیح دو جو باقی رہنے والی ہے اس چیز (یعنی دنیا) پر جو فنا ہوجانے والی ہے۔ایک حدیث میں حضورؐ کا ارشاد ہے کہ دنیا اس شخص کا گھر ہے جس کا آخرت میں گھر نہیں اور اس شخص کا مال ہے جس کا آخرت میں مال نہیں اور اس کے لئے وہی شخص جمع کرتا ہے جس کو عقل نہیں۔

7- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلى الله عليه وسلّم لَوْ كَانَ لِيْ مِثْلُ اُحُدٍ ذَهَبًا لَسَرَّنِيْ اَنْ لَّا يَمُرَّ عَلَيَّ ثَلٰثُ لِيَالٍ وَعِنْدِيْ مِنْهُ شَيْءٌ اِلَّا شَيْءٌ اَرْصَدَهُ لِدَيْنٍ

[رواه البخاری (مشكوة)]

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر میرے پاس احد کے پہاڑ کے برابر بھی سونا ہو تو مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میرے اوپر تین راتیں گزر جائیں اس حال میں کہ میرے پاس اس میں سے کچھ بھی ہو بجز اس کے کہ کوئی چیز اداء قرض کے لئے رکھ لی جائے۔

8- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسولُ الله صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّم مَامِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ اِلَّا مَلِكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُوْلُ اَحَدُهُمَا اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقاً خَلَفًا وَيَقُوْلُ الْاٰخِرُ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكاً تَلَفًا [متفق عليه (مشكوة)]

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ روزانہ صبح کے وقت دو فرشتے (آسمان سے) اترتے ہیں۔ایک دعا کرتا ہے اے اللہ خرچ کرنے والے کو بدل عطا فرما، دوسرا دعا کرتا ہے اے اللہ روک کر رکھنے والے کا مال برباد کر۔

9- عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّم بَادِرُوْا بِالصَّدَقَةِ فَاِنَّ الْبَلَاءَ لَا يَتَخَطَّاهَا [رواه رزين۔ مشكوة]

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ صدقہ کرنے میں جلدی کیا کرو اس لئے کہ بلا صدقہ کو پھاند نہیں سکتی۔

حضرت ابن عباس حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ صدقہ کرنا مال کو کم نہیں

کرتا اور جب کوئی شخص صدقہ کرنے کے لئے ہاتھ بڑھاتا ہے تو وہ مال فقیر کے ہاتھ میں جانے سے پہلے اللہ جل شانہ کے پاک ہاتھ میں جاتا ہے۔ (یعنی قبول ہوتا ہے) اور جو شخص ایسی حالت میں دست سوال بڑھاتا ہے کہ بغیر سوال کے اس کا کام چل جاتا ہو تو حق تعالیٰ شانہ اس پر فقر کا دروازہ کھول دیتے ہیں (ترغیب)

10- عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْفِقِیْ وَلَا تُحْصِیْ فَیُحْصِی اللّٰہُ عَلَیْكِ وَلَا تُوْعِیْ فَیُوْعِیَ عَلَیْكِ اِرْضَخِیْ مَا اسْتَطَعْتِ۔ [متفق علیہ کذافی المشکوۃ]

حضرت اسماءؓ فرماتی ہیں کہ حضورؐ نے ان سے ارشاد فرمایا کہ (خوب) خرچ کیا کرو اور شمار نہ کر (اگر ایسا کرے گی) تو اللہ جل شانہ بھی تجھ پر شمار کرے گا اور محفوظ کر کے نہ رکھ (اگر ایسا کرے گی) تو اللہ جل شانہ تجھ پر محفوظ کر کے رکھے گا) یعنی کم عطا کریگا) عطا کر جتنا بھی تجھ سے ہو سکے۔

علامہ سیوطیؒ نے درمنثور میں خود حضرت زبیرؓ سے ایک قصہ نقل کیا ہے جس میں حضورؐ نے ان کو خرچ کرنے کی خصوصی ترغیب دی ہے۔ حضرت زبیرؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرتؐ کے سامنے بیٹھا تھا کہ حضرتؐ نے (اہتمام اور تنبیہ کے طور پر) میرے عمامہ کا پچھلا کنارہ پکڑ کر فرمایا کہ اے زبیر میں اللہ کا قاصد ہوں تمہاری طرف خاص طور سے اور سب لوگوں کی طرف عام طور سے) (یعنی یہ بات تمہیں اللہ جل شانہ کی طرف سے خاص طور سے پہنچاتا ہوں) تمہیں معلوم ہے کہ اللہ جل شانہ نے کیا فرمایا ہے میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ جل شانہ جب اپنے عرش پر جلوہ فرما تھا تو اللہ جل شانہ نے اپنے بندوں کی طرف (کرم کی) نظر فرمائی اور یہ ارشاد فرمایا کہ میرے بندو تم میری مخلوق ہو، میں تمہارا پروردگار ہوں۔ تمہاری روزیاں میرے قبضہ میں ہیں، تم اپنے آپ کو ایسی چیز کے اندر مشقت میں نہ ڈالو جس کا ذمہ میں نے لے رکھا ہے۔ اپنی روزیاں مجھ سے مانگو۔ اس کے بعد حضورؐ نے پھر فرمایا کہ اور بتاؤں تمہارے رب نے کیا کہا۔ یہ کہا کہ اے بندے تو لوگوں پر خرچ میں تنگی نہ کرنا کہ میں تجھ پر تنگی نہ کروں۔ تو لوگوں سے (بچا کر) باندھ کر نہ رکھ تا کہ میں تجھ سے باندھ کر نہ رکھوں۔ تو خزانہ جمع کر کے نہ رکھ، تا کہ میں تیرے (نہ دینے) پر جمع کر کے نہ رکھ لوں۔ رزق کا

دروازہ سات آسمانوں کے اوپر سے کھلا ہوا ہے جو عرش سے ملا ہوا ہے، وہ نہ رات کو بند ہوتا ہے نہ دن میں۔ اللہ جل شانہ اس دروازہ سے ہر شخص پر روزی اتارتا رہتا ہے اس شخص کی نیت کے بقدر اس کی عطا کے بقدر، اس کے صدقہ کے بقدر، اس کے اخراجات کے بقدر اس کو عطا فرماتا ہے جو شخص زیادہ خرچ کرتا ہے اس کے لئے زیادہ اتارا جاتا ہے جو کم خرچ کرتا ہے اس کے لئے کمی کر دی جاتی ہے اور جو روک کر رکھتا ہے اس سے روک دیا جاتا ہے۔ اے زبیر خود بھی کھاؤ دوسروں کو بھی کھلاؤ اور باندھ کر نہ رکھو کہ تم پر باندھ کر رکھ دیا جائے۔ اور شمار نہ کرو کہ تم پر بھی شمار کیا جائے۔ تنگی نہ کرو کہ تم پر بھی تنگی کر دی جائے۔ مشقت میں (لوگوں کو) نہ ڈالو کہ تم پر مشقت ڈال دی جائے۔

ایک حضرت زبیرؓ ہی کیا ان سب حضرات کا ایک ہی سا حال تھا۔ ان حضرات کے یہاں مال رکھنے کی چیز تھی ہی نہیں۔ حضرت عمرؓ نے ایک مرتبہ ایک تھیلی میں چار سو دینار (اشرفیاں) بھریں اور غلام سے فرمایا کہ یہ ابوعبیدہؓ کو دے آؤ کہ اپنی ضروریات میں خرچ کر لیں اور غلام سے یہ بھی فرمایا کہ ان کو دینے کے بعد وہیں کسی کام میں مشغول ہو جانا تا کہ دیکھو کہ وہ ان کو کیا کرتے ہیں۔ وہ غلام لے گئے اور جا کر ان کی خدمت میں پیش کر دیئے۔ حضرت ابوعبیدہؓ نے حضرت عمرؓ کو بڑی دعائیں دیں اور اپنی باندی کو بلایا اور اس کے ہاتھ سے سات فلاں کو اور پانچ فلاں کو اتنے اس کو اتنے اس کو، اسی مجلس میں سب ختم کر دیئے۔ غلام نے واپس آ کر حضرت عمرؓ کو قصہ سنایا۔ پھر حضرت عمرؓ نے اتنی ہی مقدار ان کے ہاتھ حضرت معاذؓ کو بھیجی اور اس وقت بھی یہی کہا کہ وہاں کسی کام میں لگ جانا تا کہ یہ دیکھو کہ وہ کیا کرتے ہیں۔ انہوں نے بھی باندی کے ہاتھ اسی وقت فلاں گھر اتنے، فلاں گھر اتنے بھیجنے شروع کر دیئے۔ اتنے میں حضرت معاذؓ کی بیوی آئیں کہ ہم بھی تو مسکین اور ضرورت مند ہیں کچھ ہمیں بھی دے دو۔ حضرت معاذؓ نے وہ تھیلی ان کے پاس پھینک دی۔ اس میں دو باقی رہ گئی تھیں باقی سب تقسیم ہو چکی تھیں۔ غلام نے آ کر حضرت عمرؓ کو قصہ سنایا۔ حضرت عمرؓ بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ یہ سب بھائی بھائی ہیں۔ یعنی سب ایک ہی نمونہ کے ہیں (ترغیب)

11- عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلسَّاعِیْ عَلَی الْاَرْمَلَۃِ وَالْمِسْکِیْنِ کَا السَّاعِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاَحْسِبُہٗ قَالَ کَالْقَائِمِ لَا یَفْتُرُ وَکَالصَّائِمِ لَا یُفْطِرُ۔

[متفق علیہ (مشکوۃ)]

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بے خاوند والی عورت اور مسکین کی ضرورت میں کوشش کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ جہاد میں کوشش کرنے والا اور غالباً یہ بھی فرمایا کہ ایسا ہے جیسا رات بھر نماز پڑھنے والا کہ ذرا بھی سستی نہ کرے اور دن بھر روزہ رکھنے والا کہ ہمیشہ روزا دار رہے۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ بندہ اپنی قبر میں اس شخص کی طرح ہوتا ہے جو پانی میں ڈوب رہا ہو اور ہر طرف سے کسی مددگار کا خواہش مند ہو اور وہ اس کا منتظر رہتا ہے کہ باپ بھائی وغیرہ کسی دوست کی طرف سے کوئی مدد دعا کی (کم از کم) اس کو پہنچ جائے اور جب اس کو کوئی مدد پہنچتی ہے تو وہ اس کے لئے ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہوتی ہے (احیاء)۔

بشر بن منصور کہتے ہیں کہ طاعون کے زمانہ میں ایک آدمی تھا جو کثرت سے جنازوں کی نمازوں میں شریک ہوتے اور شام کے وقت قبرستان کے دروازہ پر کھڑے ہو کر یہ دعا کرتے اَنِسَ اللّٰہُ وَحْشَتَکُمْ وَرَحِمَ غُرْبَتَکُمْ وَتَجَاوَزَ عَنْ سَیِّاٰتِکُمْ وَقَبَّلَ اللّٰہُ حَسَنَاتَکُمْ (اللہ جل شانہ تمہاری وحشت کو دلبستگی سے بدل دے اور تمہاری غربت پر رحم فرمائے تمہاری لغزشوں سے درگزر فرمائے اور تمہاری نیکیوں کو قبول فرمائے) اس دعا کے بعد اپنے گھر واپس چلے جاتے۔ ایک دن اتفاق سے اس دعا کی نوبت نہیں آئی ویسے ہی گھر آ گئے تو رات کو خواب میں ایک بڑا مجمع دیکھا جوان کے پاس گیا۔ اس نے پوچھا تم کون لوگ ہو کیسے آئے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم قبرستان کے رہنے والے ہیں تم نے ہم کو اس کا عادی بنا دیا تھا کہ روزانہ شام کو تمہاری طرف سے ہمارے پاس ہدیہ آیا کرتا تھا۔ اس نے پوچھا کیسا ہدیہ؟ وہ لوگ کہنے لگے کہ تم جو دعا روزانہ شام کو کیا کرتے تھے وہ ہمارے پاس ہدیہ بن کر پہنچتی تھی وہ شخص کہتے ہیں کہ پھر میں نے بھی کبھی اس دعا کو ترک نہیں کیا۔

12- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَنْہُ عَمَلُہٗ اِلَّا ثَلٰثَةٍ مِنْ صَدَقَةٍ جَارِیَةٍ اَوْعِلْمٍ یُنْتَفَعُ بِہٖ اَوْوَلَدٍ صَالِحٍ یَدْعُوْلَہٗ

[رواہ مسلم کذافی المشکوۃ قلت وابو داؤد والنسائی و غیرھما]

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد ہے کہ جب آدمی مرجاتا ہے تو اس کے اعمال کا ثواب ختم ہوجاتا ہے مگر تین چیزیں ایسی ہیں جن کا ثواب مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے ایک

صدقہ جاریہ، دوسرے وہ علم جس سے لوگوں کو نفع پہنچتا رہے، تیسری صالح اولاد جو اس کے لئے مرنے کے بعد دعا کرتی رہے۔

ایک حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد وارد ہوا ہے کہ بندہ کہتا ہے میرا مال میرا مال اس کے سوا دوسری بات نہیں ہے کہ اس کا مال وہ ہے جو کھا کر ختم کر دیا یا پہن کر پرانا کر دیا یا اللہ کے راستہ میں خرچ کر کے اپنے لئے ذخیرہ بنا لیا اور اس کے علاوہ جو رہ گیا وہ جانے والی چیز ہے جس کو وہ لوگوں کے لئے چھوڑ کر چلا جائے (مسلم)

13- عَنْ عَائِشَةَؓ اَنَّھُمْ ذَبَحُوْا شَاةً فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَابَقِیَ مِنْھَا قَالَتْ مَا بَقِیَ مِنْھَا اِلَّا کَتِفُھَا قَالَ بَقِیَ کُلُّھَا اِلَّا کَتِفُھَا [رواہ الترمذی]

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ گھر کے آدمیوں نے یا صحابہ کرام نے ایک بکری ذبح کی (اور اس میں سے تقسیم کر دیا) حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ کتنا باقی رہا۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ صرف ایک شانہ باقی رہ گیا (باقی سب تقسیم ہوگیا) حضورؐ نے فرمایا سب باقی ہے اس شانہ کے سوا۔

ایک اور حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے دریافت فرمایا کہ تم میں سے کون شخص ایسا ہے جس کو اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ محبوب ہو۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسا تو کوئی بھی نہیں ہے۔ ہر شخص کو اپنا مال زیادہ محبوب ہوتا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ آدمی کا اپنا مال وہ ہے جس کو (ذخیرہ بنا کر) آگے بھیج دیا اور جو مال چھوڑ گیا وہ وارث کا مال ہے۔ (مشکوۃ عن البخاری)

14- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَدَّیْتَ الزَّکٰوۃَ فَقَدْ قَضَیْتَ مَاعَلَیْکَ وَمَنْ جَمَعَ مَالاً حَرَامًا ثُمَّ تَصَدَّقَ بِہٖ لَمْ یَکُنْ لَہٗ فِیْہِ اَجْرٌ وَکَانَ اِصْرُہٗ عَلَیْہِ

[رواہ ابن حبان و ابن خزیمہ فی صحیحھما والحاکم وقال صحیح الاسناد کذافی الترغیب]

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد ہے کہ جب تو مال کی زکوٰۃ ادا کر دے تو جو حق

(واجب) تجھ پر تھا وہ تو ادا ہو گیا (آگے صرف نوافل کا درجہ ہے) اور جو شخص حرام طریقہ (سود، رشوت وغیرہ) سے مال جمع کر کے صدقہ کرے اس کو اس صدقہ کا کوئی ثواب نہیں ہے بلکہ اس حرام کمائی کا وبال اس پر ہے۔

15- عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ لَایُؤَدِّیْ مِنْهَا حَقَّهَا اِلَّا اِذَا كَانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ صُفِّحَتْ لَهٗ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ فَأُحْمِیَ عَلَیْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰی بِهَا جَنْبُهٗ وَجَبِیْنُهٗ وَظَهْرُهٗ كُلَّمَا رُدَّتْ أُعِیْدَتْ لَهٗ فِیْ یَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ الْعِبَادِ فَیَرٰی سَبِیْلَهٗ اِمَّا اِلَی الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَی النَّارِ

[الحدیث بطوله فی المشكوة عن مسلم]

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ کوئی شخص جو سونے کا مالک ہو یا چاندی کا اور اس کا حق (یعنی زکوٰۃ) ادا نہ کرے تو قیامت کے دن اس سونے چاندی کے پترے بنائے جائیں گے اور ان کو جہنم کی آگ میں ایسا تپایا جائے گا گویا کہ وہ خود آگ کے پترے ہیں۔ پھر ان سے اس شخص کا پہلو اور پیشانی اور کمر داغ دی جائے گی اور بار بار اسی طرح تپا تپا کر داغے جاتے رہیں گے قیامت کے پورے دن میں جس کی مقدار دنیا کے حساب سے پچاس ہزار برس ہوگی اس کے بعد اس کو جہاں جانا ہوگا جنت میں یا جہنم میں چلا جائے گا۔

16- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ؓ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اُمِرْنَا بِاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَمَنْ لَّمْ یُزَكِّ فَلَا صَلٰوةَ لَهٗ [رواه الطبرانی و الكبیر باسانید احدها صحیح كذافی الترغیب]

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہمیں نماز قائم کرنے کا اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم ہے اور جو شخص زکوٰۃ ادا نہ کرے اس کی نماز بھی (قبول) نہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ اپنا ہی قصہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ پر تین دن کا فاقہ تھا۔ مجھے کچھ کھانے کو نہ ملا۔ میں صفہ پر جا رہا تھا کہ راستہ میں گر گیا۔ بچے کہنے لگے ابوھریرہؓ کو جنون ہو گیا۔ میں نے کہا، جنون تو تمہیں ہو رہا ہے۔ بالآخر میں صفہ تک پہنچا۔ وہاں حضورؐ کے پاس دو پیالے ثرید کے کہیں سے آئے ہوئے تھے اور حضور اصحاب صفہ کو کھلا رہے تھے۔ میں بھی سر اوپر کو اٹھا

رہا تھا کہ حضورؐ کی نظر مجھ پر پڑ جائے اور حضورؐ مجھ کو بھی بلا لیں۔ حتیٰ کہ سب فارغ ہو گئے اور پیالوں میں کچھ بھی نہ بچا۔ حضورؐ نے ان پیالوں کو اپنے دست مبارک سے چاروں طرف سے پونچھا تو ایک لقمہ بن گیا۔ حضورؐ نے اپنی انگلیوں پر رکھ کر مجھ سے فرمایا کہ اللہ کا نام لے کر اس کو کھاؤ۔ میں نے اس کو کھایا تو پیٹ بھر گیا۔

17- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مُعَاوِیَةَ الْغَامِرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ مَنْ فَعَلَهُنَّ فَقَدْ طَعِمَ طَعْمَ الْاِیْمَانِ مَنْ عَبَدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَعَلِمَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَعْطٰی زَكٰوةَ مَالِهٖ طَیِّبَةً بِهَا نَفْسُهٗ رَافِدَةً عَلَیْهِ كُلَّ عَامٍ وَلَمْ یُعْطِ الْهَرِمَةَ وَلَا الدَّرِنَةَ وَلَا الْمَرِیْضَةَ وَلَا الشَّرَطَ اللَّئِیْمَةَ وَلٰكِنْ مِنْ وَسَطِ اَمْوَالِكُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ یَسْاَلْكُمْ خَیْرَهٗ وَلَمْ یَاْمُرْكُمْ بِشَرِّهٖ [رواه ابو داؤد كذافی الترغیب]

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص تین کام کر لے اس کو ایمان کا مزہ آ جائے۔ صرف اللہ جل شانہ کی عبادت اور اس کو اچھی طرح جان لے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور زکوٰۃ کو ہر سال خوش دلی سے ادا کرے (بوجھ نہ سمجھے) اس میں (جانوروں کی زکوٰۃ میں) بوڑھا جانور یا خارشی جانور یا مریض یا گھٹیا قسم کا جانور نہ دے بلکہ متوسط جانور دے اللہ جل شانہ زکوٰۃ میں تمہارے بہترین مال نہیں چاہتے لیکن گھٹیا مال کا بھی حکم نہیں فرماتے۔

18- عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللهِ اَیُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ جُهْدُ الْمُقِلِّ وَ اِبْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ

[رواه ابو داؤد و غیره [مشكوة)]

حضرت ابو ہریرہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ سب سے افضل صدقہ کیا ہے؟ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ نادار کی انتہائی محنت اور ابتدا اس سے کرو جس کی پرورش تمہارے ذمہ ہے۔

19- عَنْ أَبِیْ ؓ هُرَیْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّخِیُّ قَرِیْبٌ مِّنَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْجَنَّةِ قَرِیْبٌ مِّنَ النَّاسِ بَعِیْدٌ مِّنَ النَّارِ وَالْبَخِیْلُ بَعِیْدٌ مِّنَ اللّٰهِ بَعِیْدٌ مِّنَ الْجَنَّةِ بَعِیْدٌ مِّنَ النَّاسِ قَرِیْبٌ مِّنَ النَّارِ وَالْجَاهِلُ السَّخِیُّ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ مِنْ عَابِدٍ بَخِیْلٍ [رواه الترمذی

كذافی المشكوة)]

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ سخی آدمی اللہ سے قریب ہے جنت سے قریب ہے، لوگوں سے قریب ہے، جہنم سے دور ہے اور بخیل آدمی اللہ سے دور ہے جنت سے دور ہے آدمیوں سے دور ہے اور جہنم سے قریب ہے۔ بے شک جاہل سخی اللہ کے نزدیک عابد بخیل سے زیادہ محبوب ہے۔

20- عَنْ عُمَرَؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْجَالِبُ مَرْزُوْقٌ وَالْمُحْتَكِرُ مَلْعُوْنٌ [رواه ابن ماه والدارمی كذافی المشكوة]

حضرت عمرؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص رزق (غلہ وغیرہ) باہر سے لائے (تاکہ لوگوں کو ارزاں دے) اس کو روزی دی جاتی ہے اور جو شخص روک کر رکھے وہ ملعون ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ مجھے کچھ نصیحت فرمادیں۔ آپ نے فرمایا کہ تمہیں چھ چیزوں کی نصیحت کرتا ہوں۔ سب سے پہلی چیز اللہ پر بھروسہ اور یقین ان چیزوں کا جن کا اللہ جل شانہ نے خود ذمہ لے رکھا ہے (مثلاً روزی وغیرہ) دوسرے اللہ کے فرائض کو اپنے اپنے وقت پر ادا کرنا۔ تیسرے زبان ہر وقت اللہ کے ذکر سے تروتازہ رہے۔ چوتھے شیطان کا کہنا ماننا، وہ ساری مخلوق سے حسد رکھتا ہے۔ پانچویں دنیا کے آباد کرنے میں مشغول نہ ہونا، کہ وہ آخرت کو برباد کرے گی۔ چھٹے مسلمانوں کی خیر خواہی کا ہر وقت خیال رکھنا۔

21- عَن عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلى الله عَليه وسلَّم قَالَ اَوَّلُ صَلَاحِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْيَقِيْنُ وَالزُّهْدُ وَاَوَّلُ فَسَادِهَا الْبُخْلُ وَالْاَمَلُ

[رواه البيهقی فی الشعب كذافی المشكوة]

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد ہے کہ اس امت کی اصلاح کی ابتدا (اللہ تعالیٰ کے ساتھ) یقین اور دنیا سے بے رغبتی سے ہوئی اور اس کے فساد کی ابتدا بخل اور لمبی لمبی امیدوں سے (ہوگی)۔

اور کم سے کم اس بات سے تو کوئی بھی مال دار خالی نہیں ہوسکتا کہ اس کا دل مال کی صلاح و فلاح کے خیال میں اللہ کے ذکر و فکر سے غافل رہے گا اور جو چیز اللہ جل شانہ سے غافل کردے وہ خسارہ ہی خسارہ ہے۔ اسی واسطے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ مال میں تین آفتیں ہیں۔ اول یہ کہ ناجائز طریقہ سے کمایا جاتا ہے۔ کسی نے عرض کیا کہ اگر جائز طریقہ سے حاصل ہو تو آپ نے فرمایا کہ بے جگہ خرچ ہوتا ہے۔ کسی نے عرض کیا اگر اپنے محل ہی پر خرچ کیا جائے تو آپ نے فرمایا کہ اس کی اصلاح کا فکر اللہ جل شانہ سے تو غافل کر ہی دے گا اور یہ لاعلاج بیماری ہے۔ ساری عبادات کا لب لباب اور مغز اللہ جل شانہ کا ذکر و فکر ہے۔ اور اس کے لئے فارغ دل کی ضرورت ہے اور صاحب جائیداد شخص دن بھر رات بھر کاشتکاروں کے جھگڑوں کے سوچ میں رہتا ہے۔ ان سے وصولی کے حساب کتاب میں رہتا ہے۔ شریکوں کے معاملات کی فکر میں رہتا ہے۔ کہیں ان کے حصول کا جھگڑا ہے، ان سے پانی کی بانٹ پر جھگڑا ہے، کہیں ڈول بندیوں میں لڑائی ہے اور حکام اور ان کے ایلچیوں کا قصہ علیحدہ ہر وقت کا ہے نوکروں مزدوروں کی خبر گیری ان کے کام کی نگرانی ایک مستقل مشغلہ ہے۔ اسی طرح تاجر کا حال ہے کہ اگر شراکت میں تجارت ہو تو شرکاء کی حرکتیں ہر وقت کی ایک مستقل مصیبت اور مستقل مشغلہ ہے اور تنہا تجارت ہو تو نفع کے بڑھنے کا فکر، ہر وقت اپنی محنت میں کوتاہی کا خیال، تجارت میں نقصان کا فکر، ایسے امور ہیں جو ہر وقت مسلط رہتے ہیں۔ مشاغل کے اعتبار سے سب سے کم وہ خزانہ ہے جو نقد کی صورت میں اپنے پاس ہو لیکن اس کی حفاظت اور اضاعت کا اندیشہ چوروں کا فکر اور اس کے خرچ کرنے کے مصارف کا فکر اور جن لوگوں کی نگاہیں اس کی طرف لگی رہتی ہیں ان کا خیال ایسے تفکرات ہیں کہ جن کی کوئی انتہا نہیں ہے اور یہی وہ سب دنیوی مضرات ہیں جو مال کے ساتھ لگی رہتی ہیں اور جس کے پاس بقدر ضرورت ہو وہ ان سب افکار سے فارغ۔

22- عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيه وسلَّم قَالَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى اَفْضَلِ الصَّدَقَةِ اِبْنَتُكَ مَرْدُوْدَةٌ اِلَيْكَ لَيْسَ كَاسِبٌ غَيْرُكَ [رواه ابن جامه كذافی المشكوة]

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ میں تمہیں بہترین صدقہ بتاتا ہوں۔ تیری وہ لڑکی (اس کا محل) ہے جو لوٹ کر تیرے ہی پاس آ گئی ہو اور اس کے لئے تیرے سوا

کوئی کمانے والا نہ ہو (کہ ایسی لڑکی پر جو بھی خرچ کیا جائے گا وہ بہترین صدقہ ہے)۔

23- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ تَکْثِرًا فَاِنَّمَا یَسْاَلُ جَمْرًا فَلْیَسْتَقِلْ اَوْلِیَسْتَکْثِرْ [رواه مسلم کذافی المشکوه]

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص اس لئے سوال کرتا ہے کہ اپنے مال میں زیادتی کرے وہ جہنم کے انگارے مانگ رہا ہے۔ جس کا دل چاہے تھوڑے مانگ لے یا زیادہ مانگ لے۔

حضرت حسن بصری فرماتے ہیں کہ علماء کا عذاب دل کی موت ہے اور دل کی موت آخرت کے عمل سے دنیا کی طلب ہے (یعنی دین کا کام اس غرض سے کرنا کہ اس سے دنیا کی مال و دولت یا عزت و وجاہت کمائی جائے) یحیٰی بن معاذ فرماتے ہیں کہ علم وحکمت کی رونق جاتی رہتی ہے۔ جب ان سے دنیا کمائی جائے حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ جس عالم کو امراء کے دروازوں پر دیکھو تو وہ چور ہے۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ جب کسی عالم کو دنیا سے محبت رکھنے والا سمجھو تو اس کو اپنے دین کے بارے میں متہم سمجھنا۔ اس لئے کہ ہر شخص اسی میں گھسا کرتا ہے جس سے اس کو محبت ہو۔

24- عَنْ خَالِدٍؓ بْنِ عَلِی الْجَهْنِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰه علیه وسلَّم یَقُوْلُ مَنْ بَلَغَهٗ عَنْ اَخِیْهِ مَعْرُوْفٌ مِنْ غَیْرِ مَسْئَلَةٍ وَلَا اَشْرَافِ نَفْسٍ فَلْیَقْبَلْهُ وَلَا یَرُدُّهٗ فَاِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ سَاقَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلَیْهِ [رواه احمد]

حضرت خالد بن علیؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس شخص کو بغیر سوال کے اور بغیر اشراف نفس (یعنی طمع اور حرص) کے اپنے بھائی کی طرف سے کوئی چیز پہنچے اس کو قبول کر لینا چاہئے اس کو رد نہ کرنا چاہئے۔ یہ اللہ جل شانہ کی طرف سے روزی ہے جو اس کو بھیجی گئی ہے۔

حضرت امام احمد بن حنبل کے صاحبزادے عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے دریافت کیا کہ اشراف نفس کیا چیز ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ تو اپنے دل میں یہ خیال کرے کہ یہ شخص مجھے کچھ دے

گا فلاں شخص مجھے کچھ بھیجے گا۔

آپ ایک شخص کو دوکان پر رہنے کے لئے ملازم رکھتے ہیں۔ اسی کی اس کو تنخواہ دیتے ہیں۔ وہ دن بھر اپنی خانگی ضروریات میں لگا رہتا ہے۔ چند منٹ ایک پھیرا دکان پر بھی لگا جاتا ہے۔ کیا آپ گوارا کر لیں گے کہ اس کو پوری تنخواہ دیتے رہیں؟ اور اگر نہیں تو اپنے متعلق آپ کا کیا عذر ہے کہ حق تعالیٰ شانہ نے محض عبادت کے لئے پیدا کیا اور وہ مالک وخالق ہر وقت آپ کو اپنی عطاؤں سے نوازتا ہے اور آپ اپنے فضول کاموں میں عمر گزار دیں اور اپنے آپ کو تسلی دیتے رہیں کہ پانچ وقت نماز میں حاضری تو دے دیتے ہیں اور کیا ہوسکتا ہے۔ غور کر لیجئے کہ یہ جواب آپ اپنے نوکروں سے بھی برداشت کر لیں گے؟

ایک حدیث میں حضورؐ کا ارشاد ہے کہ میں نے شب معراج میں ایک جماعت کو دیکھا کہ ان کے ہونٹ جہنم کی آگ کی قینچیوں سے کترے جا رہے ہیں۔ میں نے حضرت جبرئیل سے دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ یہ آپ کی امت کے وہ واعظ ہیں جو دوسروں کو نصیحت کرتے تھے اور خود اس پر عمل نہیں کرتے تھے۔

عَجِبْتُ لِمُبْتَاعِ الضَّلَالَةِ بِالْهُدٰی
وَمَنْ یَّشْتَرِیْ دُنْیَاهُ بِالدِّیْنِ اَعْجَبُ
وَاَعْجَبُ مِنْ هٰذَیْنِ مَنْ بَاعَ دِیْنَهٗ
بِدُنْیَا سِوَاهُ فَهُوَ مِنْ ذَیْنِ اَعْجَبُ

مجھے اس شخص پر تعجب آتا ہے جو ہدایت کے بدلہ گمراہی لے اور اس سے زیادہ تعجب اس شخص پر ہے جو دین کے بدلے دنیا خرید لے اور ان دونوں سے زیادہ تعجب اس شخص پر ہے جو اپنے دین کو دوسروں کی دنیا کے بدلے فروخت کر دے یعنی دنیا کا فائدہ دوسرے کو ہو اور دین اس کا ضائع اور برباد ہو۔

حضرت امام احمد بن حنبل نے حضرت حاتم سے دریافت فرمایا کہ دنیا سے سلامتی کی کیا تدبیر ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ دنیا سے اس وقت تک محفوظ نہیں رہ سکتے جب تک تم میں چار چیزیں نہ ہوں۔ (۱) لوگوں کی جہالت سے درگزر کرتے رہو۔ (۲) خود ان کے ساتھ کوئی حرکت جہالت کی نہ کرو۔ (۳) تمہارے پاس جو چیز ہو ان پر خرچ کر دو۔ (۴) انکے پاس جو چیز ہو اسکی امید نہ رکھو۔

حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ اپنے آپ کو فتنوں کی جگہ کھڑے ہونے سے بچاؤ۔ کسی نے پوچھا کہ فتنوں کی جگہ کون سی ہے؟ فرمایا امراء کے دروازے کہ ان کے پاس جا کر ان کی غلط کاریوں کی تصدیق کرنی پڑتی ہے۔ اور (ان کی تعریف میں) ایسی باتیں کہنی پڑتی ہیں جو ان میں نہیں ہیں۔ حضورؐ کا ارشاد ہے کہ بدترین علماء جو حکام کے یہاں حاضری دیں اور بہترین حاکم وہ ہیں جو علماء کے یہاں حاضر ہوں۔

حضرت عمرؒ بن عبدالعزیز نے حضرت حسنؒ بصری کو لکھا کہ مجھے ایسے مناسب لوگوں کا پتہ بتاؤ جن سے میں اپنی اس (خلافت کے) کام میں مدد لوں۔ حضرت حسن نے (جواب میں) لکھا کہ اہل دین تو تم تک نہ آئیں گے اور دنیا داروں کو تم اختیار نہ کرو گے (اور نہ کرنا چاہئے یعنی حریص لوگوں کو کہ وہ اپنے لالچ میں کام خراب کر دیں گے) اس لئے شریف النسب لوگوں سے کام لو۔ اسلئے کہ انکی قومی شرافت ان کو اس بات سے روکے گی کہ وہ اپنی شرافت کو خیانت سے گندہ کریں۔

25- عَنْ أَبِیْ هُرَیرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الْمِسْکِیْنُ الَّذِیْ تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَا اللُّقْمَتَانِ اِنَّمَا الْمِسْکِیْنُ الَّذِیْ یَتَعَفَّفُ مُتَّفَقٌ عَلَیهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ فِی الصَّحِیْحَیْنِ لَیْسَ الْمِسْکِیْنُ الَّذِیْ یَطُوْفُ عَلَی النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلٰکِنَّ الْمِسْکِیْنُ الَّذِیْ لَایَجِدُ غِنًی یُغْنِیْهِ وَلَا یُفْطَنُ بِهٖ فَیُتَصَدَّقَ عَلَیْهِ وَلَایَقُوْمُ فَیَسْئَالَ النَّاسَ۔

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہیں ہے جو کھجور دو کھجور ایک لقمہ دو لقمے مانگتا پھرتا ہے بلکہ مسکین تو وہ ہے جو (فقیری کے باوجود) سوال کرنے سے بچتا ہے (بخاری و مسلم) اور صحیحین کی ایک روایت میں ہے کہ مسکین وہ نہیں ہے جو گھومتا پھرتا ہے اور لوگوں سے اس کو ایک لقمہ دو لقمے ایک کھجور دو کھجوریں میسر آتی ہیں البتہ مسکین وہ آدمی ہے جو مال و دولت کو نہیں پاتا۔ جس سے وہ مستغنی رہے اور نہ اس کے فقر کا کسی کو پتہ چلتا ہے کہ اس پر صدقہ کیا جائے نہ وہ لوگوں سے سوال کرنے کے لئے حرکت کرتا ہے۔

26- عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَیَّ اِمْرَأَةٌ وَّمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْأَلُ فَلَمْ تَجِدْ

عِنْدِیْ شَیْئًا غَیْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَاَعْطَیْتُهَا اِیَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَیْنَ ابْنَتَیْهَا وَلَمْ تَاْکُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ علیه وسلَّمَ عَلَیْنَا فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ مَنِ ابْتُلِیَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَیْءٍ فَاَحْسَنَ اِلَیْهِنَّ کُنَّ لَهٗ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ۔ [متفق علیه]

حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ میرے پاس ایک عورت آئی اس کے ساتھ اس کی دو لڑکیاں تھیں وہ سوال کرنے آئی تھی لیکن میرے پاس ایک کھجور کے علاوہ اور کچھ نہ تھا چنانچہ میں نے اس کو وہ کھجور دے دی اس نے ایک کھجور کو اپنی دو بیٹیوں کے درمیان تقسیم کر دیا اور خود اس سے کچھ نہ کھایا۔ پھر وہ کھڑی ہوئی اور باہر نکل گئی پھر نبی پاک ہمارے پاس تشریف لائے آپ کو بتایا آپؐ نے فرمایا جو شخص ان لڑکیوں کے بارے میں آزمایا جائے پس وہ ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے تو یہ لڑکیاں اس کے لئے جہنم کی آگ سے پردہ بن جائیں گی۔ (بخاری و مسلم)

27- عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْ مُسْلِمٍ یَغْرِسُ غَرْسًا اِلَّا کَانَ مَا اُکِلَ مِنْهُ لَهٗ صَدَقَةً وَمَاسُرِقَ مِنْهُ لَهٗ صَدَقَةً رَوَاه مُسْلِمٍ وَفِیْ رَوَایَةٍ لَّهٗ فَلَایَغْرِسُ الْمُسْلِمُ غَرْسًا فَیَاْکُلُ مِنْهُ اِنْسَانٌ وَلَا دَابَّةٌ وَلَاطَیْرٌ اِلَّا کَانَ لَهٗ صَدَقَةٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ۔

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان درخت نہیں لگاتا مگر جو کچھ اس سے کھایا جاتا ہے صدقہ ہے اور جو چیز اس سے چوری ہو جاتی ہے وہ اس کے لئے صدقہ خیرات ہے (مسلم) مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ مسلمان جو درخت لگاتا ہے اس سے انسان، چارپائے، پرندے کھا جائیں قیامت تک اس کے لئے صدقہ ہے۔

28- عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو وَ جَرِیْرِبْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ کُنَّا فِیْ صَدْرِ النَّهَارِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهٗ قَوْمٌ عُرَاةٌ مُجْتَابِی النِّمَارِ اَوِالْعِبَاءِ مُتَقَلِّدِی السُّیُوْفِ عَامَّتُهُمْ بَلْ کُلُّهُمْ مِنْ مُّضَرَ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَاٰی بِهِمْ مِّنَ الْفَاقَةِ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَاَمَرَ بِلَالاً فَاَذَّنَ وَاَقَامَ ثُمَّ صَلَّی ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ یَاَیُّهَا النَّاسُ اِتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَةِ اِنَّ اللّٰهَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا

وَالْاٰيَةُ الْاُخْرٰى الَّتِيْ فِيْ اٰخِرِ الْحَشْرِ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِنْ دِيْنَارِهٖ مِنْ دِرْهَمِهٖ مِنْ ثَوْبِهٖ مِنْ صَاعِ بُرِّهٖ مِنْ صَاعِ تَمْرِهٖ حَتّٰى قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ بِصُرَّةٍ كَادَتْ كَفُّهٗ تَعْجِزُ عَنْهَا بَلْ قَدْ عَجَزَتْ ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتّٰى رَاَيْتُ كَوْمَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَثِيَابٍ حَتّٰى رَاَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَلَّلُ كَاَنَّهٗ مُذْهَبَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ [رَوَاهُ مُسْلِمٌ]

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم شروع دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ آپؐ کے پاس کچھ ایسے لوگ آئے جن کے بدن ننگے تھے دھاری دار اون کے کپڑے یعنی ٹاٹ بدن پر لٹکائے ہوئے تھے تلواروں کو گردنوں میں لٹکائے ہوئے تھے ان میں سے اکثریت مضر قبیلہ سے تھی بلکہ وہ تمام مضر قبیلہ سے تھے آپؐ نے ان کے فاقہ زدہ حال کو دیکھا تو آپؐ کا چہرہ متغیر ہوگیا۔ آپؐ گھر تشریف لے گئے پھر باہر نکلے بلال کو حکم دیا اس نے اذان اور تکبیر کہی آپ نے نماز پڑھائی پھر خطبہ دیتے ہوئے آپؐ نے فرمایا اے لوگو ڈرو اپنے رب سے جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا یعنی (اول) اس سے جوڑا بنایا پھر ان دونوں سے مرد اور عورت پیدا کر کے روئے زمین پر پھیلائے اور خدا سے جس کے نام کو تم اپنی حاجت براری کا ذریعہ بناتے ہو ڈرو قطع مودت میں ارحام سے بچو کچھ شک نہیں کہ خدا تمہیں دیکھ رہا ہے اے ایمان دارو اللہ سے ڈرو اور ہر نفس فکر کرے کہ اس نے کل قیامت کے لئے کیا بھیجا ہے لوگوں نے دینار، درہم، کپڑے، گندم اور کھجوروں کے صاع صدقہ میں دیئے یہاں تک کہ آپ نے فرمایا اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا صدقہ کرو چنانچہ ایک انصاری آدمی اتنی بڑی تھیلی لے آیا کہ اس کا ہاتھ اس کے اٹھانے سے عاجز تھا بلکہ عاجز آ ہی گیا پھر لوگ متواتر صدقہ لاتے رہے یہاں تک کہ میں نے غلہ اور کپڑے سے دو ڈھیر دیکھے۔ میں نے دیکھا کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ خوشی سے چمک رہا ہے۔ جیسا کہ سونا چمکتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اسلام میں اچھا طریقہ جاری کرے گا اس کو اس کا اجر ملے گا اور ان کا اجر بھی اس کے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا جو اس کے بعد اس طریقہ پر عمل پیرا رہیں لیکن ان کے ثواب میں کچھ کمی نہیں ہوئی اور جو شخص اسلام میں بُرا طریقہ ایجاد کرے اس پر اس کا گناہ ہوگا اور ان کے گناہوں سے کچھ کمی نہ ہوگی۔ (مسلم)

29- عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ الْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْاَمِيْنُ الَّذِيْ يُنَفِّذُ مَا اُمِرَ بِهٖ فَيُعْطِيْهِ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبَةً بِهٖ نَفْسُهٗ فَيَدْفَعُهٗ اِلَى الَّذِيْ اُمِرَ لَهٗ بِهٖ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِيْنَ۔ [مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ]

حضرت ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان امانت دار خزانچی جو اس چیز کو نافذ کرتا ہے جس کا وہ حکم دیا جاتا ہے اور دل کی خوشی سے اس شخص کو پوری مقدار عطا کرتا ہے جس کو دینے کے لئے اسے کہا گیا ہے اس کو صدقہ کرنے والوں کی (فہرست) میں لکھا جاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

30- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلّم اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ يَابْنَ اٰدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِيْ اَمْلَاْ صَدْرَكَ غِنًى وَاَسُدَّ فَقْرَكَ وَاِنْ لَاتَفْعَلْ مَلَاْتُ يَدَيْكَ شُغْلًا وَلَمْ اَسُدَّ فَقْرَكَ [الترمذی واحمد]

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے آدم زادے تو میری بندگی کے لئے وقت فارغ کر تو میں تیرے سینے کو غنا سے بھر دوں گا اور تیرا فقر روک دوں گا اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تیرا ہاتھ کام سے بھر دوں گا اور تیرا فقر بھی نہیں روکوں گا۔

یہ بات مشاہدہ سے ثابت بھی ہے لیکن انسان پھر بھی باز نہیں آتا اور اس دنیا میں مشغول ہو کر سمجھتا ہے کہ میں نے آسائش حاصل کر لی ہے حالانکہ حرص اس کے دل میں اور پیدا ہو جاتی ہے اور وہ ہمیشہ فقیر ہی رہتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ کی طلب بڑھتی رہتی ہے۔

31- عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللہ عَلَیہ وَسَلَّم مَنْ قَضٰی لِاَحَدٍ مِّنْ اُمَّتِیْ حَاجَۃً یُرِیْدُ اَنْ یَّسُرَّہٗ بِھَا فَقَدْ سَرَّنِیْ وَمَنْ سَرَّنِیْ قَدْسَرَّ اللّٰہَ وَمَنْ سَرَّاللّٰہَ اَدْخَلَہُ الْجَنَّۃَ [البیھقی فی شعب الایمان]

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی میرے کسی امتی کی حاجت پوری کرتا ہے تا کہ اسے خوشی حاصل ہو تو اس نے گویا مجھے خوش کیا ہے اور جس نے مجھے خوشی پہنچائی اس نے گویا اپنے رب کو خوش کرلیا اور جس سے اللہ رب العزت خوش ہو گیا وہ جنت میں پہنچ گیا۔

32- عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللہ عَلَیہ وَسَلَّم اِذَا اَرَدْتَّ اَنْ یَلِیْنَ قَلْبُکَ فَاَطْعِمِ الْمِسْکِیْنَ وَامْسَحْ رَأْسَ الْیَتِیْمِ [طبرانی ابوحبان]

حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم چاہو کہ تمہارا دل نرم ہوجائے تو مسکین کو کھانا کھلاؤ اور یتیم کی سر پرستی کرو (یہ دونوں چیزیں تمہارے دل کی سختی کو دور کردیں گی اور سخت دل انسان خیر سے محروم ہوجاتا ہے)۔

33- عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللہ عَنْہ قَالَ قَالَ رَسولُ اللّٰہِ صَلَّی اللہ عَلَیہ وسلَّمَ مَنْ اَصَابَتْہُ فَاقَۃٌ فَاَنْزَلَھَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُہٗ وَمَنْ اَنْزَلَھَا بِاللّٰہِ فَیُوْشِکُ اللّٰہُ لَہٗ بِرِزْقٍ عَاجِلٍ اَوْاٰجِلٍ۔ [رواہ ابو داؤد الترمذی]

حضرت عبداللہ بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو فاقہ پہنچے وہ اس کو لوگوں کے سامنے پیش کرے تو اس کا فاقہ دور نہیں ہوگا اور جو شخص اس کو اللہ کے پاس پیش کرے تو اللہ پاک اس کو جلد یا بدیر رزق عطا فرمائیں گے (ابوداؤد، ترمذی)

34- عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَؓ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَۃٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللّٰہُ عَبْداً بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّ وَ مَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰہِ اِلَّا رَفَعَہُ اللّٰہُ [رواہ مسلم]

حضرت ابو ہریرہؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں خیرات کرنے سے مال میں کمی نہیں ہوتی اور معاف کرنے پر اللہ تعالیٰ انسان کی عزت میں اضافہ ہی کرتا ہے

اور جب کوئی شخص تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی شان اور بڑھا دیتے ہیں۔

35- عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِوالْعَاصِؓ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ اِذَا کُنَّ فِیْکَ فَلَا عَلَیْکَ مَا فَاتَکَ مِنَ الدُّنْیَا حِفْظُ الْاَمَانَۃِ وَ صِدْقُ حَدِیْثٍ وَ حُسْنُ خَلِیْقَۃٍ وَ عِفَّۃُ طُعْمَۃٍ [رواہ احمد و ابن وھاب]

حضرت عمرو بن العاصؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا چار اوصاف اگر آپ میں ہیں تو تمہیں دنیا کے نہ ملنے کا غم نہ کرنا چاہئے۔ امانت کی پاسداری، بات کی سچائی، اخلاق کا بہترین ہونا اور رزق حلال۔

حج وعمرہ

1- عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ((مَن مَلَكَ زَادًا وَرَاحِلَةً تُبَلِّغُهُ اِلٰی بَیْتِ اللّٰہِ وَلَمْ یَحُجَّ فَلَا عَلَیْہِ اَنْ یَّمُوْتَ یَهُوْدِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا وَذٰلِكَ اَنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ فِیْ كِتَابِہٖ ﴿وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا﴾)) [سنن الترمذی]

''حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس زادراہ اور سواری ہو بیت اللہ تک پہنچانے کے لئے اور وہ پھر بھی حج نہ کرے تو اس کے لئے کوئی فرق نہیں کہ وہ یہودی مرے یا عیسائی۔ اور یہ اس بنیاد پر ہے جو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ لوگوں پر اللہ کے لئے بیت اللہ کا حج کرنا فرض ہے جس کو بھی اس تک پہنچنے کی استطاعت ہو۔''

2- ((عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْعُمْرَةُ اِلَی الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَیْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَیْسَ لَہٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ)) [صحیح بخاری]

''نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عمرہ، عمرہ سے عمرہ تک کفارہ بن جاتا ہے گناہوں کی بخشش کا، اور حج مقبول کی جزاء تو جنت ہے۔''

3- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((جِهَادُ الْكَبِیْرِ وَالصَّغِیْرِ وَالضَّعِیْفِ وَالْمَرْاَةِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ)) [سنن النسائی]

''حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بوڑھوں، بچوں، ضعیف اور عورتوں کا جہاد حج اور عمرہ ہے۔''

اخلاقیات

1- ((عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا زَعِیْمٌ بِبَیْتٍ فِیْ رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَاِنْ كَانَ مُحِقًّا وَ بِبَیْتٍ فِیْ وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَاِنْ كَانَ مَازِحًا وَ بِبَیْتٍ فِیْ اَعْلَی الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَّنَ خُلُقَہٗ)) [سنن ابی داؤد]

''حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا: میں جنت کے عمومی درجہ میں گھر کی ضمانت دیتا ہوں۔ اس شخص کو جو جھگڑا چھوڑ دے اگرچہ وہ حق پر ہو اور جنت کے وسط درجہ میں گھر کی ضمانت دیتا ہوں اس کے لئے جو جھوٹ کو چھوڑ دے اگرچہ وہ ہنسی مذاق میں ہو۔'' (جیسا کہ حضور ﷺ نے فرمایا: ((وَیْلٌ لِّمَنْ یُحَدِّثُ فَیَكْذِبُ لِیُضْحِكَ بِہِ الْقَوْمَ وَیْلٌ لَّہٗ وَیْلٌ لَّہٗ)) [احمد، ترمذی، ابو داؤد] ''ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جو بات کرنے میں جھوٹ بولے تاکہ لوگوں کو ہنسائے۔ اس کے لئے ہلاکت ہے، اس کے لئے ہلاکت ہے۔) اور جنت کے اعلیٰ درجہ میں گھر کی ضمانت دیتا ہوں اس شخص کے لئے جس کا اخلاق بہترین ہو جائے۔''

فائدہ: اخلاق حسنہ ہی اصل حاصل ایمان ہے۔ کاش ایمان والوں میں یہ خوبی پیدا ہو جائے اور وہ سچے، امانت دار اور پابندِ عہد اور باحیا، صبر وشکر کرنے والے اور متوکل علی اللہ ہو جائیں۔

2- ((عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ ثَلَاثًا قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰہِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ قَالَ فَمَا زَالَ یُكَرِّرُهَا حَتّٰی قُلْنَا لَیْتَہٗ سَكَتَ)) [صحیح البخاری]

''حضرت ابو بکرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں سب سے بڑے

گناہوں میں سے بھی بڑوں کے بارے میں نہ آگاہ کروں۔ میں نے عرض کی ضرور اللہ کے رسول ﷺ۔ اس پر آپؐ نے فرمایا: پہلا تو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا ہے اور دوسرے والدین کی نافرمانی' اور آپؐ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے لیکن پھر سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا: میری بات غور سے سنو' جھوٹی گواہی سے بچ کر رہو اور اس کو آپؐ نے اتنی بار دہرایا کہ میں نے دل میں کہا کاش آپؐ خاموش ہو جائیں۔'' (یہ ہے جھوٹ اور جھوٹی گواہی جو سب اخلاقی برائیوں کی جڑ ہے جس کے بارے میں آپ ﷺ نے متنبہ کیا اور ایک دوسرے فرمان میں جو آپؐ سے روایت کیا گیا ہے (اگرچہ مولانا ناصر الدین البانی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے):

((عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ بِالْاِشْرَاكِ بِاللّٰهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَرَءَ فَاجْتَنِبُوْا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ)) [ابو داؤد] ''جھوٹی گواہی اللہ کے ساتھ شرک کے برابر ہے۔ آپؐ نے یہ تین مرتبہ فرمایا اور پھر آیت پڑھی' بچو بتوں کی گندگی سے اور بچو جھوٹی گواہی سے (جھوٹی بات سے)''

فائدہ: جھوٹی گواہی میں بھی انسان ظلم کرتا ہے کہ کسی کا ناجائز حق دلاتا ہے اور کسی کا جائز حق مرواتا ہے اس لئے اسے شرک قرار دیا گیا کیونکہ شرک بھی ظلم ہے۔

3- ((عَنْ وَابِصَةَؓ بْنِ مَعْبَدٍ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ لَّا اَدَعُ شَيْئًا مِّنَ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ اِلَّا سَاَلْتُهٗ عَنْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَخْبِرْنِيْ قَالَ جِئْتَ تَسْاَلُنِيْ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ قُلْتُ نَعَمْ فَجَمَعَ اَصَابِعَهٗ الثَّلَاثَ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِهَا فِيْ صَدْرِيْ وَيَقُوْلُ يَا وَابِصَةُ اسْتَفْتِ نَفْسَكَ اَلْبِرُّ مَا اطْمَاَنَّ اِلَيْهِ الْقَلْبُ وَاطْمَاَنَّتْ اِلَيْهِ النَّفْسُ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ الْقَلْبِ وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ وَاِنْ اَفْتَاكَ النَّاسُ)) [مسند احمد]

''حضرت وابصہؓ بن معبد بیان کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ میں نیکی اور گناہ کے بارے میں سب کچھ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کرلوں۔ میں نے عرض کی' اے اللہ کے رسول ﷺ فرمائیں' آپ ﷺ نے فرمایا تو نیکی اور برائی کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہے۔ میں نے عرض کی ہاں۔ آپؐ نے اپنی تین انگلیوں کو اکٹھا کیا اور میرے سینے پر مارنا

شروع کیا اور فرمایا' اپنے نفس سے پوچھ لیا کرو۔ نیکی وہ ہے جس پر نفس میں اطمینان پیدا ہو اور دل میں تسکین اور گناہ وہ ہے جو دل اور سینے میں رڑکے۔''

فائدہ: اللہ تعالیٰ نے ہر شخص میں جو حق و باطل کی تمیز اور اپنے حقوق و فرائض کا شعور رکھا ہے انسان اس کو دبا کر ہی ظلم و تعدی کرتا ہے وگرنہ یہ اللہ کا پیمانہ ہر شخص کے اندر موجود ہے اور اس کی بنیاد پر ہر شخص مسئول ہے کہ اس نے عدل و انصاف پر زندگی گزاری ہے یا ظلم کرتا رہا ہے۔

4- ((عَنْ اُمِّ سَلْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَّ اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ وَاَقْضِيْ لَهٗ عَلٰى نَحْوِ مَااَسْمَعُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ شَيْئًا فَلَا يَاْخُذْ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ))

[صحیح بخاری]

''ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: ''یقیناً میں ایک انسان ہوں اور لوگو تم اپنے جھگڑے میرے پاس لے کر آتے ہو اور ہوسکتا ہے تمہارا کوئی دوسرے سے دلیل میں زیادہ ماہر ہو اور میں اس سے دلائل سن کر اس کے حق میں فیصلہ کر دوں (اور وہ جانتا ہو یعنی اس کا نفس گواہی دے کہ یہ اس کا حق نہیں ہے) تو وہ اپنے بھائی سے وہ چیز نہ لے' کیونکہ ایسی صورت میں وہ آگ کا انگارہ اپنے حق میں مجھ سے لے کر جائے گا۔''

5- عَنْ عَائِشَةَؓ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهٖ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ [رواه ابو داؤد]

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضورؐ کو میں نے فرماتے ہوئے سنا کہ مومن اپنے حسن اخلاق کی وجہ سے ہمیشہ روزہ رکھنے والے اور رات بھر قیام کرنے والے کا درجہ پالیتا ہے۔

6- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُظْهِرَ الزِّنَاوَ الرِّبَافِيْ قَرْيَةٍ فَقَدْ اَحَلُّوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَذَابَ اللّٰهِ [الطبرانی و الحاکم]

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جب کسی ملک /بستی میں زنا اور سود عام ہوجاتے ہیں تو لوگ اللہ کے عذاب کے مستحق ہوجاتے ہیں۔

7- عَنْ اَبِی دَرْدَاءؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَّلَ شَیْءٍ یُرْفَعُ مِنْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ الْخُشُوْعُ حَتّٰی لَا تَرٰی فِیْھَا خَاشِعًا وَ اَوَّلَ مَا تَفْقِدُوْنَ مِنْ دِیْنِکُمُ الْاَمَانَۃَ [رواہ الطبرانی]

حضرت ابو درداءؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس امت سے پہلی خیر جو اٹھالی جائے گی وہ خشیت الٰہی ہوگی یہاں تک کہ تم اس میں کوئی خشوع کرنے والا نہ پاؤ گے اور پہلی چیز جو اپنے دین میں سے تم گنوا دو گے وہ امانت ہوگی۔

8- عَنْ اَبِی مُوْسٰیؓ الْاَشْعَرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ الْھَرَجُ قَالُوْا وَ مَا الْھَرَجُ قَالَ الْقَتْلُ اِنَّہٗ لَیْسَ بِقَتْلِکُمُ الْمُشْرِکِیْنَ وَلٰکِنْ قَتْلُ بَعْضِکُمْ بَعْضاً حَتّٰی یَقْتُلُ الرَّجُلُ جَارَہٗ وَیَقْتُلُ اَخَاہُ وَ یَقْتُلُ عَمَّہٗ وَ یَقْتُلُ ابْنِ عَمِّہٖ قَالُوْا وَمَعَنَا عُقُوْلُنَا یَوْمَئِذٍ قَالَ اِنَّہٗ لَتُنْزَعُ عُقُوْلُ اَھْلِ ذٰلِکَ الزَّمَانِ وَ یَخْلُفُ لَہٗ ھَبَاءٌ مِّنَ النَّاسِ یَحْسَبُ اَکْثَرُھُمْ اَنَّھُمْ عَلٰی شَیْءٍ وَلَیْسُوْا عَلٰی شَیْءٍ۔ [رواہ الطبرانی]

ابو موسیٰ الاشعری بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے حرج ہوگا پوچھا گیا حرج کیا ہے اے اللہ کے رسولؐ۔ آپؐ نے فرمایا قتل کرنا۔ یہ قتل کرنا مشرکین کو قتل کرنا نہ ہوگا بلکہ تم میں سے بعض بعض کو قتل کریں گے یہاں تک کہ آدمی اپنے پڑوسی، اپنے بھائی، اپنے چچا اور چچا کے بیٹوں کو قتل کرے گا۔ صحابہؓ نے عرض کی کیا اس دن ہماری عقلیں ہمارے پاس ہی ہوں گی۔ آپؐ نے فرمایا اس زمانے کے لوگوں کی عقل ماری جائے گی اور بے عقل ہی باقی رہ جائیں گے اور ان میں اکثر یہ گمان کرتے ہوں گے کہ وہ کسی چیز (دین) پر ہیں لیکن وہ کسی چیز پر نہ ہوں گے۔

9- عَنْ اَبِی دَرْدَاءؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ اَفْضَلَ مِنْ دَرَجَۃِ الصِّیَامِ وَالصَّدَقَۃِ وَالصَّلٰوۃِ قَالَ قُلْنَا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَیْنِ وَ فَسَادُ ذَاتِ الْبَیْنِ ھِیَ الْحَالِقَۃُ [رواہ ابو داؤد و الترمذی]

حضرت ابو درداءؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو آگاہ نہ کروں ایسی بات سے جو افضل ہے روزہ، صدقہ و نماز سے۔ وہ کہتے ہیں ہم نے عرض کی کیوں

نہیں اے اللہ کے رسول۔ اس پر آپ نے فرمایا باہم صلح کروانا اور آپس میں فساد (ناراضگی) تو ہلاکت کرنے والی ہے۔

10- عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ کَذَّبَنِی ابْنُ آدَمَ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ ذٰلِکَ وَ شَتَمَنِیْ ابْنُ آدَمَ وَ لَمْ یَکُنْ لَّہٗ ذٰلِکَ فَاَمَّا تَکْذِیْبُہٗ اِیَّایَ فَقَوْلُہٗ لَنْ یُّعِیْدَنِیْ کَمَا بَدَاَنِیْ وَ اَمَّا شَتْمُہٗ اِیَّایَ فَقَوْلُہٗ اِتَّخَذَ اللّٰہُ وَلَداً وَ اَنَا اللّٰہُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ لَمْ اَلِدْ وَلَمْ اُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لِیْ کُفُواً اَحَدٌ۔ [رواہ البخاری عن ابی ھریرۃؓ]

''حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ عزوجل فرماتا ہے ابن آدم نے میری تکذیب کی حالانکہ یہ اس کا حق نہ تھا اور ابن آدم نے مجھے گالی دی حالانکہ یہ اس کے لائق نہ تھا۔ اس کا مجھے جھٹلانا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ میں اسے دوبارہ پیدا نہ کرسکوں گا جیسے میں نے پہلے پیدا کیا اور اس کا گالی دینا تو وہ یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ اللہ نے کسی کو اولاد بنایا ہے حالانکہ میں اللہ اکیلا ہوں، بے نیاز ہوں، نہ کسی کو جنا اور نہ میں جنا گیا ہوں اور نہ ہی میرے جوڑ کا کوئی ہے۔

اس طرح انسان اللہ تعالیٰ کے بارے میں بات کرنے میں احتیاط نہیں کرتا اور اسے گمان نہیں ہوتا کہ اس کی بات کے کیا اثرات ظاہر ہونے والے ہیں حالانکہ آنحضور کے اس ارشاد پر نگاہ ڈالیں تو انسان کو احساس ہوگا کہ اس کے الفاظ کے کیا نتائج نکلتے ہیں۔

11- عَنْ بِلَالِؓ بْنِ حَارِثِ الْمُزْنِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَتَکَلَّمُ بِکَلِمَۃٍ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰہِ مَا یَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ یَکْتُبُ اللّٰہُ لَہٗ بِھَا رِضْوَانَہٗ اِلٰی یَوْمٍ یَلْقَاہُ وَ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَتَکَلَّمُ بِکَلِمَۃٍ مِنْ سَخَطِ اللّٰہِ مَا یَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ یَکْتُبُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ بِھَا سُخْطَہٗ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ [رواہ الترمذی، ابن ماجہ و امام مالک و امام احمدؒ]

''ایک آدمی اللہ کی رضا مندی کے لئے ایسا کلمہ منہ سے نکالتا ہے جس کے مقام رفیع کے بارے میں اس کے حاشیہ خیال میں بھی نہیں ہوتا مگر اللہ تعالیٰ اس کلمے کی بدولت اس آدمی کے

لئے اپنی رضا مندی لکھ دیتا ہے اس سے ملاقات کے دن تک اور ایک شخص اللہ کی ناراضگی کا باعث بننے والا کلمہ اپنے منہ سے نکالتا ہے اور اس کو یہ علم نہیں ہوتا کہ اس کلمے کی شناعت کہاں تک پہنچی ہے مگر اللہ تعالیٰ لکھ دیتے ہیں اس کلمے کی بدولت اس آدمی کے لئے قیامت تک اپنی ناراضگی۔''

12- عَنْ زَيْدِبْنِ طَلْحَةَؓ بْنِ رُكَانَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ دِيْنٍ خُلُقاً وَخُلُقُ الْاِسْلَامِ الْحَيَاءُ۔ [اخرجه المالك]

حضرت زید بن طلحہ بن رکانہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ نے فرمایا بے شک ہر دین کا ایک اخلاق ہوتا ہے اور دین اسلام کا اخلاق حیاء ہے۔

13- عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَحْيُوْا مِنَ اللهِ حَقَّ الْحَيَاءِ قُلْنَا اِنَّا نَسْتَحْيِيْ مِنَ اللهِ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ الْاِسْتِحْيَاءُ مِنَ اللهِ تَعَالٰى حَقَّ الْحَيَاءِ اَنْ يَّحْفَظَ الرَّأْسَ وَمَا وَعٰى وَالْبَطْنَ وَمَا حَوٰى وَيَذْكُرَ الْمَوْتَ وَالْبِلَاءَ وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ تَرَكَ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاٰثَرَ الْاٰخِرَةَ عَلَى الْاُوْلٰى فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدِ اسْتَحْيٰى مِنَ اللهِ حَقَّ الْحَيَاءِ ۔ [اخرجه الترمذى]

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ سے حیاء کرو جیسے حیاء کا حق ہے۔ وہ کہتے ہیں ہم نے عرض کی ہم اللہ تعالیٰ سے حیاء کرتے ہیں اے اللہ کے رسول اور اس پر اللہ کا شکر ہے۔ آپؐ نے فرمایا میرا مطلب یہ نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ سے حیاء کا حق یہ ہے کہ سر اور اس کے متعلقات کی حفاظت کی جائے (یعنی آنکھ، کان اور زبان کا حیاء) اور پیٹ اور اس کے تقاضے (یعنی اکل حلال اور شہوت پر کنٹرول میں حیاء) اور یاد رکھنا موت اور آزمائش کا اور آخرت کی (فلاح) خاطر دنیا کی زینت کو ترک کر دینا اور آخرت کو دنیا پر ترجیح دینا پس جس نے یہ کرلیا تو اس نے گویا حیاء کا حق ادا کر دیا۔

14- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ

عَلٰى كُلِّ بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ يَكْتُبُوْنَ النَّاسَ عَلٰى قَدْرِ مَنَازِلِهِمُ الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ فَاِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ طَوَوُا الصُّحُفَ وَجَاءُوْا يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ وَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِيْ يُهْدِيْ بُدْنَةً ثُمَّ كَالَّذِيْ يُهْدِيْ بَقَرَةً ثُمَّ كَالَّذِيْ يُهْدِيْ الْكَبْشَ ثُمَّ كَالَّذِيْ يُهْدِيْ الدَّجَاجَةَ ثُمَّ كَالَّذِيْ يُهْدِي الْبَيْضَةَ۔ [متفق عليه نسائى و ابن ماجه]

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا جب جمعہ المبارک کا دن ہوتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازوں پر آجاتے ہیں اور لوگوں کی حاضری کا اندراج ان کی آمد کی ترتیب سے لکھتے رہتے ہیں پھر جب امام خطبہ کے لئے کھڑا ہوجاتا ہے تو وہ اپنے دفتر بند کر دیتے ہیں اور وعظ سننے لگ جاتے ہیں۔ جو کوئی اول وقت میں آتا ہے وہی بڑا درجہ پاتا ہے۔ پہلی گھڑی میں پہنچنے والے اتنا اجر پاتے ہے جیسے کوئی اونٹ کی قربانی دے پھر دوسرے نمبر پر گائے کی قربانی کے برابر اجر ملتا ہے۔ تیسرے درجہ میں مینڈھے کی قربانی اور پھر مرغی کی قربانی اور پھر انڈے کے صدقہ کے برابر۔ گویا فضیلت جمعہ سے وہ شخص محروم رہتا ہے جو امام کے وعظ شروع کرنے کے بعد آتا ہے۔

15- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْ وَرِعاً تَكُنْ اَعْبُدَ النَّاسِ وَكُنْ قَنِعاً تَكُنْ اَشْكَرَ النَّاسِ وَاَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُؤْمِناً وَاَحْسِنْ مُجَاوِرَةَ مَنْ جَاوَرَكَ تَكُنْ مُسْلِماً

حضرت ابو ہریرہؓ نبی اکرمؐ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نےؐ فرمایا اے انسان تو پرہیز گار بن جا یعنی گناہوں اور شبہات سے دور رہ تو سب سے زیادہ اللہ کا عبات گزار بن جائے گا اور تو اللہ کی تقسیم پر رضا مند ہو جا یعنی جو اللہ نے دے رکھا ہے اس پر رضا مند ہو جا تو سب سے زیادہ شکر گزار بن جائے گا۔ تو لوگوں کے لئے وہی پسند کر جو اپنے نفس کے لئے پسند کرتا ہے تو مومن بن جائے گا اور جو تیرا پڑوسی بنے اس سے اچھا سلوک کر تو مسلم ہو جائے گا۔

16- عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عَبِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰى اَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَاجَرَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوْبَ۔ [رواه ابن ماجه]

فضالہ بن عبیدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن وہ ہے جس سے لوگ اپنی جانوں اور مالوں کے بارے میں امن میں ہوں اور مہاجر وہ ہے جو خطاؤں اور گناہوں سے علیحدہ ہوجائے۔

17- عَنْ اَبِیْ دَرْدَاءٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِکُلِّ شَیءٍ حَقِیْقَۃٌ وَمَا بَلَغَ عَبْدٌ حَقِیْقَۃَ الْاِیْمَانِ حَتّٰی یَعْلَمَ اَنَّ مَا اَصَابَہٗ لَمْ یَکُنْ لِیُخْطِئَہٗ وَمَا اَخْطَاَہُ لَمْ یَکُنْ یُصِیْبُہٗ۔

[رواہ احمد وا طبرانی]

حضرت ابو درداءؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ ہر چیز کی کوئی حقیقت ہوتی ہے اور کوئی انسان ایمان کی حقیقت کو نہیں پا سکتا جب تک وہ جان نہ لے کہ جو کچھ اسے پہنچا ہے وہ خطا ہونے والا نہ تھا اور جو کچھ اسے نہیں ملا وہ اسے ملنے والا نہ تھا۔

18- عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ثَلَاثٌ مَنْ کُنَّ فِیْہِ وَجَدَ طَعْمَ الْاِیْمَانِ مَنْ کَانَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا سِوَاھُمَا وَمَنْ اَحَبَّ عَبْداً لَا یُحِبُّہٗ اِلَّا لِلّٰہِ وَمَنْ تَکْرَہُ اَنْ یَعُوْدَ فِی الْکُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْقَذَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْہُ کَمَا یَکْرَہُ اَنْ یُّلْقٰی فِی النَّارِ۔

[رواہ البخاری و المسلم و الترمذی والنسائی]

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین باتیں جس میں ہوں تو اس نے ایمان کا مزہ چکھ لیا۔ جس کو اللہ اور اس کے رسولؐ زیادہ محبوب ہوں ان کے سوا ہر کسی سے۔ جو کوئی کسی انسان سے محبت کرے اور اس کی محبت صرف اللہ کے لئے ہو اور جسے کفر میں لوٹ جانا اتنا ہی ناپسند ہو جتنا کسی کو آگ میں ڈال دینا جب کہ اللہ نے اسے کفر سے نکال لیا ہے۔

19- عَنْ مُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجَبَتْ مَحَبَّتِیْ لِلْمُتَحَابِّیْنَ فِیَّ وَالْمُتَجَالِسِیْنَ فِیَّ وَالْمُتَزَاوِرِیْنَ فِیَّ وَالْمُتَبَاذِلِیْنَ فِیَّ۔

[رواہ مالك و احمد الطبرانی والحاکم]

معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تبارک و

تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میری محبت لازم ہوگئی ان کے لئے جو میری خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور مل کر بیٹھتے ہیں اور ایک دوسرے کی زیارت کو جاتے ہیں اور ایک دوسرے پر مال خرچ کرتے ہیں۔

20- عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَیُکْرِمْ ضَیْفَہٗ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یُؤْذِجَارَہٗ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْلِیَصْمُتْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ بَدْلَ الْجَارِ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَصِلْ رَحِمَہٗ [متفق علیہ کذافی المشکوۃ]

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد ہے کہ جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہے آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ مہمان کا اکرام کرے اور اپنے پڑوسی کو نہ ستائے اور زبان سے کوئی بات نکالے تو بھلائی کی بات نکالے ورنہ چپ رہے اور دوسری روایت میں ہے کہ صلہ رحمی کرے۔

حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ سے عرض کیا مجھے کچھ وصیت فرما دیجئے۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ تمہیں اللہ کے خوف کی وصیت کرتا ہوں کہ یہ تمہارے ہر کام کے لئے زینت ہے۔ میں نے عرض کیا کچھ اور ارشاد فرمایا کہ قرآن شریف کی تلاوت اور اللہ کے ذکر کا اہتمام کہ جو آسمانوں میں تمہاری ذکر کا سبب ہے اور زمین میں تمہارے لئے نور ہے۔ میں نے اور زیادتی چاہی تو ارشاد فرمایا کہ سکوت بہت کثرت سے رکھا کرو، یہ شیطان کے دور رہنے کا ذریعہ ہے اور دینی کاموں میں مدد کا سبب ہے، میں نے اور زیادتی چاہی تو فرمایا کہ ہنسنے کی زیادتی سے احتراز کرو، اس سے دل مرجاتا ہے، اور منہ کی رونق کم ہوجاتی ہے، میں نے عرض کیا اور کچھ فرمایا حق بات کہو چاہے کڑوی ہی کیوں نہ ہو میں نے عرض کیا اور کچھ فرمایا اللہ کے معاملہ میں کسی کا خوف نہ کرو۔ میں نے عرض کیا اور کچھ فرمایا کہ تمہیں اپنے عیوب (کا فکر) لوگوں کے عیوب کو دیکھنے سے روک دے۔ (درمنثور)

21- عَنْ اَنَسٍؓ وَعَبْدِ اللّٰہِؓ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللّٰہِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَی اللّٰہِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰی عِیَالِہٖ [رواہ البیھقی فی الشعب کذافی المشکوۃ]

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مخلوق ساری کی ساری اللہ تعالیٰ کی عیال ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کو وہ شخص بہت محبوب ہے جو اس کی عیال کے ساتھ احسان کرے۔

22- عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِيْ اِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهٗ وَصَلَهَا [رواه البخاری کذافی المشکوة]

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد ہے کہ وہ شخص صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہے جو برابر سرابر کا معاملہ کرنیوالا ہو۔ صلہ رحمی کرنیوالا تو وہ ہے جو دوسرے کے توڑنے پر صلہ رحمی کرے۔

23- عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّبْسَطَ لَهٗ فِيْ رِزْقِهٖ وَيُنْسَأَلَهٗ فِيْ اَثَرِهٖ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ۔ متفق علیه [مشکوة]

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کے رزق میں وسعت کی جائے اور اس کے نشانات قدم میں تاخیر کی جائے (اس کی عمر میں برکت ہو) اس کو چاہئے کہ صلہ رحمی کرے۔

24- عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اِيَاسِ ابْنِ ثَعْلَبَةَ الْحَارِثِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِيْنِهٖ فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ وَاِنْ شَيْئًا يَسِيْرًا يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ وَاِنْ قَضِيْبًا مِّنْ اَرَاكٍ۔

[رواه مسلم]

حضرت ابوامامہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (جھوٹی) قسم کے ساتھ کسی مسلمان کے حق کو پکڑ لیتا ہے اللہ نے اس کے لئے دوزخ کو واجب کر دیا اور جنت کو حرام کر دیا ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ اگرچہ معمولی چیز ہو آپؐ نے فرمایا اگرچہ پیلو کے درخت کی ایک شاخ ہی کیوں نہ ہو (مسلم)

25- عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكٰى مِنْهُ عُضْوًا تَدَاعٰى

لَهٗ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهْرِ وَالْحُمّٰى۔ [متفق علیه]

حضرت نعمان بن بشیرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کی مثال باہم مودت الفت رحمت وشفقت کرنے میں جسم کی مثال ہے جب اس کے ایک عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو اس کا تمام جسم بیدار اور بخار کی کیفیت میں مبتلا رہتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

26- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ اَخُوالْمُسْلِمِ لَايَخُوْنُهٗ وَلَا يَكْذِبُهٗ وَلَا يَخْذُلُهٗ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ عِرْضُهٗ وَمَالُهٗ وَدَمُهٗ اَلتَّقْوٰى هٰهُنَا بِحَسْبِ امْرِئٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ يَّحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ [رواه الترمذی]

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس کی خیانت کرے نہ اس کے پاس جھوٹ بولے نہ اس کی مدد چھوڑے ایک مسلمان کی تمام چیزیں دوسرے مسلمان پر حرام ہیں۔ اس کی عزت اور اس کا مال اور اس کا خون حرام ہیں۔ تقویٰ یہاں ہے۔ آدمی کے لئے اتنی ہی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے (ترمذی)

27- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلدُّنْيَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِهَا الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ۔ [رواه مسلم]

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا ساز وسامان کا نام ہے اور دنیا کا بہترین ساز وسامان نیک عورت ہے۔ (مسلم)

28- عَنْ اَبِيْ ذَرٍ جُنْدُبِ بْنِ جُنَادَةَ وَاَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ مُعَاذِبْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلَّمَ قَالَ اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُمَا كُنْتَ وَاَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ۔ [رواه الترمذی]

حضرت ابو ذر اور معاذ بن جبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ جہاں کہیں بھی ہو اللہ کا ڈر رکھو اور برائی کے بعد نیکی کرو وہ برائی کو مٹا دے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آؤ۔ (ترمذی)

29- عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیہ وَسَلَّم قَالَ مُوْسٰی بْنُ عِمْرَ انْ عَلَیہِ السَّلامُ یَا رَبِّ مَنْ اعَزُّ عِبَادِكَ قَالَ مَنْ اِذَا قَدَرَ غَفَرَ [الطبرانی]

حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ اے رب العزت آپ کے ہاں آپ کی مخلوق میں سے سب سے عزت والا کون ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو اختیار رکھنے کے باوجود معاف فرمادے۔

(ف) یہی ہے جو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے ساتھ کررہے ہیں کہ اختیار رکھنے کے باوجود اپنے باغیوں سے درگزر بھی کئے ہوئے ہیں بلکہ رزق بھی مہیا کررہے ہیں۔

30- عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ اَنَّ رسولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم قَالَ لَا یَمْنَعْ جَارٌ جَارَہٗ اَنْ یَّغْرِزَ خَشْبَةً فِیْ جِدَارِہٖ ثُمَّ یَقُوْلُ أَبو هُرَیْرَةَ مَالِیْ اَرَاکُمْ عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ وَاللّٰہِ لَاَرْمِیَنَّ بِهَا بَیْنَ اَکْتَافِکُمْ۔ [متفق علیہ]

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی پڑوسی اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار پر لکڑی گاڑنے سے منع نہ کرے ابو ہریرہؓ فرمایا کرتے میں محسوس کرتا ہوں کہ تم اس سے اعراض کررہے ہو۔ اللہ کی قسم میں اس مسئلہ کو تم پر مسلط کرکے رہوں گا۔

31- عَنْ أَبِی عَبْدِالرَّحْمَانِ عَبْدِ اللّٰہ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہ علیہ وَسَلَّم اَیُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی قَالَ الصَّلٰوۃُ عَلٰی وَقْتِهَا قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ؟ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَیْنِ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ؟ قَالَ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ [متفق علیہ]

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اللہ کو کون سا عمل زیادہ پسندیدہ ہے فرمایا نماز کا وقت پر ادا کرنا میں نے عرض کیا پھر کون سا فرمایا والدین کے ساتھ نیکی کرنا میں نے عرض کیا پھر کونسا فرمایا اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔ (بخاری ومسلم)

32- عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہ عنْہ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم اَنَّ رَجُلاً زَارَ أَخًا لَهٗ فِیْ قَرْیَةٍ أُخْرٰی فَاَرْصَدَ اللّٰہ تَعَالٰی عَلٰی مَدْرَجَتِهٖ مَلَکًا فَلَمَّا اَتٰی عَلَیْهِ قَالَ اَیْنَ تُرِیْدُ؟ قَالَ

اُرِیْدُ اَخًا لِیْ فِیْ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ قَالَ هَلْ لَکَ عَلَیْهِ مِنْ نِّعْمَةٍ تَرُبُّهَا عَلَیْهِ؟ قَالَ لَاغَیْرَ اَنِّیْ اَحْبَبْتُهٗ فِی اللّٰہِ تَعَالٰی قَالَ فَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکَ بِاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَبَّکَ کَمَا اَحْبَبْتَهٗ فِیْہِ

[رواہ مسلم]

حضرت ابو ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے بھائی کی زیارت کے لئے جو دوسری بستی میں رہتا تھا ارادہ کیا۔ پس اللہ پاک نے اس کے راستے میں ایک فرشتہ کا تعین کیا جب وہ فرشتہ کے پاس سے گزرا تو اس نے پوچھا کہ تو کدھر جانا چاہتا ہے۔ اس نے کہا اس بستی میں اپنے بھائی کی ملاقات کرنا چاہتا ہوں فرشتے نے کہا کیا تیرا اس پر کچھ احسان ہے کہ تو اس میں اضافہ کرنا چاہتا ہے۔ اس نے کہا نہیں صرف اتنی بات ہے کہ میں خدا کے واسطے اس سے محبت کرتا ہوں۔ فرشتے نے کہا میں تیرے پاس اللہ تعالیٰ کا پیغام لے کر آیا ہوں کہ اللہ پاک تجھ کو محبوب جانتا ہے جیسا کہ تو خدا کے واسطے اس کو محبوب جانتا ہے۔ (مسلم)

33- عَنْ أَبِی هُرَیرَةَ رضَی اللّٰہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیہ وسلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِیْضًا اَوْزَارَ اَخًّا لَهٗ فِیْ اللّٰہِ نَادَاہُ مُنَادٍ بِاَنْ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاکَ وَتَبَوَّاْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلاً

[رواہ الترمذی]

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیمار کی عیادت کرے یا اللہ کی رضا کے لئے اپنے بھائی کی زیارت کرے تو اس کو پکارنے والا پکارتا ہوا کہتا ہے کہ تجھے مبارک ہو اور تیرا چلنا بہتر ہے اور تجھے جنت میں اترنے کی جگہ میسر آئے (ترمذی)

34- عَنْ أَبِی هُرَیرَةَ رَضِی اللّٰہ عَنْہ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہ عَلَیہ وَسَلَّم قَالَ اَلرَّجُلُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِهٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُّخَالِلُ۔ [رواہ ابو داؤد والترمذی]

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے پس ہر آدمی دیکھ بھال کر دوست بنائے (ابوداؤد ترمذی)

متفرقات

1- ((عَنْ عَلِيِّ نِ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَانِیْ جِبْرِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ عِشْ مَا شِئْتَ فَاِنَّكَ مَيِّتٌ وَاَحْبِبْ مَنْ شِئْتَ فَاِنَّكَ مُفَارِقُهٗ وَاعْمَلْ مَا شِئْتَ فَاِنَّكَ تُجْزٰى بِهٖ وَاعْلَمْ اَنَّ شَرْفَ الْمُؤْمِنِ قِيَامُهٗ بِاللَّيْلِ وَعِزَّهُ اسْتِغْنَاءُهٗ عَنِ النَّاسِ))

(الطبرانی و ابو نعیم و الحاکم)

''حضرت علیؓ ابن ابی طالب نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: میرے پاس جبریلؑ آئے اور انہوں نے کہا' اے محمد ﷺ جی لو جتنا چاہو لیکن آپ کو مرنا ہی ہے او جسے چاہو محبوب بنا لو آخر اسے چھوڑنا ہی ہوگا اور جیسے چاہو عمل کر لو مگر ان کا بدلہ ہو کر رہے گا اور جان لیجئے کہ مومن کا شرف قیام اللیل میں ہے اور اس کی عزت دوسروں سے سوال نہ کرنے میں ہے۔''

2- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَحُجِبَ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ))

''حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جہنم ڈھانپ دی گئی ہے من پسند چیزوں سے اور جنت ڈھانپ دی گئی ہے غیر پسند چیزوں سے۔''

فائدہ: دوزخ کو جو راستہ جاتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے اتنی دلکش دنیاوی خواہشات رکھ دی ہیں کہ انسان اُنہیں کا رسیا ہو جاتا ہے جو اسے دوزخ تک پہنچا دیتی ہیں۔ وہ اپنے نفس کی خواہشات اور دنیا کی زیب و زینت کو ہی زندگی سمجھ بیٹھتا ہے اور ان میں اتنا مگن ہوتا ہے کہ آخرت کا خوف اور محاسبہ اس کی نظر سے اوجھل ہو جاتا ہے۔ حالانکہ قران مجید میں کتنا واضح کیا گیا ہے کہ جو کچھ بھی تمہیں دنیا میں عطا کیا جاتا ہے یہ صرف چند دن برتنے کا سامان ہے' یہ ساتھ دینے والا اور باقی رہنے والا نہیں ہے ____ اور یہ دھوکے کا سامان ہے۔ لیکن نادان انسان اس پر اتنا فریفتہ ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے اتنا متکبر اور شیخی خورہ ہو جاتا ہے کہ اپنی آخرت تباہ کر بیٹھتا ہے۔

اور جنت کے راستے میں اللہ تعالیٰ نے اتنی دشواریاں اور ناپسندیدہ چیزیں رکھ دی ہیں کہ انسان ان کو اختیار کرنے سے گھبرا جاتا ہے حالانکہ یہ مشکلات ہی اصل میں کشادگی کا پیش خیمہ ہوتی ہیں۔

انسان جب تک زندگی کے امتحانات سر نہیں کرتا اعلیٰ مرتبہ نہیں حاصل کرتا اور اگر ان امتحانات سے گھبرا کر بیٹھ جائے تو اعلیٰ مراتب سے محروم رہتا ہے۔ یہی معاملہ جنت کو حاصل کرنے کا ہے۔ اصل ایمان بالآخرہ ہی انسان کو صبر کے مراحل طے کرنے کی ہمت عطا کرتا ہے اور جنت کی رعنائی اس کے حوصلے کو بڑھاتی ہے کہ وہ ان مشکلات میں ثابت قدمی اختیار کر کے جنت تک پہنچ جاتا ہے۔ اصل قدر بھی اسی نعمت کی ہوتی ہے جو تگ و دو کے بعد حاصل کی جائے وگرنہ آسانی سے مل جانے والی نعمت جلد زائل ہو جاتی ہے اور اس کی قدر بھی نہیں ہوتی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے جنت جیسی نعمت کو صبر و شکر اور امانت سے متعلق کر دیا ہے۔

3- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَ جَنَّةُ الْكَافِرِ))

''حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: دنیا مومن کیلئے قید خانہ ہے اور کافر کیلئے جنت ہے۔''

فائدہ: قید خانہ وہ جگہ ہے جہاں انسان کو پابندی کی زندگی گزارنی پڑتی ہے اور بندۂ مومن جب تسلیم کر لیتا ہے کہ میرا مالک اللہ ہے تو گیا اس نے خود پابندی اختیار کر لی اور گویا مالک کی غلامی کا قلادہ اپنی گردن میں ڈال لیا۔ اب اسے واقعی اپنی خواہشات اور پسند کو مالک کے حکم کا پابند کرنا چاہئے' یہ تقاضہ ہے اللہ کو مالک ماننے اور ایمان باللہ کا۔ وگرنہ اگر اللہ تعالیٰ کے مالک ہونے کا اقرار بھی کرتا ہے اور پھر اپنی مرضی کی زندگی گزارتا ہے تو اس نے دنیا کو جنت قرار دے لیا ہے جو کافر کا طرز عمل ہے کیونکہ کافر اپنا کوئی مالک نہیں مانتا اس لئے من چاہی زندگی گزارتا ہے اور جنت کی زندگی یہی ہے جہاں پر انسان کی من پسند زندگی اسے مل جائے گی۔ ایمان اور کفر کا بالفعل یہی فرق ہے جو آخرت میں کامیابی اور ناکامی کا معیار ہے۔ اسی لئے قرآن مجید میں ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ کو کامیابی کا لوازم قرار دیا گیا ہے۔ اور بغیر تقویٰ کے کامیابی کی کہیں کوئی ضمانت نہیں دی گئی۔ جو شخص ایمان لا کر اپنے قول کے مطابق اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی نہیں کرتا تو گویا وہ بدعہد ہے اور یہی حقیقت ہے جیسے رسول ﷺ نے اپنے فرمان میں بیان فرمایا ہے کہ ((لَا دِيْنَ لِمَنْ لَّا عَهْدَ لَهٗ)) ''اس شخص کا کوئی دین نہیں ہے جو عہد کی پاسداری نہیں کرتا'' گویا شہادت لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ ایک عہد ہے جو انسان خود اختیار کرتا ہے اور پھر اس کی پاسداری اس کی ذمہ داری بن جاتی ہے۔ جو یہ ذمہ داری پوری کرتا ہے آخرت میں من چاہی زندگی پالے گا اور جس نے یہ پابندی اختیار نہ کی اسے وہاں اس جیل کا پابند کر دیا جائے گا جو جہنم کے نام سے موسوم ہے۔

4- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْه اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْصِنِیْ قَالَ ((لَا تَغْضِبْ فَرَدَّ مِرَارًا قَالَ لَا تَغْضِبْ O لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرْعَةِ اِنَّمَا الشَّدِیْدُ الَّذِیْ یَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ)) [صحیح بخاری]

''حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے کہا کہ مجھے نصیحت فرمایئے۔ آپؐ نے فرمایا کہ غصہ میں نہ آؤ' اور کئی بار یہی کہتے رہے کہ غصہ نہ کرو، اور ایک دوسری روایت میں جو انہی سے مروی ہے آپؐ نے فرمایا بہادر وہ نہیں جو ہر ایک کو پچھاڑ دے' بلکہ بہادر وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھے۔'' (بخاری)

فائدہ: غصہ انسان کی عقل (یعنی اسے اللہ کی مرضی میں باندھنے والی چیز) کو مفلوج کر دیتا ہے اور پھر انسان حدود اللہ سے باہر ہو جاتا ہے اور اکثر و بیشتر اختیار کو اپنے ہاتھ میں لے کر ظلم کی روش اختیار کر لیتا ہے۔ یہ غصہ کی آگ ہی تو ہے جو حلم' سنجیدگی اور ضبط نفس کو جلا کر رکھ دیتی ہے اور انسان شتر بے مہار ہو جاتا ہے جو اس کی عاقبت کو برباد کرنے کا ذریعہ ہے۔ اگر ایمان بالاخرہ دل کا یقین بن جائے تو تبھی انسان غصہ پر قابو پا سکتا ہے اور آخرت میں صلہ اسے صبر کرنے اور اپنے نفس پر قابو رکھنے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ اس کو رسول اللہ ﷺ نے یوں بھی بیان کیا ہے کہ وہ شخص جو غصہ نکالنے کا اختیار بھی رکھتا ہے اور پھر قابو پالے تو آخرت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے قدموں کو جما دیں گے جب قدم ڈگمگا رہے ہوں گے۔ کیونکہ اس نے دنیا میں ثابت قدمی کا ثبوت دیا اور اپنے آپ کو اللہ کی حدود میں رکھ کر اپنے ایمان کا مظاہرہ کیا۔ اسلام کسی شخص کو اجازت نہیں دیتا کہ وہ قانون کو ہاتھ لے کر فوراً بدلہ لے لے۔ وہ تو اجتماعی معاملات میں اسے قانون کا پابند بناتا ہے کہ بدلہ لینے کے لئے عدالت کا دروازہ کھٹکھٹائے اور اجتماعی نظام کے ذریعہ اپنا بدلہ لے یا پھر آخرت کے بدلے کی خاطر اسے پی جائے اور اجر عظیم پالے اور حظ عظیم کے مرتبے پر فائز ہو جائے۔

5- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَتِ الْاٰخِرَةُ هَمَّهٗ جَعَلَ اللّٰهُ غِنَاهُ فِیْ قَلْبِهٖ وَجَمَعَ لَهٗ شَمْلَهٗ وَاَتَتْهُ الدُّنْیَا وَهِیَ رَاغِمَةٌ وَمَنْ كَانَتِ الدُّنْیَا هَمَّهٗ جَعَلَ اللّٰهُ فَقْرَهٗ بَیْنَ عَیْنَیْهِ وَفَرَّقَ عَلَیْهِ شَمْلَهٗ وَلَمْ یَاْتِهٖ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا مَا قُدِّرَ لَهٗ [رواہ رزین]

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا غم آخرت کا غم بن جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں (اس دنیا سے) غناء پیدا کر دیتے ہیں اور اس کے معاملات کو سمیٹ دیتے ہیں اور دنیا اس کے پاس ذلیل ہو کر آتی ہے اور جس شخص کا غم

دنیا بن جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان فقر لکھ دیتے ہیں اور اس کے لئے اس کے معاملات کو بکھیر دیتے ہیں اور دنیا سے اسے وہی ملتا ہے جو اللہ نے اس کے لئے مقرر کر رکھا ہے۔

فائدہ: انسان کو جتنی بھی دنیا مل جائے کبھی مطمئن نہیں ہوتا بلکہ اس کی تمنائیں اور خواہشیں اور بڑھ جاتی ہیں۔ اس کا گھر بھرا ہوتا ہے لیکن وہ فقیر ہوتا ہے اور جو شخص خلوص قلب سے اللہ کی طرف بڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ مومنوں کے دل رحمت و محبت سے اس کی طرف مائل کر دیتے ہیں اور ہر چیز کو اسے جلد پہنچا دیتے ہیں۔

6- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ اُمَّتِیْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰی قِیْلَ وَمَنْ یَّاْبٰی یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰی رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے تمام لوگ جنت میں داخل ہوں گے مگر جس نے انکار کیا پوچھا گیا یا رسول اللہ وہ کون شخص ہے جو انکار کرتا ہے فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔ (بخاری)

7- عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیَّاكُمْ وَالْجُلُوْسَ فِی الطُّرُقَاتِ فَقَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَالَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِیْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَبَیْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِیْقَ حَقَّهٗ قَالُوْا وَمَا حَقُّ الطَّرِیْقِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْاَذٰی وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْیُ عَنِ الْمُنْكَرِ۔ متفق علیہ

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا راستوں میں بیٹھنے سے پرہیز کرو۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے لئے مجلسوں کا لگانا ضروری ہوتا ہے جس میں ہم باتیں کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا اگر تمہیں مجالس قائم کرنا ضروری ہے تو راستے

کا حق ادا کرنا ہوگا۔ صحابہ نے عرض کیا راستے کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا نگاہ نیچے کرنا اور تکلیف دینے والی چیز کو رستہ سے ہٹا دینا اور سلام کا جواب دینا۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا۔ (بخاری و مسلم)

8- عَنْ أَبِی الدَّرْدَاءِ عُوَيْمِرٍ رَضِیَ اللہ عَنْہ قَالَ سَمِعْتُ رَسولَ اللہ صَلَّی اللہ علیہ وسلَّم يَقُوْلُ اَبْغُوْنِیْ فِی الضُّعَفَاءِ فَاِنَّمَا تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ بِضُعَفَائِكُمْ رواہ ابو داؤد

حضرت ابوالدرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے تم مجھے کمزور لوگوں میں تلاش کرو اس لئے کہ کمزور لوگوں کی بدولت تمہیں فتح یابی حاصل ہوتی ہے اور رزق مہیا ہوتا ہے۔ (ابوداؤد)

9- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللہ عَنْهُمْ اَنَّ رَسَولَ اللہِ صَلَّی اللہ علیہ وسلَّم قَال لَوْ اَنَّ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيًا مِّنْ ذَهَبٍ اَحَبَّ اَنْ يَكُوْنَ لَهٗ وَادِيَانِ وَلَنْ يَّمْلَاَ فَاهُ اِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰی مَنْ تَابَ متفق علیہ

حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر آدم کے بیٹے کو سونے کی ایک وادی مل جائے تو وہ آرزو کرے گا کہ اسے دو وادیاں میسر آ جائیں۔ آدم کے بیٹے کے منہ کو قبر کی مٹی کے علاوہ کوئی چیز بھی بھر نہیں سکتی اور جو شخص توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

10- عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللہ عَنْہ قَال دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوْعَكُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللہِ اِنَّكَ تُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا قَالَ اَجَلْ اِنِّیْ اُوْعَكُ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قُلْتُ ذٰلِكَ اَنَّ لَكَ اَجْرَيْنِ؟ قَال اَجَلْ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ مَامِنْ مُسْلِمٍ يُصِيْبُهٗ اَذًی شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا سَيِّاٰتِهٖ وَحُطَّتْ عَنْهُ ذُنُوْبُهٗ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا۔ [متفق علیہ]

عبداللہ بن مسعودؓ بیان فرماتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ بخار میں مبتلا تھے میں نے عرض کیا رسول اللہ آپؐ تو شدید بخار میں مبتلا ہیں فرمایا ہاں مجھے تمہارے

دو آدمیوں کے برابر بخار ہوتا ہے۔ میں نے عرض کیا اس لئے کہ آپ کو دوگنا ثواب ملے گا آپؐ نے فرمایا ہاں یہی بات ہے۔ بالکل اسی طرح جس مسلمان کو کانٹا چبھے یا اس سے زیادہ کسی مصیبت کی زحمت اٹھانی پڑے تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض اس کے گناہ معاف فرما دیتے ہیں اور گناہ اس سے یوں ساقط ہو جاتے ہیں۔ جیسے درخت کے پتے گر جاتے ہیں (بخاری و مسلم)

11- عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِی اللہ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِیْ نَفْسِهٖ وَوَلَدِهٖ وَمَالِهٖ حَتّٰی يَلْقَی اللّٰهَ تَعَالٰی وَمَا عَلَيْهِ خَطِيْئَةٌ

[رواہ الترمذی]

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن مرد اور مومنہ عورت کی جان، اولاد، مال پر مصیبتیں آتی رہتی ہیں یہاں تک کہ جب وہ اللہ سے ملاقات کرتا ہے تو اس کے ذمہ کوئی گناہ نہیں ہوتا۔ (ترمذی)

12- عَنْ اَبِی خَالِدٍ حَكِيْمِ بْنِ حَزَامٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَال قَال رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِیْ بَيْعِهِمَا وَاِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا۔ [متفق علیہ]

حضرت حکیم بن حزام بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع مشتری جب تک جدا نہ ہوں اختیار باقی رہتا ہے اگر وہ دونوں سچ بولیں اور کھول کر وضاحت کر دیں تو ان کے کاروبار میں برکت ہوگی اور اگر (عیب کو) چھپائیں کذب بیانی سے کام لیں تو اُن کے کاروبار کی برکت ختم ہو کر رہ جاتی ہے۔

13- عَنْ اَبِیْ يَعْلٰی شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللہ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنِ اَتْبَعَ نَفْسَهٗ هَوَاهَا وَتَمَنّٰی عَلَی اللہِ الْاَمَانِیَّ۔ [رواہ الترمذی]

حضرت شداد بن اوسؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا سمجھ دار آدمی وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے اور موت کے بعد کی زندگی کے لئے عمل کرتا ہے اور

عاجز وہ ہے جو خواہشات کی اتباع کرتا ہے اور اللہ کے عتاب سے بچنے کے لئے آرزوؤں کو بڑھاتا رہتا ہے۔(ترمذی۔)

14- عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللہ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہ عَلَیہ وَسَلَّم قَال اِنَّ الدُّنْیَا حُلْوَۃٌ خَضِرَۃٌ وَاِنَّ اللّٰہَ مُسْتَخْلِفُکُمْ فِیْھَا فَیَنْظُرُ کَیْفَ تَعْمَلُوْنَ فَاتَّقُوْا الدُّنْیَا وَاتَّقُو النِّسَاءَ فَاِنَّ اَوَّلَ فِتْنَۃَ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ کَانَتْ فِی النِّسَاءِ [رواہ مسلم]

حضرت ابوسعید خدریؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا دنیا شیریں ہری بھری چیز ہے اور اللہ نے تم کو زمین میں اپنا خلیفہ بنایا ہے وہ دیکھ رہا ہے جس طرح کے اعمال تم کرتے ہو۔ پس دنیا اور عورتوں سے بچاؤ اختیار کرو اس لئے کہ بنی اسرائیل کا پہلا فتنہ عورتوں کا تھا۔(مسلم)

15- عَنْ عَائِشَۃَؓ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہ عَلَیہ وَسَلَّم یَغْزُو جَیْشُ نِ الْکَعْبَۃَ فَاِذَا کَانُوْا بِبَیْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ یُخْسَفُ بِاَوَّلِھِمْ وَاٰخِرِھِمْ قَالَتْ قُلْتُ یَارَسولَ اللہِ کَیْفَ یُخْسَفُ بِاَوَّلِھِمْ وَاٰخِرِھِمْ وَفِیْھِمْ اَسْوَاقُھُمْ وَمَنْ لَیْسَ مِنْھُمْ قَالُ یُخْسَفُ بِاَوَّلِھِمْ وَاٰخِرِھِمْ ثُمَّ یُبْعَثُوْنَ عَلٰی نِیَاتِھِمْ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنھا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک لشکر کعبہ پر چڑھائی کرے گا جب وہ چٹیل میدان (بیداء) میں پہنچے گا تو اُس کے اگلے پچھلے تمام لوگوں کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ حضرت عائشہؓ نے سوال کیا اے اللہ کے رسولؐ ان تمام کو کیسے دھنسا دیا جائے گا جب کہ ان میں بعض لوگ دکانداری کرنے والے اور بعض مجبوراً ان میں شامل ہوں گے۔ آپؐ نے فرمایا دھنسا تو سب کو دیا جائے گا لیکن (قیامت میں) وہ اپنی نیتوں کے مطابق اٹھائے جائیں گے۔

16- عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ قَالَ رَسولُ اللہِ صَلَّی اللہ عَلَیہ وَسَلَّم اَللّٰہُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَۃِ عَبْدِہٖ حِیْنَ یَتُوْبُ اِلَیْہِ مِنْ اَحَدِ کُمْ کَانَ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ بِاَرْضٍ فَلَاۃٍ فَانْفَلَتْ مِنْہُ وَعَلَیْھَا طَعَامُہٗ وَشَرَابُہٗ فَاَیِسَ مِنْھَا فَاَتٰی شَجَرَۃً فَاضْطَجَعَ فِیْ ظِلِّھَا وَقَدْ اَیِسَ مِنْ رَاحِلَتِہٖ فَبَیْنَمَا ھُوَ کَذٰلِکَ اِذْھُوَ

بِھَا قَائِمَۃً عِنْدَہٗ فَاَخَذَ بِخَطَامِھَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّۃِ الْفَرْحِ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ عَبْدِیْ وَاَنَا رَبُّکَ اَخْطَاَمِنْ شِدَّۃِ الْفَرْحِ (رواہ المسلم)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر اس شخص سے زیادہ خوش ہوتے ہیں جو جنگل میں اپنی سواری پر سوار تھا اور کھانے پینے کا سامان بھی اس پر تھا اچانک سواری چھوٹ گئی اور بسیار تلاش کے بعد وہ ایک درخت کے سائے میں لیٹ گیا (اور سمجھ لیا زندگی ختم ہے) اسی حالت میں کیا دیکھتا ہے کہ اونٹنی اس کے پاس آن کھڑی ہے چنانچہ وہ اس کی مہار پکڑتے ہوئے انتہائی خوشی کی حالت میں کہہ دیتا ہے کہ اے اللہ تو میرا بندہ اور میں تیرا رب۔ انتہائی خوشی کی وجہ سے یہ غلط جملہ کہہ دیتا ہے۔

17- عَنْ اَبِیْ نُجَیْدٍؓ بْنِ الْحُصَیْنِ الْخَزَاعِیِّ رَضِیَ اللہ عَنْھُمَا اِنَّ امْرَاَۃً مِنْ جُھَیْنَۃَ اَتَتْ رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہ علیہ وسلّم وَھِیَ حُبْلٰی مِنَ الزِّنَا فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللہِ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْہُ عَلَیَّ فَدَعَا نَبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم وَلِیَّھَا فَقَالَ اَحْسِنْ اِلَیْھَا فَاِذَا وَضَعَتْ فَاْتِنِیْ ففَعَلَ فَاَمَرَبِھَا نَبِیُّ اللہِ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم فَشَدَّتْ عَلَیْھَا ثِیَابَھَا ثُمَّ اَمَرَبِھَا فَرُجِمَتْ ثُمَّ صَلّٰی عَلَیْھَا فَقَالَ لَہٗ عُمَرُ تُصَلِّیْ عَلَیْھَا یَا رَسُوْلَ اللہِ وَقَدْ زَنَتْ؟ قَالَ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَۃً لَوْ قُسِمَتْ بَیْنَ سَبْعِیْنَ مِنْ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ لَوَسَعَتْھُمْ وَھَلْ وَجَدْتَّ اَفْضَلَ مِنْ اَنْ جَاءَتْ بِنَفْسِھَا لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ [رواہ مسلم]

حضرت عمران بن حصینؓ بیان کرتے ہیں کہ جھینہ قبیلہ کی ایک عورت جو زنا سے حاملہ ہو چکی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ کر کہنے لگی یا رسول اللہ مجھ پر حد لگائیے مجھ سے حد جرم سرزد ہو چکا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ولی کو بلا کر کہا اس کے ساتھ احسان کرو جب وضع حمل ہو جائے تو اس کو میرے پاس لانا اس آدمی نے آپؐ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اسے حاضر کیا چنانچہ آپؐ کے حکم سے اس پر کپڑے باندھ دیئے گئے اور رجم کر دیا گیا پھر آپؐ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ زانیہ کی نماز جنازہ پڑھتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اس عورت نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اس کو مدینہ کے ستر

آدمیوں کے درمیان تقسیم کردیا جائے تو تمام کو کافی ہوجائے کیا اس سے زیادہ بہتر توبہ کا تصور ممکن ہے کہ اس نے توبہ کرتے ہوئے اپنی جان کو قربان کردیا ہے۔

18- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَبْدَ الرَّحمٰنِ ابْنِ صَخْرٍ رَضِیَ اللّٰهَ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وسلَّم اِنَّ الله لَا یَنْظُرُ اِلٰی اَجْسَامِکُمْ وَلَا اِلٰی صُوَرِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ (رواه مسلم)

حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور جسموں کو نہیں دیکھتا وہ تو تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے۔ (جسم وصورت تو اسی کی کاریگری ہے اصل تو تمہاری نیت وکیفیت ہے جس کو دیکھنا ہے)

19- عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ نَفِیْعِ بْنِ الحَارِثِ الثَّقَفِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا الْتَقَی الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ؟ قَالَ اِنَّهٗ کَانَ حَرِیْصًا عَلٰی قَتْلِ صَاحِبِهٖ [متفق علیه]

حضرت ابوبکرہؓ ثقفی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمان تلواریں میان سے نکال کر آپس میں ایک دوسرے پر وار کرتے ہیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم کے مستحق ہیں۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ قاتل تو جہنم کا حقدار ہوا بھلا مقتول کیوں؟ آپؐ نے فرمایا اس لئے کہ یہ بھی تو اپنے مدمقابل کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔

20- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْمَا یَرْوِیْ عَنْ رَبِّهٖ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی قَالَ اِنَّ اللّٰهَ کَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّیِّئَاتِ ثُمَّ بَیَّنَ ذٰلِکَ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ یَعْمَلْهَا کَتَبَهَا اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی عِنْدَهٗ حَسَنَةً کَامِلَةً وَاِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا کَتَبَهَا اللّٰهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ اِلٰی سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ اِلٰی اَضْعَافٍ کَثِیْرَةٍ وَاِنْ هَمَّ بِسَیِّئَةٍ فَلَمْ یَعْمَلْهَا کَتَبَهَا اللّٰهُ عِنْدَهٗ حَسَنَةً کَامِلَةً وَاِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا کَتَبَهَا الله سَیِّئَةً وَاحِدَةً [متفق علیه]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کا

ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نیکیوں اور برائیوں کو مقرر فرمادیا ہے اور انہیں واضح کردیا ہے پس جو شخص کسی نیکی کا ارادہ کرنے کے بعد اس پر عمل بھی کرلیتا ہے تو اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیوں سے لے کر سات سو بلکہ اس سے بھی کئی گناہ زیادہ نیکیوں کا ثواب لکھا جاتا ہے اور اگر بُرائی کا ارادہ کرتا ہے لیکن اس کو کرتا نہیں ہے تو اللہ پاک اس کے نامہ اعمال میں مکمل نیکی لکھتے ہیں اگر ارادہ کے بعد اسے کر بیٹھتا ہے تو اس کے نامہ اعمال میں ایک ہی بُرائی لکھی جاتی ہے۔

21- عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍؓ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ علیه وسلّم یَقُوْلُ لَاتُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا یَاْکُلْ طَعَامَکَ اِلَّا تَقِیٌّ۔ [ابو داؤد، الترمذی]

حضرت ابوسعیدؓ راوی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم ایمان والوں کی صحبت اختیار کرو اور تمہاری روزی بھی وہی کھائیں جو اللہ سے ڈرنے والے ہوں۔

فائدہ: جب تم تعلقات ہی اللہ کی خوشنودی کے لئے اس کے نیک بندوں سے رکھو گے تو یہ دونوں چیزیں حاصل ہوجائیں گی۔

22- نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِیْ فَوَعَاهَا وَحَفِظَهَا ثُمَّ اَدَّاهَا اِلٰی مَنْ لَّمْ یَسْمَعْهَا فَرُبَّ حَامِلُ فِقْهٍ غَیْرُ فَقِیْهٍ وَرُبَّ حَامِلُ فِقْهٍ اِلٰی مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ [ترمذی عن ابن مسعود]

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس بندے کو تروتازہ رکھے جو میری بات سنے اور اسے اچھی طرح یاد رکھے اور پھر پوری طرح ان تک پہنچادے جنہوں نے نہ سنی ہو کیونکہ بعض دفعہ بات جاننے والا زیادہ سمجھدار نہیں ہوتا اور وہ اپنے سے زیادہ سمجھ رکھنے والے تک بات پہنچادیتا ہے۔

23- عَنْ اَنَسٍؓ عَنِ النَّبِیِّ قَالَ ثَلَاثٌ مِنْ کُنُوْزِ الْبِرِّ اَخْفَاءُ الصَّدَقَةِ وَکِتْمَانُ الْمُصِیْبَةِ وَکِتْمَانُ الشِّکْوٰی یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اِذَا بُتْلَیْتُ عَبْدِیْ فَصَبَرَ وَلَمْ یَشْکُ اِلٰی عَوَادِهٖ اَبْدَلْتُهٗ لَحْمًا خَیْرًا مِّنْ لَحْمِهٖ وَدَمًا خَیْرًا مِنْ دَمِهٖ فَاِنْ اَبْرَاْتُهٗ بَرَأَتْهٗ وَلَاذَنْبَ لَهٗ وَاِنْ تَوَفَّیْتُهٗ فَاِلٰی رَحْمَتِیْ [الطبرانی ابو نعیم فی الحیله]

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین چیزیں نیکی

کے خزانے ہیں (۱) چھپا کر خیرات کرنا۔ (۲) مصیبت کا چھپانا (۳) شکایت کا چھپانا۔ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو آزماتے ہیں اور وہ اس پر صبر کرتا ہے اور اپنی عیادت کرنے والوں سے شکوہ نہیں کرتا تو میں اس کا گوشت، خون اچھے خون اور گوشت سے بدل دیتا ہوں اگر میں اُسے تندرستی دے دوں تو اسے اس بیماری کو گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہوں اور اگر اسے موت دوں تو اپنی رحمت کی آغوش میں لے لیتا ہوں۔

جب بندہ مومن کو معلوم ہے کہ کوئی مصیبت بغیر اذن رب نہیں آتی تو پھر اس پر شکوہ کیسا اور صبر کی جزاء تو جنت ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ مصائب کے ذریعہ بندہ مومن کی خطاؤں کو معاف کر کے اسے رحمت کا مستحق کر دیتا ہے۔

24- عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَیْه وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا أَخْطَأَ خَطِیْئَةً نُكِتَتْ فِیْ قَلْبِهٖ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فَاِنْ هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ صُقِلَ قَلْبُهٗ وَاِنْ عَادَ زِیْدَ فِیْهَا حَتّٰی تَعْلُوَ عَلٰی قَلْبِهٖ وَهُوَ الرَّانُ الَّذِیْ ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ مَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ [احمد و ترمذی]

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ داغ پڑ جاتا ہے اگر وہ اس گناہ سے علیحدہ ہو جائے توبہ و استغفار کرے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے اور اگر گناہ کرتا جائے تو وہ سیاہی بڑھتی رہتی ہے جہاں تک کہ اس کے دل پر غالب آ جاتی ہے اور یہ وہ زنگ ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کیا ہے کیوں نہیں ان کے دلوں پر زنگ آ گیا ان کی کمائی کی وجہ سے۔ (یہ اللہ جل شانہ کا کرم ہے کہ وہ توبہ ہی سے گناہ کو مٹا دیتے ہیں اور بغیر کسی سزا کے انسان کے گناہ دھلتے رہتے ہیں لیکن یہ بات بھی مدنظر رہے کہ اگر گناہ کسی مخلوق کے حقوق پر دست درازی کا ہے تو وہ بھی دھلتا ہے اگر اس انسان سے بھی معافی لی جائے یا اس پر ظلم کا ازالہ کیا جائے)۔

25- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰه عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِهٖ اَلْاِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِهٖ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِیْ

اَهْلِهٖ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِهٖ وَالْمَرْاَةُ رَاعِیَةٌ فِیْ بَیْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُوْلَةٌ عَنْ رَعِیَّتِهَا وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِیْ مَالِ سَیِّدِهٖ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِهٖ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِهٖ [متفق علیه]

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے تم سب حاکم ہو اور تم سب سے اس کی رعایا کے متعلق سوال ہوگا چنانچہ امام حاکم ہے اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق سوال ہوگا اور آدمی اپنے گھر والوں پر حاکم ہے اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق پرسش ہوگی۔ (عورت اپنے خاوند کے گھر پر ذمہ دار ہے اور اس کے بارے میں مسئول ہے) اور خادم اپنے آقا کے مال کا محافظ ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا پس تم میں سے ہر ایک حاکم ہے اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ (بخاری و مسلم)

26- عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰه عَنْه عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰه عَلَیْه وَسَلَّمَ فِیْمَا یَحْكِیْ عَنْ رَّبِّهٖ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی قَالَ اَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ فَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اَذْنَبَ عَبْدِیْ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ اَیْ رَبِّ اغْفِرْلِیْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اَذْنَبَ عَبْدِیْ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ اَیْ رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اَذْنَبَ عَبْدِیْ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَأْخُذُ بِالذَّنْبِ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ فَلْیَفْعَلْ مَاشَاءَ [متفق علیه]

حضرت ابو ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حکایت کرتے ہیں آپ ارشاد خداوندی میں فرماتے ہیں کہ بندہ گناہ کرتا ہے تو (توبہ کرتے ہوئے) کہتا ہے اے اللہ میرے گناہ کو معاف فرما اس پر اللہ پاک فرماتا ہے میرے بندے نے گناہ کیا اور اس نے معلوم کیا کہ اس کا رب گناہ معاف بھی کر سکتا ہے اور گناہ پر گرفت بھی کر سکتا ہے پھر دوبارہ گناہ کیا اور دعا کی اے اللہ میرے گناہ کو معاف فرما اس پر اللہ نے فرمایا میرے بندے نے گناہ کیا اور اس نے یقین کر لیا کہ اس کا رب گناہ معاف بھی کر سکتا ہے اور گناہ پر گرفت بھی کر سکتا ہے پھر گناہ کرتا ہے اور کہتا ہے اے میرے پروردگار گناہ معاف فرما اللہ فرماتا ہے میرے بندے نے گناہ کیا اور جان لیا کہ اس کا رب

گناہوں کو معاف بھی کرسکتا ہے اوران پر مواخذہ بھی کرسکتا ہے۔ میں نے اپنے بندے کو معاف کردیا وہ جو چاہے کرے۔ (جب تک بندہ گناہ کرکے توبہ کرتا رہے گا میں اس کے گناہ معاف کرتا رہوں گا)۔ بخاری ومسلم

27- عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِکُمْ وَجَاءَ بِقَوْمٍ یُذْنِبُوْنَ فَیَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰی فَیَغْفِرُ لَهُمْ۔ [رواه مسلم]

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ تم کو لے جائے گا اور (تمہاری جگہ) ان لوگوں کو لائے گا جو گناہ کریں گے اور پھر مغفرت طلب کریں گے پس اللہ ان کو معاف فرمادے گا۔ (مسلم)

28- عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُنْظُرُوْا اِلٰی مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْکُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا اِلٰی مَنْ هُوَ فَوْقَکُمْ فَهُوَ اَجْدَرُ اَنْ لَّا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ [متفق علیه] وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَفِیْ رِوَایَةِ الْبُخَارِیِّ اِذَا نَظَرَ اَحَدُکُمْ اِلٰی مَنْ فُضِّلَ عَلَیْهِ فِی الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْهُ

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی طرف دیکھو جو تم سے معمولی حیثیت کا ہے اوران لوگوں کی طرف نہ دیکھو جو تم سے اونچے ہیں پس اس سے یہ مناسبت قائم رہے گی کہ تم اللہ کی اس نعمت کو جو تم پر ہے حقیر نہ سمجھو گے۔ (بخاری ومسلم) الفاظ مسلم کے ہیں اور بخاری کی روایت میں ہے جب تم میں سے کوئی انسان ایسے آدمی کو دیکھے جو مال اور خوبصورتی میں اس سے بڑھا ہوا ہے تو وہ اس انسان کی طرف بھی ضرور دیکھے جو اس سے کم درجے کا ہے۔

29- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وسلَّم یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاُحِبُّکَ فَقَالَ اُنْظُرْ مَاذَا تَقُوْلُ؟ قَالَ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاُحِبُّکَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ اِنْ

کُنْتَ تُحِبُّنِیْ فَاَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا فَاِنَّ الْفَقْرَ اَسْرَعُ اِلٰی مَنْ یُّحِبُّنِیْ مِنَ السَّیْلِ اِلٰی مُنْتَهَاهُ [رواه الترمذی]

حضرت عبداللہ بن مغفلؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ کی قسم میں آپ سے محبت کرتا ہوں آپ نے فرمایا دیکھو کیا کہتے ہو اس نے کہا اللہ کی قسم میں آپ سے محبت کرتا ہوں تین بار اسی طرح کہا آپ نے فرمایا اگر تو مجھ سے محبت کرتا ہے تو فقیری کے لئے ڈھال تیار کرو اس لئے کہ غربت اور افلاس اس انسان کی طرف تیزی سے آتا ہے جو مجھ سے محبت کرتا ہے اس سیلاب سے جو نیچائی کی طرف جاتا ہے (ترمذی)

30- عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُ سَبْعِیْنَ مِنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَیْهِ رِدَاءٌ اِمَّا اِزَارٌ وَاِمَّا کِسَاءٌ قَدْ رَبَطُوْا فِیْ اَعْنَاقِهِمْ مِنْهَا مَا یَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَیْنِ وَمِنْهَا مَا یَبْلُغُ الْکَعْبَیْنِ فَیَجْمَعُهٗ بِیَدِهٖ کَرَاهِیَةَ اَنْ تُرٰی عَوْرَتُهٗ (رواه البخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اصحاب صفہ سے ایسے ستر آدمیوں کو دیکھا کہ ان میں سے کسی شخص پر چادر جس کو انہوں نے اپنی گردنوں میں باندھ رکھا تھا بعض تہ بند نصف پنڈلی تک پہنچتے اور بعض ٹخنوں تک پہنچتے تھے۔ پس وہ اپنے ہاتھ کے ساتھ اپنے تہ بند کو سنوارتا رہتا تاکہ اس کی شرم گاہ ظاہر نہ ہوجائے۔ (بخاری)

31- ((عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّکُمْ فِیْ زَمَانٍ مَّنْ تَرَکَ مِنْکُمْ عُشْرَ مَا اُمِرَ بِهٖ هَلَکَ ثُمَّ یَاْتِیْ زَمَانٌ مَّنْ عَمِلَ مِنْهُمْ بِعُشْرِ مَا اُمِرَ بِهٖ نَجَا))

[رواه الترمذی]

''حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے صحابہؓ تم ایسے وقت میں ہو کہ تم میں سے جس نے دین کے تقاضوں میں سے دسواں حصہ بھی چھوڑ دیا تو وہ ہلاک ہو جائے گا۔ ایک وقت آئے گا۔ جس میں کسی نے ۱۰/۱ پر بھی عمل کرلیا جس کا حکم دیا گیا ہے تو وہ نجات پاجائے گا۔''

مرکزی **انجمن خُدّامُ القرآن** لاہور

کے قیام کا مقصد

منبعِ ایمان اور..... **سرچشمۂ یقین**

قرآنِ حکیم

کے **علم وحِکمت** کی

وسیع پیمانے اور.....اعلیٰ علمی سطح

پر تشہیر واشاعت ہے

تاکہ امتِ مسلمہ کے فہیم عناصر میں **تجدیدِ ایمان** کی ایک عمومی تحریک برپا ہوجائے

اور اس طرح

اسلام کی نشاۃِ ثانیہ - اور - **غلبۂ دینِ حق کے دَورِ ثانی**

کی راہ ہموار ہوسکے

وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ

تنظیمِ اسلامی کا پیغام　　نظامِ خلافت کا قیام

تنظیمِ اسلامی

مروجہ مفہوم کے اعتبار سے

نہ کوئی سیاسی جماعت نہ مذہبی فرقہ

بلکہ ایک اصولی

اسلامی انقلابی جماعت

ہے جو اولاً پاکستان اور بالآخر ساری دنیا میں

دینِ حق

یعنی اسلام کو غالب یا بالفاظ دیگر

نظامِ خلافت

کو قائم کرنے کیلئے کوشاں ہے!

امیر: **حافظ عاکف سعید**